



اللہ ﷻ اور رسول اکرم ﷺ کی شان اقدس میں  
اگست خانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ

# الحق المسبین

تالیف منیف: غزالی و زمان حضرت مولانا  
احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ

تصحیح و عکس دستاویزات: محترم خلیل احمد رانا صاحب

**ALAHAZRAT NETWORK**

**اعلحضرت نیٹ ورک**

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

اللہ جل مجرہ اور رسول اکرم کی شان اقدس میں  
گستاخانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ

# الحق المبین

تالیف مصنف

علیہ الرحمۃ القوی

غزالی زمان  
حضرت مولانا  
سید

احمد سعید شاہ کاظمی

محترم خلیل احمد رانا صاحب

نعمان اکادمی  
جہانیاں منڈی  
حسانہ نوال

نام کتاب

مصنف

تصحیح

پروف ریڈنگ

سن اشاعت

تعداد

ہدیہ

ناشر

الحق المبین

علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ

خلیل احمد رانا

سید منیر رضا قادری

۲۰۰۳ء

گیارہ سو

100 روپے

عثمان اکادمی جہانیاں منڈی

ضلع خانیوال

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ، لاہور

پوسٹ کوڈ نمبر۔ ۵۳۰۰۰

ٹیلی فون نمبر۔ ۰۳۲-۷۲۲۵۶۰۵

## عرضِ ناشر

غزائی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی امر وہوی محدث ملتانی قدس سرہ العزیز (متوفی ۱۹۸۶ء) کی مشہور تالیف ”الحق المسکین“ زیر نظر ایڈیشن سے قبل کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے، مگر تمام ایڈیشنوں میں کتابت کی غلطیاں، ترتیب کی غلطیاں، حوالہ جات کی غلطیاں، حوالہ جات کی عبارتوں میں غلطیاں، دیوبندی کتب کی بعض عبارتوں میں غلطیاں، ناشرین کی عدم توجہی کے باعث بار بار شائع ہوتی رہیں، الحمد للہ اس ایڈیشن میں حتی الوسع تمام اغلاط درست کر دی گئیں ہیں، مثلاً حضرت علامہ کاظمی علیہ الرحمہ مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب ”آب حیات“ کی ایک عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

”اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے دجال کو اگر فشاء اردوارح کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف ممات بالذات ہوگا۔“ (اول ایڈیشن مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، ملتان، ۱۹۵۰ء)

مگر بعد کے ایڈیشنوں میں یہ عبارت اس طرح شائع ہوتی رہی!

”اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے دجال کو اگر فشاء اردوارح کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف ”نجات بالذات“ ہوگا۔“

اس ایڈیشن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں دیوبندی علماء کی کتابوں سے اصل عبارات کے عکس لے کر شامل کر دیے گئے ہیں، حتی الوسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ دیوبندی علماء کی کتابوں کے جو ایڈیشن علامہ کاظمی علیہ الرحمہ کے پیش نظر تھے، ان ہی کے صفحات کا عکس لیا جائے، جو ایڈیشن نہ مل سکے ان کی جگہ نئے ایڈیشنوں سے اصل عبارات کا عکس لے لیا گیا ہے۔

مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی کتاب ”تقویت الایمان“ کے جتنے بھی ایڈیشن آج تک شائع ہوئے ہیں، ان تمام ایڈیشنوں کی عبارات میں رد و بدل ہے، مثلاً تقویت الایمان میں ایک عبارت ہے کہ ”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا“ (تقویت الایمان مطبوعہ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور ص ۱۰۷) مگر ایک

دوسرے اڈیشن میں لفظ ”کچھ“ اڑا کر لکھ دیا کہ ”رسول کے چاہنے سے نہیں ہوتا“ (تقویت الایمان مطبوعہ غاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۳۰) بعض جگہ تو تحریف کر کے پوری پوری عبارات بدل دی گئی ہیں، اس بارے میں مزید تفصیل کے لئے مولانا محمد علی رضوی کی کتاب ”تقویت الایمان میں تحریف کیوں؟“ مطبوعہ رضوی کینڈی ممبئی ہندوستان کا مطالعہ ضروری ہے۔

### اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ میں تحریف

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ قلمی بیاض میں ہے، سوال یہ ہے کہ ”تین برس کے بچے کی فاتحہ دو بجے کی ہونی چاہیے یا سوم کی“۔ اس کا جواب اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یہ تحریر فرمایا تھا!

”شریعت میں ثواب پہنچانا ہے، دوسرے دن یا تیسرے دن، باقی یہ تعین عرفی ہیں، جب چاہیں کریں، انہیں دنوں کی گنتی ضروری جاننا جہالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔“

یہ فتویٰ فتاویٰ رشیدیہ محبوب حصہ اول مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب کراچی کے صلی ۱۰۲۱۰ پر چھپا ہے، خوف آخرت سے بے خوف ان لوگوں نے اس فتویٰ کے آخر میں لفظ ”جہالت“ کے بعد لفظ ”بدعت“ بڑھا دیا ہے، اس کے اوپر لکھا ہے!

”فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خان صاحب منقولہ از جلد رابع کتاب المحظر والا باحدہ ص ۳۰۱۔“

قصہ یہ ہے کہ یہی مذکورہ بالا مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری، اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ مسائل لکھوائے، انہیں واپسی کی جلدی تھی، اس وقت اتفاق سے کوئی نقل کرنے والا نہ تھا، یہ صاحب بظاہر مولوی صورت، مقدس سیرت تھے، لہذا ان پر شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا تھا، انہیں فتاویٰ مبارکہ کی وہ جلد جو کتاب المحظر کے ان مسائل پر مشتمل تھی دے دی گئی کہ جو فتاویٰ آپ کو لکھوائے ہیں، نقل کر دیں ان صاحب نے گنگوہی صاحب سے اپنی نیاز مندی کا ثبوت دیتے ہوئے فتویٰ مذکورہ میں اپنے ہاتھ سے بین السطور لفظ ”جہالت“ کے بعد لفظ ”و بدعت“ ہے بڑھا دیا یہ تحریف بریلی شریف میں آج بھی فتاویٰ مبارکہ جلد ہشتم کتاب المحظر ص ۳۱۰ پر موجود ہے، کوئی بھی دیکھ کر بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ الفاظ ”و بدعت“ دوسرے قلم



سے کسی اور کا اضافہ ہے، یہ لوگ اپنے حریف کے گھر جا کر اس کے گھر بیٹھ کر اس کی قلمی کتابوں میں اضافہ کر سکتے ہیں تو انہوں نے اپنے خود ساختہ مذہب کے لئے اپنی کتابوں میں کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔

اب اس فتویٰ کے بارے میں نئی تحریف کے متعلق بھی سنئے!

فتاویٰ رشیدیہ کامل مبہوب و بطرز جدیدہ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۹۹۲ء کے صفحہ ۱۵۵ پر مولوی شید احمد گنگوہی کا ایک فتویٰ اسی سوم کے مسئلہ پر لکھ کر آخر میں لکھ دیا "فتویٰ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خاں صاحب منقولہ از جلد رابع کتاب الکھڑ والا باب ۳۶" لیکن آگے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا فتویٰ درج نہیں کیا، تا کہ پڑھنے والا یہ سمجھے کہ جو فتویٰ اوپر لکھا گیا ہے آخر میں مولانا احمد رضا خاں کا نام اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ آپ نے اس پر دوائے فتویٰ کی تائید کی ہے۔

یہ سراسر دھوکا ہے، امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کا تحریف کیا گیا فتویٰ جس میں لفظ "و بدعت" درج کیا گیا ہے اسے فتاویٰ رشیدیہ کے اسی ایڈیشن کے صفحہ ۱۶۳، ۱۶۵ پر علیحدہ شائع کیا گیا ہے، قارئین کرام! جاننے ہیں کہ دیوبندی مذہب کی ساری عمارت ہی جھوٹ اور دھوکہ فریب پر کھڑی ہے۔ الحق المبین کے زیر نظر ایڈیشن میں فتاویٰ رشیدیہ کے دونوں ایڈیشنوں کے صفحات کا عکس دے دیا گیا ہے، اب ہر حال کتاب پڑھیں، جو جیسے تحقیق فرمائیں اور اپنا ایمان بچائیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

## پیش لفظ

تخلیق انسانی کا مقصد معرفت الہی ہے اور معرفت الہی کا معنی مشاہدہ تجلیات حسن الہی، اس مقصد عظیم کے تصور نے انسان کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر دیا، وہ ایک ایسے ضعیف و نادار اجنبی مسافر کی طرح حیران تھا جسے کروڑوں میل کی دشوار گزار راہیں درپیش ہوں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔

وہ عالم حیرت میں زبان حال سے کہتا تھا کہ الہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں، میں کمزور ضعیف البیان اور پھر مجھے بہکانے کے لئے قدم قدم پر شیطان، وہ پریشان ہو کر سوچتا تھا کہ ضعف کو قوت سے کیا نسبت، امکان کو وجوب سے کیا واسطہ، محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ، کہاں حادث، کہاں قدیم، کہاں انسان، کہاں رحمن، نہ اس کے حسن و جمال کی تجلیوں تک میری نگاہیں پہنچ سکتی ہیں، نہ میں اس کے دیدار جمال کی تاب لا سکتا ہوں۔

انسان اسی نگاہ میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دیکھیری فرمائی، اور روح دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ وجود سے اپنے حسن احمد و کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت کی راہیں اس پر روشن کر دیں۔

صلوٰۃ و سلام ہو اس برزخ کبریٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ علی آلہ اتقیہ و الثنا پر جس نے ضعیف انسانی کو قوت سے بدل دیا، حادث کو قدم کا آئینہ بنا دیا، امکان کو بارگاہ وجوب میں حاضر کر دیا، مکان کا رشتہ الامکان سے جوڑ دیا، محدود کو غیر محدود سے ملا دیا، یعنی بندہ کو خدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ رخسار محمدی آئینہ جمال حق ہے، اور غدو خال مصطفیٰ مظہر حسن کبریا، پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کانکار، دوسرے کے اقرار کے ساتھ جمع ہو جائے، اگر حق کے ساتھ باطل، نور کے ساتھ ظلمت، کفر

کے ساتھ اسلام کا اجتماع مقصود ہو تو یہ بھی ممکن ہوگا، جب وہ محال تو یہ بھی محال۔

تاہم اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں کہ حسن محمدی کا انکار کمال خداوندی کا انکار ہے، اور بارگاہ نبوت کی توہین، حضرت الوہیت کی تنقیص۔

شان الوہیت کی توہین کرنے والا مومن نہیں، تو گستاخ نبوت کیونکر مسلمان ہو سکتا ہے؟

کوئی مکتبہ خیال ہو ہمیں کسی سے عناد نہیں، البتہ منکرین کمالات نبوت اور مختصین شان رسالت سے ہمیں طبعی تنفر ہے، اس لئے کہ وہ آئینہ جمال الوہیت میں عیب کے متلاشی ہیں، اور ان کا یہ طرز عمل نہ صرف مقصد تخلیق انسانی کے منافی بلکہ آداب بندگی کے بھی خلاف اور خالق کائنات سے کھلی بغاوت کے مترادف ہے۔

اس کے باوجود بھی ہمیں ان سے کچھ سروکار نہیں، ہمارا خطاب تو جمال الوہیت کے دیوانوں اور شمع رسالت کے ان پروانوں سے ہے جو ذات پاک مصطفیٰ علیہ التحسینۃ الیہ کو معرفت الہی اور قرب خداوندی کا وسیلہ عقلی جان کر ان کی شمع حسن و جمال پر قربان ہو جانے کو اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم نے دلائل سے الگ ہو کر صرف مسائل بیان کئے ہیں، البتہ ابتداء میں بطور مقدمہ چند ایسے اصول لکھ دیئے ہیں جن کی روشنی میں ناظرین کرام پر ان تمام تاویلات کا فساد روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا جو توحید آمیز عبارات میں آج تک کی گئی ہیں، رہے دلائل؟ تو ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ ہدیہ ناظرین ہوگا، جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رسالہ میں حوالہ جات و عبارات منقولہ کو میں نے بذات خود اصل کتب میں دیکھ کر پوری تحقیق اور احتیاط کے ساتھ نقل کیا ہے، اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کر لوں گا اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو برداران اہل سنت کے لئے اپنے مسلک پر ثابت قدم



رہنے کا موجب اور دوسروں کے لئے رجوع الی الحق کا سبب بنائے۔

(آمین)      نقطہ

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

www.KitaboSunnat.org

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! ناظرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ کا اصل مواد تو میں نے ۱۹۳۶ء میں مرتب کر لیا تھا، لیکن بعض موانع کی وجہ سے طباعت نہ ہو سکی، حتیٰ کہ اس عرصہ میں دیوبندی حضرات کے بعض رسائل و مضامین نظر سے گذرے، جن سے مفید مطلب کچھ اقتباسات لے کر اس میں شامل کر دیئے گئے، اس رسالہ کی اشاعت سے میری غرض صرف یہ ہے کہ جو بھولے بھالے مسلمان علماء دیوبند کے ظاہر حال کو دیکھ کر انہیں اہل حق اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بناء پر دینی معاملات میں انہیں اپنا مقتدا، و پیشوا بناتے ہیں، ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں، ان سے مذہبی مسائل دریافت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مذہبی الفت رکھتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں، اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماء دیوبند کے عقائد سے واقفیت ہو جائے اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریں اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مقتدا اور پیشوا مان کر ہمارا کیا حشر ہوگا۔

### وہابی، دیوبندی

اگرچہ وہابی، دیوبندی دو لفظ ہیں، لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے، اور جس کے سربراہ و رہبر لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام و محبوبان خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں، اور بعض عیوب و نقصانات کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی

طرف ہے دھڑک منسوب کیا، اس قسم کے لوگوں کا وجود عہد رسالت سے ہی چلا آ رہا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے!

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا  
وَإِنْ لَمْ يُعْطُوا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْتَخْطُونَ۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا  
أَتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ  
فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ۔ (پ ۱۰، سورہ التوبہ، آیت نمبر  
۵۸، ۵۹)

(ترجمہ) اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے، تو اگر ان میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جب ہی وہ ناراض ہیں، اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول، ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

یہ آیت ذوالنورینہ حبیبی کے حق میں نازل ہوئی، اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر ہے، یہی خوارج کی اصل بنیاد ہے، بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالنورینہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے، حضور نے فرمایا، تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں، حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دو، اس کے اور بھی ہمراہی ہیں، کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں

کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نثارے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتداء ایسے ہی لوگوں سے ہوئی ہے، جو نماز روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی اور بے دین ہو گئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کرنے والے ذوالخویرہ کے جن ہمراہیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے، ان سے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے ذوالخویرہ کی طرح شانِ رسالت میں گستاخیاں کیں، اسلام میں یہ پہلا گروہ خارجیوں کا گروہ ہے، یہی گروہ اہل حق کو کافرو مشرک کہہ کر ان سے قتال و جدال کو جائز قرار دیتا ہے، چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو خارجیوں نے اٹھاؤ اللہ کافر قرار دیا اور ظلیہ برحق سے بغاوت کی اور اہل حق کے ساتھ جدال و قتال کیا، حتیٰ کہ عبدالرحمن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے، اسی بد بخت گروہ کے فتنوں کی خبر زبانِ رسالت نے سرزمینِ نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق دی ہے ”هناك الزلازل والفتن وبها يظلم قرن الشيطان“ رواہ البخاری، مشکوٰۃ، مطبوعہ مجبائی دہلی، صفحہ ۵۸۲، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بڑے زور شور سے ظاہر ہوا، محمد بن عبد الوہاب خارجی نے سرزمینِ نجد میں مسلمانوں کو کافرو مشرک کہہ کر سب کو مباح الدم (یعنی ان کا قتل جائز) قرار دیا، اور توحید کی آڑ لے کر شانِ نبوت و ولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کے لئے کتاب التوحید تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے علماء کرام نے

سخت مواخذہ کیا، اور اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سعی بلیغ فرمائی، حتیٰ کہ محمد بن عبد الوہاب کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبد الوہاب نے اپنے بھائی پر سخت رد کیا اور اس کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی، جس کا نام ”الصواعق الالہیہ فی الرد علی الوہابیہ“ ہے اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے نقاب کر کے اہل سنت کے مذہب کی زبردست تائید و حمایت فرمائی، علامہ ابن عابدین شامی حنفی، امام احمد صاوی مالکی مصری وغیرہما جلیل القدر علماء امت نے محمد بن عبد الوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا، اور مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ رکھنے کیلئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا، ملاحظہ فرمائیے شامی، جلد ۳، باب البغاة، صفحہ ۳۳۹ اور تفسیر صاوی، جلد ۳، صفحہ ۲۵۵، مطبوعہ مصر۔

پھر اسی طرح کتاب التوحید کے مضامین کا خلاصہ تقویت الایمان کی صورت میں سر زمین ہند میں شائع ہوا اور مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے مستند شاگرد محمد بن عبد الوہاب کی پیروی اور جانشینی کا خوب حق ادا کیا، اور اسی تقویت الایمان کی تصدیق و توثیق تمام علماء دیوبند نے کی، جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۱، صفحہ ۲۰ پر مرقوم ہے۔

پھر جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنت نے آواز اٹھائی اور اس کا رد کیا، اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویت الایمان کے خلاف بھی اس دور کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا، اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی، تقویت الایمان کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے، مولانا شاہ فضل امام، حضرت شاہ احمد سعید دہلوی شاگرد مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل حق خیر آبادی، مولانا عنایت احمد کاکوروی مصنف (عربی گرائمر کی مشہور کتاب) ”علم



الصیغہ، مولانا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی تلمیذ رشید حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل تقویت الایمان کا مختلف طریقوں سے رد فرمایا، حتیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے فتاویٰ میں بھی کتاب التوحید اور مسائل تقویت الایمان کے خلاف واضح اور روشن مسائل تحریر فرما کر امت مسلمہ کو اس فتنے سے بچانے کی کوشش کی، لیکن علماء دیوبند اور ان کے بعض اساتذہ نے مولوی اسماعیل اور ان کی کتاب تقویت الایمان کی تصدیق و توثیق کر کے اس فتنے کا دروازہ مسلمانوں پر کھول دیا، علماء دیوبند نے نہ صرف تقویت الایمان اور اسکے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کی تصدیق پر اکتفاء کیا بلکہ خود محمد بن عبدالوہاب کی تائید و توثیق سے بھی دریغ نہ کیا، ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱، صفحہ ۱۱۱، مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

لیکن چونکہ تمام ردائے مذہب کے احناف اور اہل سنت محمد بن عبدالوہاب کے خارجی اور باغی ہونے پر متفق تھے، اس لئے فتاویٰ رشیدیہ کی وہ عبارت جس میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق کی گئی تھی، علماء دیوبند کے مذہب و مسلک کو اہل سنت کی نظروں میں مشکوک قرار دینے لگی، اور اہل سنت فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق پڑھ کر یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ علماء دیوبند کا مذہب بھی محمد بن عبدالوہاب سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے متاخرین علماء دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے محمد بن عبدالوہاب سے اپنی لاطعلقی کا اظہار کرنا شروع کر دیا، بلکہ مجبوراً اسے خارجی بھی لکھ دیا، تاکہ عامۃ المسلمین پر ان کا مذہب واضح نہ ہونے پائے۔

لیکن علماء اہل سنت برابر اس فتنے کے خلاف نہرو آزار ہے، ان علماء حق میں مذکورین

صدر حضرات کے علاوہ حضرت حاجی ابد اللہ مہاجر کی، حضرت مولانا عبدالسیح صاحب راپوری، مؤلف (کتاب) ”انوار ساطعہ“، حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب راپوری، حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حضرت مولانا انوار اللہ خاں صاحب حیدر آبادی، حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی وغیرہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان علماء اہل سنت کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ ان حضرات نے حق و باطل میں تمیز کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرنے والے خوارج سے مسلمانوں کو آگاہ کیا، ان لوگوں کے ساتھ ہمارا اصولی اختلاف صرف ان عبارات کی وجہ سے ہے جن میں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و محبوبان حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کی شان میں صریح گستاخیاں کی ہیں، باقی مسائل میں محض فروعی اختلاف ہے جس کی بنا پر جانہن میں سے کسی کی تکفیر و تہلیل نہیں کی جاسکتی۔

تعب ہے کہ صریح توہین آمیز عبارات لکھنے کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور کی تعریف کی ہے، گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کفر کو اسلام قرار دیا جاتا ہے، ہم نے اس رسالے میں علماء دیوبند اور ان کے مقتداؤں کی عبارات بلا کمی و بیشی نقل کر دیں ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں، امید ہے ناظرین کرام حق و باطل میں تمیز کر کے ہمیں دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

### سبب تالیف:

اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اول سے آخر تک پڑھنا ہر ایک کے لئے آسان نہیں، اور بعض اتنی

مختصر ہیں کہ علماء دیوبند کی اصل عبارات کی بجائے ان کے مختصر خلاصوں پر اکتفا کر لیا گیا جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے لگے، اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس تطویل و اختصار سے پاک ہو۔

### ضروری گذارش:

ابھی عرض کیا جا چکا ہے کہ دیوبندی حضرات اور اہل سنت کے درمیان بنیادی اختلاف کا موجب علماء دیوبند کی صرف وہ عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کھلی توہین کی گئی ہے، علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارات میں توہین و تنقیص کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا اور علماء اہل سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے، اس رسالہ میں علماء دیوبند کی وہ اصل عبارات بلفظہا مع حوالہ کتب و صفحہ و مطبع پوری احتیاط کے ساتھ نقل کر دی گئی ہیں، اپنی طرف سے ان میں کسی قسم کی جھڑ و تھپس نہیں کی گئی۔

البتہ ان مختلف عبارات پر متعدد عنوانات محض سہولت ناظرین اور تنوع فی الکلام کی غرض سے قائم کر دیئے گئے ہیں، اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بلا تشریح ان عبارات کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی توہین و تنقیص ہے یا نہیں؟ اس کے ساتھ ہی ہر عنوان اور عبارت ماتحت کے بالمقابل اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے، تاکہ ناظرین کرام کو علماء دیوبند اور اہل سنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حق و باطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

### قرآن کریم اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام دین ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس

سے ملا ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم قیامت وغیرہ عقائد و اعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عطا فرمایا، اس لئے سارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اور بس، بنا بریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے وزن کو مومن کا دل و دماغ محسوس کرتا ہے، مگر کما حقہ اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں، ایسی صورت میں تعظیم رسول کی اہمیت کسی مسلمان سے مخفی نہیں رہ سکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو بارگاہ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی، ارشاد ہوتا ہے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ۔ (پ ۲۶، سورہ الحجرات، آیت ۱)

”اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے آپس میں زور سے بولا کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب کچھ اکارت جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔“

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے!

إِنَّ الَّذِينَ يَغْضَوْنَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ۔ (سورہ الحجرات، آیت ۳)

”بے شک جو لوگ اپنی آوازیں پست کرتے ہیں، رسول اللہ کے نزدیک وہ ایسے

لوگ ہیں جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔“  
اور تیسری آیت میں ارشاد فرمایا!

ان الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون  
ولو انهم صبروا حتى تخرج اليهم لكان خيرا لهم والله غفور  
رحيم۔ (سورہ الحجرات آیت ۵، ۴)

”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیشک جو لوگ آپ کو آپ کے رہنے کے حجروں سے  
باہر پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں، اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ آپ خود  
حجروں سے نکل کر ان کی طرف تشریف لے آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر  
ہوتا اور اللہ تعالیٰ بخیرے والا مہربان ہے۔“  
چوتھی جگہ ارشاد فرمایا!

يا ايها الذين امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا للكافرين عذاب  
اليم۔ (پ ۱، سورہ البقرہ، آیت ۱۰۳)

”اے ایمان والو تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راعنا کہہ کر خطاب نہ کیا  
کرو بلکہ انظرنا کہہ کر اور ودھيان لگا کر سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے عذاب  
در دناک ہے۔“

ان آیات طیبات میں بارگاہ رسالت کے آداب اور طرز مخاطب میں تعظیم و توقیر کو ملحوظ  
رکھنے کی جو ہدایات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں محتاج تشریح نہیں، نیز ان کی روشنی میں شان نبوت کی



ادنی گستاخی کا جرم عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے، اس کے بعد اس مسئلہ کو علماء امت کی تصریحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

## تمام علماء امت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کفر ہے

شرح شفا قاضی الملا علی القاری جلد ۲، صفحہ ۳۹۳ پر ہے۔

”قال محمد بن سحنون: اجمع العلماء على ان شاتم النبي صلى الله عليه وسلم المستنقص له كافر، ومن شك في كفره وعذابه كفر الخ“ (اکفار الملحدین، مؤلفہ مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی، صفحہ ۵۱)  
(ترجمہ) ”محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ تمام علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و شقیص کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

## ایک شبہ کا ازالہ

اس مقام پر یہ شبہ وارد کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

اس کا ازالہ یہ ہے کہ یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہ کفر کا کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو، لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل نہیں ہو سکتی، دیکھئے اکفار الملحدین کے صفحہ ۷۷ پر علماء دیوبند کے مقتدا مولوی انور شاہ صاحب کشمیری لکھتے ہیں!

”قال حبیب بن الربیع: لان ادعاءه التاویل فی لفظ صراح لا

یقبل“

(ترجمہ) حبیب ابن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا

جاتا۔

اور اگر باوجود صراحت تاویل کی گئی ہو تو وہ تاویل فاسد ہوگی اور تاویل فاسد خود بمنزلہ کفر ہے، ملاحظہ فرمائیے یہی مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی اکفار الملوحدین کے صفحہ ۶۲ پر لکھتے ہیں!

”التاویل الفاسد کا لکھنا“ ”تاویل فاسد کفر کی طرح ہے“

## ایک اور اعتراض کا جواب

حدیث شریف میں آیا ہے ”انما الا اعمال بالنیات“ یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، لہذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ کلمات توہین پائے جاتے ہیں مگر ان کی نیت توہین اور تنقیص کی نہیں، اس لئے ان پر حکم کفر عائد نہیں ہو سکتا۔

اس کے جواب میں گزارش ہے کہ حدیث کا مفاد صرف اتنا ہے کہ کسی نیک عمل کا ثواب نیت کے بغیر نہیں ملتا، یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت معتبر ہے، اگر ایسا ہو تو کفر والی اور توہین و تنقیص نبوت کا دروازہ کھل جائے گا، ہر وریدہ و بہن بے باک جو چاہے گا کہتا پھرے گا، جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا کہ میری نیت توہین کی نہ تھی، واضح رہے کہ لفظ صریح میں جیسے تاویل نہیں ہو سکتی ایسے ہی نیت کا عذر بھی اس میں قابل قبول نہیں ہوتا، اکفار الملوحدین صفحہ ۷۲ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں!

”المدار فی الحکم بالکفر علی الظواہر، ولا

نظر المقصود، والنيات، ولا تظن لقرائن حاله“

(ترجمہ) کفر کے حکم کا دار و مدار ظاہر پر ہے قصد و نیت اور قرائن حال پر نہیں۔

نیز اسی اکفار المسجدین کے صفحہ ۸۶ پر ہے!

”وقد ذكر العلماء ان التهور في عرض الانبياء وان لم يقصد

السب كفر“

(ترجمہ) علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرأت و دلیری کفر

ہے، اگرچہ توہین مقصود نہ ہو۔

### توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے

بعض لوگ کلمات توہین کے معنی میں قسم قسم کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ

اگر کسی تاویل سے معنی استہتم بھی ہو جائیں اور اس کے باوجود عرف عام و محاورات اہل زبان میں

اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہوں تو وہ سب تاویلات بے کار ہوں گی، مثلاً ایک شخص

اپنے والد یا استاد کو کہتا ہے کہ آپ بڑے ولد الحرام ہیں اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظ حرام کے معنی فعل

حرام نہیں، بلکہ محترم کے ہیں، جیسے المسجد الحرام اور بیت اللہ الحرام، لہذا ولد الحرام سے مراد

ولد محترم ہے، اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے ولد محترم ہیں تو یقیناً کوئی اہل انصاف کسی بزرگ کے حق

میں اس تاویل کی رو سے لفظ ولد الحرام بولنے کو قطعاً جائز نہیں رکھے گا اور ان کلمات کو بر بنائے

عرف و محاورات اہل زبان کلمات توہین ہی قرار دے گا۔

لہذا ہم ناظرین کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات

پڑھتے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھیں کہ عرف و محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت

میں توہین ہے یا نہیں؟

## توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قائل کی

### نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ناظرین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ تو اپنی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ قائل کی نیت تو جین کی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تو جین آمیز الفاظ بولتے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا، اور کلمہ تو جین بہر صورت تو جین ہی قرار پاتا ہے، بشرطیکہ قائل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمہ تو جین ہے یا یہ کلمہ تو جین کا سبب ہو سکتا ہے، تو ایسی صورت میں بغیر نیت تو جین کے بھی اس کلمے کا بولنا یقیناً موجب تو جین ہوگا، دیکھئے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نیت تعظیم ”راعنا“ کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے، لیکن یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیت تو جین استعمال کرتے تھے، یا ادنیٰ تصرف سے اس کو کلمہ تو جین بنا لیتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو راعنا کہنے سے منع کر دیا، اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا تو جین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا، معلوم ہوا کہ ابنائے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے ساحت نبوت بہت بلند و بالا ہے، اور مؤلین کی من گھڑت تاویلات ان کو تو جین کے جرم عظیم سے بچا نہیں سکتیں، جیسا کہ ہم اس سے پہلے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔

### توہین کا دار و مدار واقعیت پر نہیں ہوتا

بعض لوگ تو جین کو واقعیت پر موقوف سمجھتے ہیں، حالانکہ تو جین و تنقیص کا تعلق الفاظ و عبارات سے ہوتا ہے، بسا اوقات کسی واقعہ کو اجمال کے ساتھ کہنا موجب تو جین نہیں ہوتا، لیکن اسی امر واقعہ میں بعض تفصیلات کا آجانا تو جین کا سبب ہو جاتا ہے، اگرچہ ان تفصیلات کا بیان واقعہ

کے مطابق بھی کیوں نہ ہو، ملاحظہ فرمائیے، شرح فقہ اکبر، مطبوعہ مجتہبائی دہلی، بار سوم ۱۹۰۷ء، صفحہ ۶۴ میں ہے۔

عالم میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ ارادۃ الہیہ متعلق نہ ہو اور اس بنا پر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہا جائے کہ ظلم، چوری، شراب خوری اللہ تعالیٰ کی مراد ہے تو اگرچہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے، لیکن ظلم فسق وغیرہ کی تفصیلات آجانے کے باعث خلاف ادب اور توہین آمیز ہو گیا، اسی طرح بدلیل آیہ قرآنہ اللہ خالق کل شئی یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے لیکن اللہ خالق القاذورات وغیرہ (اللہ تعالیٰ گندگیوں اور دوسری بُری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے) کہنا جائز نہیں کہہ دیا۔ اور بدلیل اشیاء کی تفصیل (یہاں کفر کی وجہ سے موجب توہین ہے۔) (ملخصاً)

ملا علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ کی عبارت ”حفظ الایمان“ کا توہین ہونا بخوبی واضح ہو گیا ہوگا، تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے (کتاب) ”شرح مواقف“ کی عبارت سے استدلال کیا ہے، اس کا بے سود ہونا بھی اہل علم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر

۱۔ دیکھئے مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ نے (اپنی کتاب) ”بوادر النواذر“ میں بھی یہی لکھا ہے ”اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شئی کہنا درست ہے اور خالق الکلاب والخنزیر (کتوں اور سوروں کا خالق کہنا) بے ادبی ہے۔“ (بوادر النواذر (مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور) صفحہ ۲۰۹)



بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ بعض علم غیب حیوانات و بہائم اور پاگلوں کو ہوتا ہے، تب بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب مانا جائے تو ایسا علم غیب تو ہر زید و عمر اور ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے، یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں موجب توہین ہوگا، کیونکہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے الفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح ہر اہل فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح توہین پیدا کر رہی ہے، جس کا انکار بجز معاند متعصب کے کوئی شخص نہیں کر سکتا، بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جانوروں اور حیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ علماء دیوبند کی اکثر عبارات اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چوہڑے چمار کی تفصیل مذکور ہے، کہیں شیطان لعین کی، اس لئے ہمارے منقولہ بالا بیان کی روشنی میں علماء دیوبند کی ایسی تمام عبارتیں کا توہین آمیز ہونا و زور و روشن کی طرح ظاہر ہے، اور ان میں جو تاویلات کی جاتی ہیں، ان سب کا لغو و بے کار ہونا اظہر من الشمس ہے۔

### تکفیر مسلمین

علماء اہل سنت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند کو کافر کہا، رافضیوں، نیچریوں، بابیوں، بہائیوں حتیٰ کہ ندویوں، کانگریسیوں، لیگیوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا، گو یا بریلی میں کفر کی مشین لگی ہوئی ہے، جس کے نشانے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکا۔

اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جائے کہ سچا تک ہذا بہتان عظیم، کسی مسلمان کو کافر کہنا مسلمان کی شان نہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے کا وبال کافر کہنے والے پر عائد ہوتا ہے، میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ علماء بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالم نے آج تک کسی

مسلمان کو کافر نہیں کہا، خصوصاً اعلیٰ حضرت مجدد ملت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ العزیز تو مسئلہ تکفیر میں اس قدر محتاط واقع ہوئے تھے کہ امام الطائفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے بکثرت اقوال نقل کرنے کے باوجود لزوم والتزام کفر کے فرق کو ملحوظ رکھنے یا امام الطائفہ کی توہ

لے لزوم کفر کے معنی ہیں کفر کا لازم ہونا اور التزام کفر کے معنی ہیں کفر کو اپنے اوپر لازم کرنا، بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے مگر قائل کو اس کا علم نہیں ہوتا، یہ لزوم کفر ہے، مگر جب اسے بتا دیا جائے کہ تیرے اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اڑا رہا ہے اور اپنے کلام میں لزوم کفر سے خبردار ہو کر بھی اس سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہوگا، مثال کے طور پر تقویت الایمان کی وہ عبارت سامنے رکھ لیجئے جس میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کو اللہ کی شان کے آگے چوڑے چہارے زیادہ ذلیل کہا ہے، ظاہر ہے کہ چھوٹی مخلوق سے عام مخلوق اور بڑی مخلوق سے خاص مخلوق (انبیاء علیہم السلام، ملائکہ مقربین، محبوبان بارگاہ ایزدی) کے معنی بلا تامل سمجھ میں آتے ہیں، اور تمام بڑی مخلوق کا چوڑے چہارے زیادہ ذلیل ہونا مستلزم ہے، انبیاء علیہم السلام کے اسی طرح ہونے کو، العیاذ باللہ جو کفر صریح ہے، لیکن اگر ہم حسن ظن سے کام لے کر یہ سمجھ لیں کہ امام الطائفہ اس سے بے خبر تھا تو یہ لزوم کفر ہوگا اور جب اسے خبردار کر دیا جائے کہ تیرا کلام کفر کو مستلزم ہے، مگر وہ اس کے باوجود بھی اپنے اس قول سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہوگا، امام الطائفہ کے متعلق تو تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس لزوم کفر سے ناقل تھا اور اسے کسی نے متنبہ بھی نہیں کیا، اس لئے یہ لزوم التزام کی حد تک نہیں پہنچا، لیکن اس کے اتباع و اذتاب بار بار تنبیہ کئے جانے کے باوجود بھی اس عبارت کو صحیح قرار دیتے ہیں، ان کے حق میں کیسے کہا جائے کہ وہ التزام کفر سے بری ہیں۔

مشہور ہونے کے باعث ازراہ احتیاط مولوی اسماعیل صاحب کی تکفیر سے کف لسان فرمایا، اگرچہ وہ شہرت اس درجہ کی نہ تھی کہ کف لسان کا موجب ہو سکے، لیکن اعلیٰ حضرت نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، ملاحظہ فرمائیے ”الکو کبۃ المشاہیہ“ مطبوعہ اہل سنت و جماعت بریلی صفحہ ۶۲، حیرت ہے، ایسے محتاط عالم دین پر تکفیر مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ ع  
بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بواجبی است

دراصل اس پروپیگنڈے کا پس منظر یہ ہے کہ جن لوگوں نے بارگاہ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں، انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کے لئے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو تکفیر مسلمین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا، تاکہ عوام کی توجہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے، اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہونے پائے، لیکن باخبر لوگ پہلے بھی خبردار تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔

## ہمارا مسلک

مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمہ کفر بول کر اپنے قول یا فعل سے التزام کفر کرے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تامل نہیں کریں گے، خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، لنگی ہو یا کانگریسی، نیچری ہو یا ندوی، اس بارے میں اپنے پرانے کا امتیاز کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لنگی نے کلمہ کفر بولا تو ساری لیگ کافر ہو گئی، یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے، ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارات کفریہ کی بنا پر ہر ساکن دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے، چہ جائیکہ تمام لنگی اور سارے ندوی کافر ہوں، ہم اور

ہمارے اکابر نے بار بار اعلان کیا کہ ہم کسی دیوبند یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے، ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و محبوبان ایزدی کی شان میں صریح گستاخیاں لیکیں اور باوجود تنبیہ شدیدہ کے انہوں نے اپنی گستاخیوں سے توبہ نہیں کی، نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخیوں پر مطلع ہو کر اور ان کے صریح مفہوم کو جان کر ان گستاخیوں کو حق سمجھتے ہیں، اور گستاخیاں کرنے والوں کو مومن اہل حق، اپنا مقتدا اور پیشوا مانتے ہیں اور بس، ان کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکفیر نہیں کی، ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے، اگر ان کو ٹٹولا جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں، ان کے علاوہ نہ کوئی دیوبند کا رہنے والا کافر ہے، نہ بریلی کا، نہ لکی نندوی ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

### مفتیان دیوبند بھی اپنے اکابر علماء دیوبند کی

### عبارات متنازعہ کو عبارات کفریہ سمجھتے ہیں

عرب و عجم کے علماء اہل سنت نے جو علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پر تکفیر فرمائی، اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیان دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے، اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارات میں کفر صریح موجود ہے، لیکن مجلس اس لئے کہ وہ ان کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں، تکفیر نہیں کرتے، اور اگر مفتیان دیوبند سے ان ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو لکھ کر فتویٰ طلب کیا جائے جس کے متعلق انہیں یہ علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے، تو اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں، پھر جب انہیں یہ بتایا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ آپ کے فلاں دیوبندی مقتدا کا قول ہے، تو پھر بجز ذلت آمیز سکوت کے کوئی جواب نہیں بن پڑتا، اس کی بہت سی مثالیں پیش کی

جا چکی ہیں، ہر دست ہم ایک تازہ مثال ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں، اور وہ یہ کہ ایک دیوبندی العقیدہ مولوی صاحب نے جو مودودیت کا شکار ہو چکے ہیں، مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزامات توہین سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب ”تہفیت العقائد“ سے نقل کر کے دیوبند بھیجی، اور اس پر فتویٰ طلب کیا، مگر یہ تہ بتایا کہ یہ عبارت کس کی ہے، تو دیوبند کے مفتی صاحب نے اس عبارت پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرمادیا، ملاحظہ فرمائیے! اشتہار بعنوان (دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی کو فتویٰ کفر)

”یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں مچھلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا“

دارالافتاء دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ موصول ہوا ہے وہ درج ذیل ہے

مولانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم دیوبند کی عبارت

”دروغ صریح بھی گئی طرح پر ہوتا ہے، ہر قسم کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں، بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔“

فتویٰ ۸۶/۴۱۷ الجواب: انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ نہیں، اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط واللہ اعلم، سید احمد سعید مفتی دارالعلوم دیوبند۔



جواب صحیح ہے، ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے، اس سے قطع تعلق کریں۔ مسعود احمد عفی اللہ عنہ مہر دار الافتاء فی دیوبند البند

المشہر۔ محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی لودھراں ضلع ملتان

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ دیوبند سے مولوی محمد قاسم صاحب پر یہ فتویٰ کفر منکوا کر اشتہار میں چھاپنے والا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اکابر علماء دیوبند کا معتقد اور پیشوا ماننے والا ہے، مگر مودودی ہونے کی وجہ سے اس نے مودودی صاحب کے مخالفین علماء دیوبند کو نیچا دکھانے کے لئے اور مودودی صاحب پر علماء دیوبند کے صادر کئے ہوئے فتوؤں کو غلط ثابت کرنے کے لئے یہ چال چلی، اگرچہ مشہر دیوبندی العقیدہ ہونے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند پر مفتی دیوبند کے اس فتویٰ کفر صحیح تسلیم نہیں کرتا، لیکن ہمارے ناظرین کرام پر اس فتویٰ کو پڑھ کر یہ حقیقت بخوبی واضح ہو گئی ہوگی کہ مفتیان دیوبند کی نظر میں بھی علماء دیوبند کی عبارات کفریہ یقیناً کفریہ ہیں، لیکن چونکہ وہ اپنے مقتدا اور پیشوا ہیں، اس لئے ان کی عبارات کے سامنے خدا اور رسول کے احکام کی کچھ وقعت نہیں۔

اہل سنت پر پیر پرستی کا الزام لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی پیر پرستی ہو سکتی ہے کہ خدا اور رسول سے اپنے پیروں اور پیشواؤں کو بڑھا دیا جائے، اہل انصاف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آریہ کریمہ "اتخذوا احبارہم و رہبانہم اربابا من دون اللہ" کے صحیح مصداق ہیں، یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے احبار اور ہبان (عالموں اور رویشوں) کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے، اور وہ اس طرح کہ ایک بات کوئی

دوسرا کہے تو اسے کافر بنا ڈالیں، اور وہی بات ان کے علماء اور پیشوا کہیں تو بکے مومن رہیں۔ العیاذ باللہ والی اللہ المستحسنى۔

### مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے؟

وہی لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ہیں جو بات بات پر کفر و شرک کا فتویٰ لگاتے رہتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے: تقویت الایمان صفحہ ۴، بلغۃ النحیر ان (مؤلفہ مولوی حسین علی دیوبندی) صفحہ ۴، ان دونوں کتابوں میں ایسی عبارتیں اور فتوے درج کئے گئے ہیں جن کی رو سے عہد صحابہ سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی مسلمان بھی کفر و شرک سے نہیں بچا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل، حاضر و ناظر ہونے کا معتقد، امور خارقہ للعادت میں بزرگان دین کے تصرف کا ماننے والا، یا رسول اللہ کہنے والا، بزرگان دین کی تعظیم بجا لانے والا، مجلس میلاد شریف میں قیام تعظیمنی اولیٰ الہیاء کرام کو ایصال ثناء کا کوائف، غرض ہر وہ مسلمان جو ان لوگوں کے مسلک کے خلاف ہو، معاذ اللہ کافر و شرک بدعتی گمراہ تلخہ اور بے دین ہے، ناظرین کرام غور فرمائیں کہ اس قسم کے فتوؤں سے کون سا مسلمان بچ سکتا ہے، تعجب ہے خود تمام مسلمانوں کو کافر و شرک کہیں اور اہل سنت پر الزام لگائیں۔ فالی اللہ المستحسنى

### افضلیت و اصالت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم

اظہار کمالات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علماء امت کا ہمیشہ یہ مسلک رہا کہ جب انہوں نے کسی فرد مخلوق میں کوئی ایسا کمال پایا جو از روئے دلیل بہ ہیئت مخصوصہ اس فرد کے ساتھ مختص نہیں تو اس کمال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس بنا پر تسلیم کر لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں، جو کمال اصل میں نہ ہو فرع میں نہیں ہو

سکتا، لہذا فرع میں ایک کمال کا پایا جانا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ اصل میں یہ کمال ضرور ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے، معمولی سمجھ رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک کمال فرع میں ہو اور اصل میں نہ ہو۔

بخلاف عیب کے، یعنی یہ ضروری نہیں کہ فرع کا عیب اصل کے عیب کی دلیل بن جائے، ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہنیاں سوکھ جاتی ہیں مگر جڑ تروتازہ رہتی ہے، اس لئے کہ اگر جڑ ہی خشک ہو جاتی تو اس کی ایک شاخ بھی سرسبز و شاداب نہ رہتی، اور جب سوائے چند شاخوں کے سب ٹہنیاں سرسبز اور شاداب ہوں، تو معلوم ہوا کہ جڑ تروتازہ ہے اور یہ چند شاخیں جو مرجھا کر خشک ہو گئی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور باطنی طور پر ان کا تعلق اصل سے ٹوٹ گیا ہے، یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات فرع کا عیب اصل کی طرف منسوب ہو جاتا ہے، لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اصل میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہو تو پھر فرع کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا، اور اس میں شک نہیں کہ اصل کائنات یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہے، خود نام پاک ”محمد“ ہی اس کی دلیل ہے کیونکہ لفظ ”محمد“ کے معنی ہیں یار بار تعریف کیا ہوا، اور ظاہر ہے کہ نقص و عیب مذمت کا موجب ہے نہ کہ تعریف کا، لہذا واضح ہو گیا، موجودات ممکنہ کے عیوب و نقائص اصل ممکنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے، بلکہ ان کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔

علیٰ ہذا القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودات عالم کا ہر کمال کمال محمدی کی دلیل ہے، مگر کسی فرد عالم کا عیب معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب کی دلیل نہیں ہو سکتا، کیونکہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے، درحقیقت وہ اندرونی اور باطنی طور پر اصل کائنات یعنی روحانیت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے منقطع ہو چکا ہے، گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف ”انوار ساطعہ“ نے تحریر فرمایا تھا کہ جب چاند سورج کی چمک دمک تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے، اور شیطان و ملک الموت تمام محیط زمین پر موجود رہتے ہیں، بنی آدم کو دیکھتے اور ان کے احوال کو جانتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی روحانیت و نورانیت کے ساتھ بیک وقت بہت سے مقامات پر تمام روئے زمین میں رونق افروز ہونا اور اس کا علم رکھنا کس طرح کفر و شرک ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام تو اسی اصل پر مبنی تھا، لیکن مولوی (خلیل احمد) ایٹھوی صاحب جب انوار ساطعہ کے رد میں ”براہین قاطعہ“ لکھنے بیٹھے تو انہوں نے اپنی بلاغت طبع کے باعث انوار ساطعہ میں لکھے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصف اصالت کی بجائے اسے افضلیت پر مبنی سمجھ لیا، یعنی مولوی ایٹھوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحب انوار ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی اشیاء کا عالم ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے، اس کا منی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت محضہ ہے، ایٹھوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بزرگ خود ایک بنیاد فاسد قائم کر دی، اور اس پر

مفسد کی تعمیر کرتے چلے گئے، چنانچہ اسی بناء الفاسد علی الفاسد کے سلسلے میں وہ تحریر فرماتے ہیں!

”اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ“ (برصغیر قاطعہ، مطبوعہ سادھوہ، صفحہ ۵۲)

ع۔ بریں عقل و دانش بہ اندر گریست

انٹھوی جی! آپ سے کس نے کہہ دیا کہ صاحب انوار ساطعہ نے ملک الموت سے محض افضل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے، صاحب انوار ساطعہ کیا کسی سنی عالم دین نے بھی افضلیت محضہ کو زیادتی علم کی دلیل نہیں بنایا، ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصالت کو حضور کی اعلیت کی دلیل قرار دیتے ہیں اور اگر بالفرض کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کو حضور کی اعلیت کی دلیل بنایا بھی ہو تو اس سے افضلیت محضہ سمجھنا انتہائی حماقت ہے، کیونکہ حضور کی افضلیت حضور کے ساتھ خاص ہے، جس کا تحقق اصالت کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا ان تمام حوالہ جات کو پیش کرنا بے سود ہو گیا، جن سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ افضلیت کو اعلیت مستلزم نہیں، مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں، لیکن بعض علوم حضرت خضر علیہ السلام کے لئے ثابت ہیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کا حصول ثابت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

مخالفین نے ابھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر دوسروں کی افضلیت کا قیاس کرنا درست نہیں، اس لئے کہ حضور اصل کائنات ہیں اور یہ وصف اصالت عامہ حضور کے علاوہ کسی کو نہیں ملا، بنا بریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اعلیت کو

مستلزم ہوگی اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی افضلیت میں اعلیٰت کا استلزام نہ ہوگا۔

اس بات کی تائید و تصدیق کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں، نیز یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد حاصل کرتے ہیں، شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے باب ۴۹۱ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد، دنیا اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنیت (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کر سکتا، برابر ہے کہ انبیاء متقدمین ہوں یا وہ علماء ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متاخر ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اولین و آخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں، اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین سے ہیں (پھر ہمارا کوئی علم بلا واسطہ روحانیت محمدیہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علوم کے حکم میں تعظیم فرمائی، لہذا یہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے، خواہ وہ علم منقول و معقول ہو یا مفہوم و مہوہوب، لہذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ بواسطہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرے، کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں علی الاطلاق سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

(شیخ محی الدین ابن عربی، الیوقیت والنجواہر، مطبوعہ مصر، جلد ۲، صفحہ ۳۹)

**بعض علوم کو بُرا کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ**

**وسلم کی ذات مقدسہ سے اس کی نفی کرنا بدترین**

**جہالت اور بارگاہ نبوت سے کھلی عداوت ہے**

دیوبندی حضرات اہل سنت کے مواخذہ سے تنگ آکر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حضور



کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نبوت و رسالت سے متعلق اور حضور کی شان کے لائق ہیں، غیر ضروری علوم اور نجاستوں، غلاظتوں، مکرو فریب، چوری، دغا بازی، ضلالت و گمراہی کے طریقوں اور ان کی تفصیلات کا برا اور مذموم علم اور شیطانی علوم کو حضور کے لئے ثابت کرنا حضور کے حق میں عیب ہے، جس سے حضور کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علم کا مقابل جہل ہے اور جہل فی نفسہ نقص و عیب ہے، تو لامحالہ علم فی نفسہ حسن و کمال ہوگا، دیکھئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں ارقام فرماتے ہیں:

”دریں جا باید دانست کہ علم فی نفسہ مذموم نیست ہرچونکہ باشد“

(تفسیر فتح العزیز، مطبوعہ مطبع العلوم متعلقہ مدارس دہلی، جلد اول، صفحہ ۴۴۵)

(ترجمہ) یہاں جاننا چاہئے کہ علم جیسا بھی ہو فی نفسہ برا نہیں ہوتا۔

اس کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی علم میں برائی آسکتی ہے، جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱۔ توقع ضرر

۲۔ استعداد عالم کا قصور

۳۔ علوم شرعیہ میں بے جا غور کرنا

ہمارے ناظرین کرام عقل و انصاف کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں سببوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پایا جانا ممکن نہیں کیونکہ عصمت الہیہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ضرر کی توقع نہیں ہو

سکتی، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد مقدسہ میں قصور کا پایا جانا بھی محال ہے، علیٰ هذا القیاس امور شرعیہ میں بے جا غور و فکر کرنا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً ناممکن ہے، ورنہ علوم شرعیہ بھی معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مذموم ہو جائیں گے، معلوم ہوا کہ جن اسباب خارجیہ کی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہو سکتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ان کا پایا ناممکن نہیں، لہذا ثابت ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کیسا ہی علم کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برائیاں نہیں ہو سکتا، اور اگر ہم آنکھیں بند کر کے یہ تسلیم ہی کر لیں کہ بعض علوم فی نفسہا برے ہوتے ہیں، تو میں عرض کروں گا کہ جو چیز فی نفسہ بری اور مذموم ہو وہ عیب ہے، اور عیب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محال نہیں بلکہ حضور علیہ السلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے، نہ صرف محال بلکہ محال عقلی اور ممتنع لذاتہ ہے، لہذا ایسے علم کو جو فی نفسہ برا ہو اور حضور کے حق میں اس کا ہونا عیب قرار پائے اسے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی ثابت کرنا ناممکن ہوگا، کیونکہ صفت ذمیدہ کا اثبات حقیقتاً عیب لگانا ہے، جب اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے، تو برے علم سے بھی پاک ہونا اس کے لئے یقیناً واجب ہوگا، جو چیز (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب ہو، اللہ تعالیٰ کا اس سے منزہ ہونا ضروری ہے، دیکھئے کذب، جہل، ظلم، سفسد وغیرہ امور فی نفسہا جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان سے پاک ہونا ضروری ہے، اسی لئے (کتاب) ”مسامرہ“ جز ثانی صفحہ ۶۰، مطبوعہ مصر میں علامہ کمال ابن ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں!

”ہم کہیں گے کہ اشعری اور ان کے علاوہ (تمام اہل سنت) اس بات پر متفق ہیں کہ ہر وہ چیز جو (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو، اللہ تعالیٰ

اس سے پاک ہے، اور وہ صفتِ نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

ایسی صورت میں حضرات علماء دیوبند سے مخلصانہ استفادہ ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو برعیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذات مقدسہ سے ان تمام علوم کی نفی کریں گے، جنہیں نجاست و غلاظت، مکروفریب کا علم اور شیطانی علوم کہہ کر ہراور مذموم قرار دیا گیا ہے، اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو آپ عیوب و نقائص سے مبرا نہیں مانتے؟۔

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبارات تو ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوث ہیں اس مسئلے میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر حد سے زائد محبت کس طرح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ سے بھی ان کے نزدیک حضور کی تقدیس زیادہ اہم اور ضروری قرار پائی۔ فی اللجب۔ درحقیقت یہ بھی عداوت رسول کا ایک تین ثبوت ہے، کیونکہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی اچھی چیز سے کسی کو برائے عداوت محروم رکھنا ہو تو اس چیز کو برا اور مذموم کہہ دیا جاتا ہے، تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ ہم اس شخص کی محبت و خیر خواہی کی بنا پر اس بری چیز سے اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں، لیکن حقیقتاً عداوت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور مفید چیز سے محروم رکھنا مقصود ہوتا ہے، بالکل یہی صورت حال یہاں ہے کہ بری چیزوں کے فی نفسہ علم کو (جو عین کمال ہے) نقص و عیب قرار دے دیا گیا، تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت نہ ہو سکے۔ العیاذ باللہ والیہ العظمیٰ۔

### ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ علماء دیوبند نے دین کی بہت خدمت کی، سینکڑوں علماء ان سے پیدا ہوئے، انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں، ان میں بہت سے لوگ چیری مریدی کرتے ہیں اور ان میں عابد و زاہد بھی پائے جاتے ہیں، انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے

دین کی بہت کچھ تبلیغ و اشاعت کی، ایسی صورت میں ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سرزد ہو جانا عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں، بلعم بن باعور کتنا بڑا عابد و زاہد اور مستجاب الدعوات تھا، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرتکب ہو کر "ولكنه اخلد الى الارض" کا مصداق بن گیا، اور ہمیشہ کے لئے قعرِ مذلت میں گر گیا، شیطان کا عابد و زاہد اور عالم و عارف ہونا سب کو معلوم ہے، جب وہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کر کے رائدۃ درگاہ ہو گیا تو دوسروں کے لئے توہین رسول کا ارتکاب کیونکر ناممکن قرار پا سکتا ہے۔

خوارج و معتزلہ اور دیگر فرق باطلہ کے علمی اور عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین سے ان کے علم و عمل کا پلہ کھین بھاری تھا، ان کی موعومہ دینی خدمات تدریس و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کے مقابلے میں ایفاء زمانہ کی خدمات اور کارگزاریاں ذرہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں، لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعرِ ذلت سے بچانہ سکے، رہی خدمت و حمایت دین، تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ اہل حق ہی کے ذریعے ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید تا فرمانوں اور قاجروں سے بھی کرا لیتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے "ان الله يؤيد هذا الدين بالرجل الفاجو" لہذا اعانت و حمایت دین اور ظاہری علم و عمل کے پائے جانے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

**: کفر و شرک و بدعت :**

اگر غور سے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام امت مسلمہ کو کافر و مشرک اور بدعتی بنا ڈالا، مثلاً یا رسول اللہ کہنا شرک، اولیاء کرام کی نذر (لغوی) شرک، مزارات اولیاء پر جانا کفر، میلاد بدعت، عرس حرام، گیارہویں شرک، اذان میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سن کر انگوٹھے چومنا بدعت، الغرض کفر و شرک کی ایسی بھرمار کی کہ جس سے دوسرے تو کیا بچتے، خود بھی محفوظ نہ رہ سکے، اس مختصر میں تفصیل کی تو گنجائش نہیں، البتہ اجمالاً اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ منصوص قطعی کا انکار کفر ہے، غیر خدا کو خدا ماننا یا خدا کی کوئی صفت کسی غیر کے لئے ثابت کرنا شرک ہے اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا جس کی اصل دین متین میں نہ پائی جائے، بدعت ہے، یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیل شرعی کے معارض ہو، بدعت شرعیہ ہے۔

یہ عرس و میلاد و دیگر اعمال مستحسنہ جنہیں کفر و شرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے، حقیقتاً امور مستحبہ ہیں، الحمد للہ آج تک کوئی مسلمان ان امور میں سے کسی امر کو نہ کسی قطعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے کفر ہونے پر دلیل لا سکا اور نہ ان کو کسی دلیل شرعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے بدعت ہونے پر استدلال کر سکا، البتہ اتنی بات ضرور کہی جاتی ہے، کہ جس طریقہ سے تم یہ کام کرتے ہو اسی طرح خیر القرون میں یہ کام کسی نے نہیں کئے، لہذا یہ سب امور بدعت ہیں، اس کے جواب میں تحقیق و تفصیل تو ان شاء اللہ دوسرے رسالہ میں ہدیہ ناظرین ہوگی، سردست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر ان امور کی ہیئت کذالک کی تفصیلات قرون اولیٰ میں نہیں پائی گئیں، تو صرف اس وجہ سے ان کو بدعت کہنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا، دیکھئے قرآن مجید کی تیس پاروں میں تقسیم، اعراب قرآن، جمع احادیث، بناء مدارس، تعلیم دین پر اجرت لینا، اوراد و اعمال مشائخ وغیرہ بے شمار کام ایسے ہیں کہ خیر القرون میں ان کا وجود نہیں پایا گیا، لیکن علماء دیوبند بھی انہیں بدعت

نہیں کہتے، معلوم ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور ناقابل قبول ہے۔

اسی طرح کوئی منکر کسی حجت شریعہ سے ان امور کے اعتقاد یا عمل کا شرک ہونا بھی ثابت نہ کر سکا، شرک کے متعلق ہمارے ناظرین کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک تو حید کا مقابل ہے اور مسئلہ تو حید واجب عقلی ہے، لہذا شرک لامحالہ اعتقاد امر ممتنع لذاتہ کا نام ہوگا۔

ظاہر کہ تصرفات انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور ان کے باقی کمالات علمیہ و عملیہ سب مقید بالعطاء و باذن اللہ ہیں اور یہ امر بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عطاء الہی اور اذن خداوندی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے لئے علمی یا عملی کمالات و تصرفات کا ہونا ہرگز ممتنع لذاتہ نہیں، اس لئے اذن و عطا کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح شرک نہیں ہو سکتا، البتہ الوہیت اور وجوب وجود اور غناء ذاتی ایسے امور ہیں، جن کی عطا ممتنع لذاتہ ہے، اس لئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کی عطا کا اعتقاد رکھے گا وہ جہنم آشرک ہوگا، چنانچہ کہ شرکین عرب اپنے الہ باطلہ کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے، اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں، الحمد للہ اس مختصر بیان سے اہل علم پر محققین کے وہ تمام مکرو فریب آشکارا ہو گئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (وللہ الجتہ البالغہ)

## انصاف کیجئے

جو دیوبندی حضرات علماء دیوبند کی صریح توہینی عبارتوں میں توہین نہیں مانتے، ان کی خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ آپ کے علماء کی عبارات کے مقابلے میں مودودی صاحب کی وہ عبارتیں توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں جن سے خود آپ کے علماء دیوبند نے توہین کا مفہوم نکال کر مودودی صاحب پر الزامات توہین عائد کئے ہیں، اگرچہ ہمارے نزدیک دونوں میں



کوئی فرق نہیں لیکن عبارات میں صراحت و وضاحت توہین کے بین تفاوت کا انکار نہیں کیا جاسکتا، ہم مودودی صاحب کی ان عبارات میں سے صرف ایک عبارت بلا تشریح تحریر کرتے

ہیں، جس کی بناء پر علماء دیوبند نے مودودی صاحب کو توہین خدا اور رسول کا مجرم گردانا ہے، اسی طرح اس عبارت کے مقابلے میں تین عبارتیں اکابر علماء دیوبند کی بھی بلا تشریح پیش کرتے ہیں، جن سے علماء اہل سنت نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھی ہے، اور یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ مفہوم توہین میں کس کی عبارت زیادہ واضح اور صریح ہے۔

مودودی صاحب کی وہ عبارت جس سے علماء دیوبند نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اخذ کر کے مودودی صاحب پر خدا اور رسول کی توہین کا الزام عائد کیا ہے۔

”حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا، کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے، یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو سکے گا۔ کیا سارا حق تیرے موہر کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا، کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا، اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جانا، کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں، نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے، اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح مفہوم کہا جاسکتا ہے، جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ ٹھکانا ہرگز منصب نبوت پر طعن کا موجب نہیں ہے۔“ ماخوذ از ترجمان القرآن، ربیع الاول ۱۳۶۵ھ، جلد ۱۸

(رسالہ ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ہمارے فکری کے اسباب“ مؤلفہ مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین، دروازہ شیرانوالہ، لاہور، صفحہ ۱۸)

اب ملاحظہ ہوں اکابر علماء دیوبند کی وہ عبارات جن سے علماء اہل سنت نے اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھ کر ان پر توہین خدا اور رسول کا حکم لگایا ہے۔

(۱) ”اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ”لعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔“

(بلغتہ اخیر ان، مصنفہ مولوی حسین علی صاحب، صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸)

(۲) ”پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں“

(تصفیۃ العقائد، از مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۵)

(۳) ”بالجملہ علی الجہوم کذب کو صافی ثنائی ثبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔“

(تصفیۃ العقائد، از مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۸)

مودودی صاحب اور علماء یوہندوئوں کی اصل عبارات بلا کم و کاست آپ کے سامنے موجود ہیں، اگر آپ نے خوفِ خدا کو دل میں جگہ دے کر پوری دیانتداری سے بنظر انصاف غور فرمایا تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مودودی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علماء یوہند کی عبارات مفہومِ توہین میں زیادہ صریح ہیں۔

**دیوبندی حضرات کا علماء اہل سنت پر ایک اعتراض اور**

**دیوبندی عالم کی تحریر سے اس کا جواب**

دیوبندی حضرات علماء اہل سنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے ان کی عبارتوں کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے جو فقرہ قابل اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں، اور صرف اسی فقرہ کے باعث علماء دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔ برادران اسلام! سیاق و سباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہیئے۔

جو ابابا عرض ہے مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بعینہ یہی اعتراض انہی الفاظ میں مودودیوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ کے صفحہ ۸۰ پر نقل کیا ہے، اور اس کا جواب بھی صفحہ ۸۱ پر دیا ہے، ہم بعینہ وہی جواب نقل کئے دیتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔

”اگر دس سیر دودھ کسی کھلے مہنہ والے ڈالنے میں ڈال دیا جائے، اور اس دیکھے کے مہنہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک ٹاگہ میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے، پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے، وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہیں پیوں گا، کیونکہ سب حرام ہو گیا ہے، پلانے والا کہے کہ بھائی! سیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں، آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہو، دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے، وہ مسلمان یہی کہے گا، یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا ہے، یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے، جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا، کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی

ہے، اس کے بعد مودودی صاحب ہزار تعریف کریں، مگر جب تک مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے، مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے، جب تک کہ یہ خنزیر کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔“ (ص ۸۰، ۸۱)

پس دیوبندی حضرات یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں، اور خوب یاد رکھیں کہ علماء دیوبند کی عبارات میں محبوبان حق تبارک و تعالیٰ کی ہزار تعریفیں ہوں، مگر جب تک وہ توہین آمیز فقرہ سے توبہ نہیں کریں گے، اہل سنت ان سے کبھی راضی نہیں ہو گے۔

ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات توہین آمیز عبارات کے صریح مفہوم کو چھپانے کے لئے علماء دیوبند کی وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں انہوں نے توہین و تنقیص سے اپنی برأت ظاہر کی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کے ساتھ عظمت شان نبوت کا اقرار کیا ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات انہیں قطعاً مفید نہیں جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں مقام پر جو توہین کی تھی اب اس سے ہم رجوع کرتے ہیں، مثلاً مولوی محمد قاسم نانوتوی نے (اپنی کتاب) ”تہذیر الناس“ میں خاتم النبیین کے معنی منقول متواتر ”آخر النبیین“ کو عوام کا خیال بتایا ہے، اب اگر ان کی دس بیس عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کر دی جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، یا حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کافر ہے، تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، تاوقتیکہ مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو ”خاتم النبیین“ کے معنی منقول متواتر ”آخر النبیین“ کا انکار کیا تھا، اب میں اس سے توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں، دیکھئے مرزائی لوگ مرزا غلام احمد کی برأت میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں، ان کے جواب میں مولوی مرتضیٰ حسن صاحب

درجہ کی ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے ، ملاحظہ فرمائیں ، (کتاب)  
اشد العذاب ، مطبوعہ مطبع مجتہائی جدید دہلی ، صفحہ ۱۵ ، سطر ۱۶ ، ۱۷

”جو عبارات مرزا صاحب اور مرزا یوں کی لکھی جاتی ہیں ، جب تک ان مضامین  
سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں ، تو ان کا کچھ اعتبار نہیں“

## دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارات کے اظہار کی ضرورت

بعض دیوبندی حضرات کہا کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کی ان عبارات کے اظہار  
واشاعت کی کیا ضرورت ہے ، جن سے آپ لوگ تو جین سمجھتے ہیں ، اس زمانے میں ان عبارات کی  
اشاعت بلاوجہ شور و شر ، فتنہ و فساد کا موجب ہے اور یہ بڑی نا انصافی ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ  
لڑائی مول لی جائے ، اس کا جواب یہ ہے کہ علماء دیوبند کی توہین عبارتوں کے اظہار کی وہی  
ضرورت ہے جو مولوی احمد علی صاحب کو مودودیوں کا پول کھولنے کے لئے پیش آئی ، کہ علماء دیوبند  
نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اللہ تعالیٰ اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی مقدس شان  
میں وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا ، مولوی  
احمد علی صاحب اس ضرورت کو حسب ذیل عبارت میں بیان فرماتے ہیں :

”کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال  
اور اپنی جان نہ بچائے اور اگر مال اور جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ  
کرے تو پھر یہ کہنا صحیح ہے کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا  
ہے۔“ (حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب ، مولوی احمد علی صاحب ، صفحہ ۸۴)

## علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک مختصر نمونہ:

دیوبندی حضرات عام طور پر کہتے ہیں کہ ہریلوی مولوی علماء دیوبند کو گالیاں دیا کرتے ہیں، اس الزام کی حقیقت تو ہمارے اسی رسالہ سے منکشف ہو جائے گی، اور ہمارے ناظرین کرام پر روشن ہو جائے گا کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علماء دیوبند کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے، اس کی مثال ہمارے مخالفین کی ایک کتاب سے بھی نہیں پیش کی جاسکتی، لیکن مزید وضاحت کے لئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب ”الشہاب الثاقب“ سے چند وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل ہریلوی قدس سرہ العزیز کو شدید ترین قسم کی دل آزار گالیاں دی گئی ہیں، ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علماء اہل سنت اور فضلاء دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کر لیں، ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ پھر تعجب ہے کہ مجدد ہریلوی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے اور کذب خالص مشہور کر رہا ہے، لعنت اللہ تعالیٰ فی الدارین، آمین، یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس (مجدد ہریلوی) پر دونوں جہانوں میں۔ (الشہاب الثاقب، ص ۸۱)

۲۔ آپ حضرات ذرا انصاف فرمائیں، اور اس ہریلوی دجال سے دریافت کریں۔ (الشہاب الثاقب، ص ۸۶)

۳۔ مجدد الضالین صاحب فرماتے ہیں۔

۴۔ ہم آگے چل کر صاف طور سے ظاہر کر دیں گے کہ دجال ہریلوی نے یہاں پر محض بے سمجھی اور بے عقلی سے کام لیا ہے۔ (ص ۹۵)

۵۔ اس کے بعد مجدد الضالین علیہ ما علیہ۔ الخ (ص ۱۰۳)



۶۔ سلب اللہ ایمانک و سود و جہک فی الدارین و عاقبتک بہا عاقبت بہ اباجہل و عبد اللہ بن ابی یاریس المبتدین، آمین، یعنی اسے بدعتیوں کے سردار (مجدد بریلوی) سلب کرے اللہ تعالیٰ تیرا ایمان اور دونوں جہانوں میں تیرا منہ کالا کرے، اور تجھے وہی عذاب دے جو ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی کو دیا تھا (ص، ۱۰۴، ۱۰۵)

۷۔ مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شایان شان قلم سے نہیں نکلنے دیتی۔ (ص، ۱۰۵)

۸۔ فسقہ واللہ وجہہ فی الدارین واسکنہ بحبو حہ الدرك الا سفل من النار مع اعداء سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین یا رب العالمین۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس (مجدد بریلوی) کا دونوں جہانوں میں ملکہ کالا کرے اور اسے حضور اکرمؐ کے دشمنوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے گڑھے میں رکھے۔ (ص، ۱۱۹)

۹۔ یہ سب تکفیریں اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبر میں ان کے واسطے عذاب اور بوقت خاتمہ ان کے لئے موجب خروج ایمان و ازالہ تصدیق و ایقان ہوں گی اور قیامت میں ان کے جملہ متبعین کے واسطے اس کی موجب ہوں گی، کہ ملائکہ حضور علیہ السلام سے کہیں گے انک لا تدری ما احد شوا بعدک اور رسول مقبول علیہ السلام دجال بریلوی اور ان کے اتباع کو جھٹھا سٹھا فرما کر اپنے حوض مورو و شفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے اور امت مرحومہ کے اجر و ثواب و منازل و نعیم سے محروم کئے جاویں گے، سو واللہ

و جوہم فی الدارین وجعل قلوبہم قاسیۃ فلا یذموا حتی یرو العذاب الالیم، یعنی اللہ  
ان بریلویوں کا منہ دونوں جہان میں کالا کرے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تو  
وہ ایمان نہ لائیں، یہاں تک کہ عذاب الیم کو دیکھ لیں۔ (اشہاب الثاقب، ص  
۱۲۰)

ان تمام بد دعاؤں اور گالیوں کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ الحمد للہ اعلیٰ حضرت  
فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تو ہرگز اس بد گوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے، البتہ بمقتضائے حدیث اعلیٰ  
حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی مقدس ہستی کے حق میں ایسے ناپاک کلمے بولنے والا انشاء  
اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے کلمات کا خود مصداق بنے گا۔ وماذا لک علی اللہ عزیز

### بعض لوگ کہتے ہیں

کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب ہر بریلوی کے لئے جو علماء دیوبند کی عبارات پر علماء حرمین  
طہیین سے کفر کے فتوے حاصل کر کے حسام الحرمین میں شائع کئے، اس کے جواب میں علماء  
دیوبند نے حسام الحرمین کے خلاف اپنی تائید میں علماء حرمین طہیین کے فتوے ”المہند“ میں چھاپے  
اور تمام ملک میں اس کی اشاعت کی، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے  
علماء دیوبند کی عبارات کو توڑ مروڑ کر غلط عقائد ان کی طرف منسوب کئے تھے، جب علماء دیوبند کی  
اصل عبارات اور ان کے اصل عقائد سامنے آئے تو علماء حرمین طہیین نے ان کی تصدیق و تائید  
فرمادی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام قطعاً بے بنیاد  
ہے کہ انہوں نے دیوبندیوں کی عبارتوں میں رد و بدل کیا ہے، یا غلط عقائد ان کی طرف منسوب

کئے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حسام الحرمین کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنی عبارتوں میں خود قطع و برید کی، اور اپنے اصل عقائد کو چھپا کر علماء عرب و عجم کے سامنے اہل سنت کے عقیدے ظاہر کئے، جس پر علماء دین نے تصدیق فرمائیں، چونکہ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے صرف ایک دلیل اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں، ملاحظہ فرمائیے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں دیوبندیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت اچھا آدمی تھا، اس کے عقائد بھی عمدہ تھے، دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱، ص ۱۱۱ پر مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ!

”محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا حنبلی تھا، البتہ ان کے مزاج میں عداوت تھی، مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا، اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔ رشید احمد گنگوہی“

ناظرین کرام نے فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت سے معلوم کر لیا ہو گا کہ دیوبندیوں کے مذہب میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے اور وہ اچھا آدمی تھا، لیکن جب علماء حرمین طہیین نے دیوبندیوں سے سوال کیا کہ بتاؤ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے، وہ کیسا آدمی تھا تو حیلہ سازی سے کام لے کر اپنا مذہب چھپا لیا اور لکھ دیا ہم اسے خارجی اور باغی سمجھتے ہیں، ملاحظہ ہو ”المہند“ ص ۲۰، ۱۹۔

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے، اس کے چند

منظر بعد مرقوم ہے،

علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں  
عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر مغلوب  
ہوئے، اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان  
ہیں اور جو ان کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے  
اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان  
کی شوکت توڑ دی۔ (پتھی)۔

یہاں دیکھئے اپنے مذہب کو کیسے چھپایا اور فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت کو صاف ہضم کر  
گئے، یہ تو ایک نمونہ تھا، تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لئے اپنے مذہب پر پردہ  
ڈال دیا، اپنی عبارات کو بھی چھپا دیا اب ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہ خیانت کرنے والا کون ہے۔

## آخری سہارا

اس بحث میں ہمارے مخالفین (حضرات علماء دیوبند) کا ایک آخری سہارا یہ ہے کہ  
بہت سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی، جیسے سند احمد ثنین حضرت  
مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اور قبلہ عالم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب  
گوڑوی رحمۃ اللہ علیہ، اسی طرح بعض دیگر اکابر امت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی  
جاسکتی، اس کے متعلق گزارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن  
کے زمانے میں علماء دیوبند کی عبارات کفریہ (جن میں التزام کفر متیقن ہو) موجود ہی نہ تھیں، جیسے  
مولانا ارشاد حسین صاحب رام پوری رحمۃ اللہ علیہ، ایسی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اور بعض وہ حضرات ہیں جن کے زمانے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں، مگر ان کی نظر سے نہیں گزریں، اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی، ہمارے مخالفین میں سے آج تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں مسلم بین الفریقین بزرگ کے سامنے علماء دیوبند کی عبارات متنازعہ فیہا پیش کی گئیں اور انہوں نے ان کو صحیح قرار دیا، یا تکفیر سے سکوت فرمایا، علاوہ ازیں یہ کہ جن اکابر امت مسلم بین الفریقین کی عدم تکفیر کو اپنی برأت کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے، ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور منقول نہ ہوئی ہو، کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے، لہذا تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال نے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ واللہ الحمد۔

### ایک تازہ شبہ کا جواب

ایک مہربان نے تازہ شبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کے رکعت کا ثواب ملے گا، ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں، تو بین آمیز عبارات لکھنے والے مر گئے، اس دنیا سے رخصت ہو گئے، حدیث شریف میں وارد ہے اذکروا موتنا کم بالخبر تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو، پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو، حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالخوائیم اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے، ہمیں کیا معلوم کہ ان کا خاتمہ کیسا ہوا، شاید ایمان پر ان کی موت واقع ہوئی ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین میں سے ہے، آپ کسی کافر کو عمر بھر کافر نہ کہیں، مگر جب ان کا کفر سامنے آجائے تو بر بنائے کفر اسے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا ہے، بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہیے، مگر تو بین کرنے والوں کو مومن اپنا

نہیں سمجھتا، نہ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں اس لئے مضمون حدیث لو ان سے دور کا تعلق بھی نہیں، ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دار و مدار ہے، مگر یاد رکھئے، دم آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اور اس کا مال بھی اس کی طرف مفوض ہے، احکام شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں، اس لئے جب کسی شخص نے معاذ اللہ طمانیہ التزام کفر کر لیا، تو وہ حکم شرعی کی رو سے قطعاً کافر ہے، تا وقتیکہ توبہ نہ کرے، اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام میں امتیاز نہیں کرتا، اور ظاہر ہے کہ کفر و اسلام کو معاذ اللہ یکساں سمجھنا کفر قطعی ہے، لہذا کافر کو کافر نہ ماننے والا یقیناً کافر ہے، اور اگر بفرض محال ہم یہ تسلیم کریں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہئے، اس لئے کہ شاید انہوں نے توبہ کر لی ہو اور خاتمہ بالخیر ہو گیا ہو، تو اسی دلیل سے مرزائیوں کو کافر کہنے سے بھی ہمیں زبان روکنی پڑے گی، کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے قبیحین سب کے حق میں یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ شاید ان کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقدر فرما دیا ہو، تو ہم انہیں کس طرح کافر کہیں، لیکن ظاہر ہے کہ مرزائیوں کے بارے میں یہ احتمال کارآمد نہیں، تو گستاخان نبوت کے حق میں کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔

### ایک ضروری تنبیہ

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ توہین آمیز عبارات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں، اور بسا اوقات مجبور ہو کر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے، لیکن جب ان عبارات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے تو سکت اور متامل ہو جاتے ہیں، اور اپنی استادی شاگردی، پیری مریدی یا رشتہ داری و دیگر تعلقات دنیوی خصوصاً کاروباری تجارتی نفع و نقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑنا، ان کے کفر کا اقرار کرنا ہرگز گوارا نہیں کرتے، ان کی



خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیتوں کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَ إِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحْبَبُوا  
الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔ قُلْ  
إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَ إِخْوَانُكُمْ وَ أَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيرَتُكُمْ وَ  
أَمْوَالٌ نَّ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسَاكِينُ تَرْضَوْنَ  
نَهَا أَحَبُّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَ رُسُولِهِ فَفِي سَبِيلِهِ فَمَتَّ بِضُوءِ حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ  
بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ۔ (سورہ التوبہ، آیت ۲۳، ۲۴)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کے مقابلے میں  
کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ، اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں  
کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھے گا تو یہی لوگ ہیں جو خدا کے نزدیک ظالم ہیں،  
اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مسلمانوں سے فرمادیجئے کہ اگر تمہارے باپ  
اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبہ دار اور  
مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پر چارے کا تم کو اندیشہ ہو،  
اور مکانات جن میں رہنے کو تم پسند ہو، اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور  
اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو، یہاں  
تک کہ اللہ اپنے حکم کو لے آئے، اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

ان دونوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں اور نیکی کے

کاموں میں بسا اوقات خویش و اقارب کنبہ اور برادری، محبت اور دوستی کے تعلقات حائل ہو جایا کرتے ہیں، اس لئے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان سے زیادہ کفر عزیز ہے ایک مومن انہیں کس طرح عزیز رکھ سکتا ہے؟ مسلمان کی شان نہیں کہ ایسے لوگوں سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے، خدا اور رسول کے دشمنوں سے تعلقات استوار کرنا، یقیناً گنہگار بننا اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے، جہاد فی سبیل اللہ اور اعلاء کلمتہ الحق سے اگر یہ خیال مانع ہو کہ کنبہ اور برادری چھوٹ جائے گی، استادی شاگردی یا دنیاوی تعلقات میں خلل واقع ہوگا، اموال تلف ہوں گے، یا تجارت میں نقصان ہوگا، راحت اور آرام کے مکانات سے نکل کر بے آرام ہونا پڑے گا، تو پھر ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا منتظر رہنا چاہیے، جو اس نفس پرستی، دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اہل واضح اور روشن ارشاد کو سننے کے بعد کوئی مومن کسی دشمن رسول سے ایک آن کے لئے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا، اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کافر ہونے کے متعلق کوئی شک باقی رہ سکتا ہے۔

## حرف آخر

دیوبندی مبلغین و مناظرین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم خیال علماء کی بعض عبارات برزعم خود قابل اعتراض قرار دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔

اس کے متعلق سر دست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر فی الواقع علماء اہل سنت کی کتابوں میں کوئی توہین آمیز عبارت ہوتی تو علماء دیوبند پر فرض تھا کہ وہ ان علماء کی تکفیر کرتے جیسا

کہ علماء اہل سنت نے علماء دیوبند کی عبارات کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی، لیکن امر واقع یہ ہے کہ دیوبندیوں کا کوئی عالم آج تک اعلیٰ حضرت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا، نہ کسی شرعی قباحت کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے سکا، دیکھئے دیوبندیوں کی کتاب ”قصص الاکابر“ ملفوظات مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ دہلی، ص ۹۹، ۱۰۰ پر ہے۔

”ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ فرمایا (حضرت حکیم الامت مدظلہ العالی نے) ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔“

اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے:

”ہم بریلی والوں کو اہل ہوا کہتے ہیں۔ اہل ہوا کا کفر نہیں۔“

اس سلسلہ میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک اور مزید ملفوظ ملاحظہ فرمائیے، ”الافاضات الیومیہ“ جلد پنجم، مطبوعہ اشرف المطابع، تھانہ بھون (ضلع مظفرنگر) ص ۲۲۰ پر ملفوظ نمبر ۲۲۵ میں مرقوم ہے:

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلیوں میں صلح ہو جائے، میں نے کہا ہماری طرف سے کوئی جگہ نہیں، وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں، ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو (مزاح فرمایا کہ ان سے کہو کہ آمادہ! نرا گیا) ہم سے کیا کہتے ہو۔

اس عبارت سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ علماء اہل سنت (جنہیں بریلوی کہا جاتا ہے) دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان ہیں، اور ان کا ہر قسم کے کفر و شرک سے پاک ہے، حتیٰ کہ دیوبندیوں کی نماز ان کے پیچھے جائز ہے، عبارت منقولہ بالا سے جہاں اصل مسئلہ ثابت ہوا، وہاں علماء دیوبند کے مجدد اعظم، حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تہذیب اور مخصوص ذہنیت کا نقشہ بھی سامنے آ گیا، جس کا آئینہ دار مولوی اشرف علی صاحب کے ملفوظ شریف کا یہ جملہ ہے کہ ”ان (بریلویوں) سے کہو کہ آئندہ: نہ آگیا۔“

دیوبندی حضرات کو چاہئے کہ اس جملہ کو بار بار پڑھیں اور اپنے عارف ملت و حکیم امت کے ذوق حکمت و معرفت سے کیف اندوز ہو کر اس کی داد دیں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ملفوظ منقول الصدور سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ بعض اعمال و عقائد مختلف فیہا کی بناء پر مقتدیان دیوبند کا اہل سنت (بریلویوں) کو کافر و مشرک قرار دینا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز یا مکروہ کہنا قطعاً غلط، باطل محض اور بلا دلیل ہے، صرف بغض و عناد اور تعصب کی وجہ سے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے، ورنہ درحقیقت اہل سنت (بریلوی) حضرات کے عقائد و اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی، جس کی بناء پر انہیں کافر و مشرک قرار دیا جاسکے، یا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا جاسکے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان رکئے ہیں، ان شاء اللہ العزیز آئندہ چل کر ہمارے ناظرین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

اب آئندہ صفحات میں دیوبندی حضرات اور اہل سنت کا مسلک ملاحظہ فرما کر حق و باطل میں امتیاز کیجئے۔

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ - ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء

## ۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مقتدا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین علی صاحب، ساکن واں پھراں ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد بعض دیگر علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے، دیکھئے مولوی حسین علی صاحب اپنی تفسیر بلغۃ النحیر ان ۱، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بار اول، صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸ پر ارقام فرماتے ہیں۔

”اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولیمعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک علم الہی کا منکر خارج از اسلام ہے، دیکھئے شرح فقہ اکبر، صفحہ ۲۰۱  
”من اعتقد ان اللہ لا یعلم الا شئنا قبل و قوعها فهو کافر ان عد قائله من اهل البدعت“

۱۔ اس تفسیر کے صفحہ ۴ پر آخری سطر یہ ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

”یہ تقریریں جو آگے آتی ہیں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) نے غلام خاں سے قلم بند کروائی ہیں اور بذات خود ان پر نظر فرمائی ہے۔“

(بلغۃ النحیر ان، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بار اول، صفحہ ۴)

(ترجمہ) ”جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو“

آیہ کریمہ ول یعلم الذین اور اس قسم کی دیگر آیات و احادیث میں مجاہدین و غیر مجاہدین اور مومنین و منافقین کا امتیاز باہمی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا آئندہ (علم الہی کے مطابق) انہیں الگ کر دیا جائے گا، یہاں ”علم“ سے ”تمیز“ مراد ہے، ”فلیعلمن اللہ“ بمنزلہ ”فلیميز اللہ“ کے ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے قول ”لیميز اللہ الخبیث من الطیب“ میں غیث کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے ایسے ہی ان آیات میں (جنہیں مولوی حسین علی نے نفی علم الہی کی دلیل سمجھا) مومنین و منافقین اور مجاہدین و غیر مجاہدین کا ایک دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے، دیکھئے بخاری شریف، جلد ثانی، صفحہ ۳۰۳ پر مرقوم ہے فلیعلمن اللہ علم اللہ ذلک انما ہی بمنزلہ فلیميز اللہ کفو لہ لیمیز اللہ الخبیث۔ انتہی

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ خدائے علیم و خبیر کو ان کا علم نہیں اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔ ا

۱۔ اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں مولوی حسین علی صاحب نے اپنا مذہب بیان نہیں کیا بلکہ معتزلہ کا مذہب نقل کیا ہے، انتہائی معتمد خیز ہے، اس لئے کہ جب مولوی صاحب مذکور نے قرآن و حدیث کو اس مذہب پر منطبق مانا تو اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ معتزلہ کا مذہب ہو، اگر دوسرے کا قرآن و حدیث جس پر منطبق ہے اس کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے۔



## ۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے حق میں کذب کے قائل ہیں، دیکھئے ضمیمہ براہین قاطعہ، مطبوعہ ساڈھ سورہ، صفحہ ۲۷۲۔

”الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے“  
اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ، جلد اول، صفحہ ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علمائے عظام اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔“ اھ۔

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کہتے ہیں کہ کذب اٹھے تحت قدرت باری تعالیٰ ہونے سے بندوں کے بھٹوت کی تخلیق اور اس کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرت خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذات خود صفت کذب سے متصف ہو سکتا ہے، اگر پہلی شق مراد ہے تو آج تک کسی سنی نے اختلاف نہیں کیا، پھر یہ کہنا کہ امکان کذب کے مسئلہ میں شروع سے اختلاف رہا ہے ایسا اطل محض اور جہالت و ضلالت ہے اور اگر دوسری شق مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شان الوہیت میں کیا گستاخی ہو سکتی ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب ہونے کو ممکن قرار دیا جائے، اہل سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔ اعاذ باللہ منہا۔

۱۔ براہین قاطعہ، صفحہ ۲ ”امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدام میں اختلاف ہوا ہے۔“

### ۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

کبراء علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے کفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے عاجز نہیں کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال بھی نہیں، چنانچہ مولوی حسین علی صاحب تلمیذ رشید مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب ”بلغۃ الخیر ان“ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور، طبع اول میں صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں:

”یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا، کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔“

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی فصاحت و بلاغت سے کفار فصحاء عرب کو عاجز کیا تھا اور قرآن کی یہ شان اعجاز قیامت تک باقی رہے گی، جو شخص اس اعجاز قرآنی کا منکر ہے اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کو کمال نہیں سمجھتا وہ دشمن قرآن، ملحد و بے دین خارج از اسلام ہے۔

### ۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور شیطان اور ملک الموت کے لئے محیط زمین کی وسعت علم و دلیل شرعی سے ثابت ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے، دیکھئے ”براہین قاطعہ“ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انٹھوئی و مصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مطبوعہ ساڈھوہ،

”الٰہی صل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال و کچھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو روک کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۲ پر ہے۔

”اعلیٰ علیتین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چکا ہے زیادہ“

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں شیطان کے لئے محیط زمین کا علم ثابت کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا بارگاہ رسالت کی سخت توہین ہے۔

اہل سنت کے نزدیک شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی، جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت ہی ناپاک بہتان باندھتا ہے، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف کہہ بھی قرآن و حدیث پر افتراء عظیم ہے، قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے حق میں محیط زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو، بلکہ قرآن وحدیث کے بے شمار نصوص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔

اہل سنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شان اقدس میں بدترین گستاخی ہے۔

### ۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ اپنی عاقبت کا علم ہے، نہ دیوار کے پیچھے حضور جانتے ہیں، اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵ پر ہے:

”خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں: واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم: اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا کچھ علم نہیں۔“

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام مومنین و مومنات کی بھی عاقبت کا حال جانتے ہیں اور زمین و آسمان کا کوئی گوشہ نگاہ رسالت سے مخفی نہیں۔

و اللہ لا ادری والی حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اور دوسروں کے انجام کار سے لاعلم ہونے پر استدلال کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے، کیا قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً، اور ولا حسرة علیک من الاولین و الاخرین ہوا، اور کیا مومنین کے حق میں لیسد لخل السمومنین والمو منات حبس

نحری من تحتها الانهار خللین فیہا، (الآیہ) قرآن مجید میں موجود نہیں؟ پھر کچھ میں نہیں آتا کہ حضور کے علم کی نفی کس بنا پر کی جاتی ہے، حدیث لا ادری کے معنی صرف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیم خداوندی کے محض انکل سے نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا، وہی حدیث جو بحوالہ روایت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پیش کی گئی ہے اس کے متعلق پہلے تو یہ عرض ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے تو وہ بطور نقل و حکایت کے تحریر فرمایا ہے، اس کو روایت کہنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے، پھر لطف یہ ہے کہ یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب ”مدارج النبوت“ (فارسی، جلد اصفی ۷) میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں ”جوابش آنست کہ ایں سخن اصلی ندارد و روایتی بدیں صحیح نہیں“ ایسی بے اصل روایتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علمی کا انکار کرنا اہل سنت کے نزدیک بدترین جہالت و ضلالت ہے۔

## ۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مولوی صاحبان کے مقتدا، مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو زید و عمر، بچوں، پاگلوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا، ملاحظہ فرمائیے ”حفظ الایمان“ مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، صفحہ ۸

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شان نبوت کی شدید ترین توہین و تنقیص ہے۔

## ۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے، دیکھئے علماء دیوبند کی مسند و مصدقہ کتاب ”صراط مستقیم“ صفحہ ۸۶، مطبوعہ مجتہبائی دہلی۔

”از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوہر خود بہتر است و صرف بہت بسوئے شیخ و امثال آں از محکمین گو جناب رسالت مآب باشند بچند ین مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤں و خر خود است۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک تکمیل نماز کا موقوف علیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر کرنا مقصد عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ عظمیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گائے بیل کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توہین شدید ہے جس کے تصور سے مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اہل سنت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصور کرتے ہیں۔



## ۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبند کے مقتدر علماء کے نزدیک لفظ ”رحمۃ للعالمین“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں، فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۹ پر تحریر ہے۔

”سوال۔ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رحمۃ للعالمین خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف جمیل ہے، اس میں دوسرے کو شریک کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گھٹاتا ہے۔

## ۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے۔ ملاحظہ فرمائیے، تجذیر الناس، صفحہ ۳، مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔

”بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد

اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وحنائم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو لفظ حسانم النبیین وارد ہوا ہے، اس کے معنی منقول متواتر ”آخر النبیین“ ہی ہیں، جو شخص اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے، وہ قرآن کریم کے معنی منقول متواتر کا منکر ہے۔

## ۱۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی حضور کی خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ دیکھئے اسی تجذیر الناس کے صفحہ ۲۸ پر مرقوم ہے۔

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض محال بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی

پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئے گا جیسا کہ بفرض محال دوسرا الہ پایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں ضرور فرق آئے گا، جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا، نہ ختم نبوت پر ایمان لایا۔

## ۱۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان کا علم اس وقت حاصل ہوا جب حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے ہو گیا، اس سے پہلے حضور اردو نہ جانتے تھے، دیکھئے براہین قاطعہ میں مولوی خلیل احمد صاحب انیسٹھوی صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں۔

”مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صد ہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور فطرت کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول امر سے ہر زبان کے عالم ہیں، جو شخص حضور کے لئے کسی زبان کے علم کو اس اہل زبان سے معاملہ ہونے کے بعد ثابت کرے اور اس کا مسلک یہ ہو کہ حضور کو یہ زبان اس وقت آگئی جب اس زبان والوں سے

حضور کا معاملہ ہوا، یعنی اس سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زبان کے عالم نہ تھے، وہ شخص کمالِ رسالت کو مجروح کر رہا ہے۔

## ۱۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کو ایسی خوابیں نظر آتی ہیں جن میں وہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر حضور کو گرنے سے روکتے اور بچاتے ہیں، دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ارشاد بلغۃ الخیر ان صفحہ ۸ پر دیکھئے۔

”و رأیت انه یسقط فامسکته و اعصمته من السقوط“

ترجمہ۔ (اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گر رہے ہیں، تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچالیا)

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک ہے کہ ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں لی جاسکتی، جس نے حضور کو دیکھا اس نے لاریب حضور ہی کو دیکھا، ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ (معاذ اللہ) میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور کو گرنے سے بچالیا وہ بارگاہ رسالت میں دریدہ دہن نہایت گستاخ ہے۔

## ۱۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے مقتداء مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی پڑھنے کو اپنے قبیح سنت ہونے کا اشارہ نہیں قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی، دیکھئے روئے ادمنظرہ (شہر) گیا (ضلع صوبہ بہار، بھارت) ماہنامہ الفرقان، جلد ۳، شمارہ نمبر ۱۲ کے صفحہ ۸۵ پر دیوبندی حضرات کے مایہ ناز مناظر مولوی منظور احمد سنبھلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں۔

”یہ پنجاب کے رہنے والے ہیں، انہوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے، اخیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں، کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں، اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی، کلمہ شریف کے پڑھنے میں، اس کو صحیح پڑھنا چاہیے، اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے، دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے

اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی، اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور اثرنا طاقتی بدستور تھا، لیکن جب حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے، بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی، حالانکہ اب خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔“

اس خط میں جو لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی پڑھنے کا واقعہ لکھا ہوا ہے، اس کے جواب میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے جو عبارت لکھی وہ ہم اسی ”رؤنداد مناظرہ گیا“ سے نقل کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے ”رؤنداد مناظرہ گیا“ صفحہ ۸۷ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ قبیح سنت ہے۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی کے ضبیث اور ناپاک الفاظ کلمات کفریہ ہیں، خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا، پڑھنے والے کے مغضوب الہی ہونے کی دلیل ہے، جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے وہ غلبہ شیطانی سے مغلوب ہو کر بے اختیار ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلب اختیار کی



نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علی تھا نوبی کے متبع سنت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس کے اختیار کو سلب کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کلمات کفریہ اس کی زبان پر جاری کرائے گئے تھے، مزید غضب الہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے۔ سچا تک ہذا بہتان عظیم۔

اہل سنت کے نزدیک حالت مذکورہ اغوا اور اضلال شیطان سے ہے، جس سے توبہ کرنا فرض ہے، اگر خدا نخواستہ قائل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے مر جائے تو ناری اور جہنمی قرار پائے۔

### ۱۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی حسین علی صاحب ساکن وال بھجراں ضلع میانوالی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بغیر عدت گزارے نکاح کر لیا، بلغتہ اخیر ان، صفحہ ۲۶۷ پر ہے۔

”اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی، جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا عدت نکاح کر لیا۔“

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ حضور نے عدت گزرنے سے پہلے حضرت زینب سے نکاح کر لیا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام

نے ان کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۶۰ پر حدیث وارد ہے:

”لما انقضت عدة زينب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لزيد  
فاذكروها على الحديث“

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو، لہذا جو شخص حضور پر یہ افتراء کرتا ہے وہ بارگاہ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

## ۱۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہئے، تقویت الایمان کے لئے نمبر ۳۳ پر ہے۔

”سب انسان آپس میں بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے، سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں جس طرح تمام حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کے روحانی باپ ہیں اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین فرمایا، لہذا حضرات انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و

مکرمیم ان کی نبوت و رسالت اور ابود روحانیہ کے موافق کی جائے گی، بڑے بھائی کی طرح ان کی تعظیم کرنا، ان کی شان کو گھٹانا اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہونا ہے۔

## ۱۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مولوی اسماعیل صاحب دہلوی مصنف تقویت الایمان کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز مٹی میں مل گئے، ملاحظہ فرمائیے تقویت الایمان صفحہ ۳۴ پر مرقوم ہے ”یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک انبیاء علیہم السلام باوجود موت عادی ظاہری ہونے کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں اور ان کے اجسام کریمہ صحیح و سالم رہتے ہیں، حدیث شریف میں وارد ہے۔ ”ان اللہ حرم علی الارض ان تا کل اجساد الانبیاء فنبی حی یرزق“ (مشکوٰۃ، جلد اول صفحہ ۱۲۱)، لہذا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور مرکز مٹی میں مل گئے صریح گمراہی ہے اور حضور کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء محض اور شان اقدس میں توہین صریح ہے (العیاذ باللہ)

## ۱۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ دجال بھی متصف بحیات بالذات ہے اور جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح دجال کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا، ملاحظہ فرمائیے مولوی صاحب مذکور اپنی کتاب آب حیات، مطبع قدیمی واقع دہلی صفحہ ۱۶۹ پر لکھتے ہیں:

”چنانچہ آنحضرت صلعم کا کلام اس بچہ ان کی تصدیق کرتا ہے، فرماتے ہیں تمام عینای و لا ینام قلبی او کما قال لیکن اس قیاس پر دجال کا حال بھی یہی ہوتا چاہیئے، اس لئے جیسے اللہ رسول صلعم بوجہ مشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں، متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ مشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اس کی حیات قابل انقضا کہ نہ ہوگی، اور موت و نوم میں استنار ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے، اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ صلعم نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی بشہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ تمام عینای و لا ینام قلبی۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا کمال ہے جو حضور کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے چہ جائیکہ دجال لعین کے لئے ثابت ہو، اہل سنت تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات کے قائل ہیں مگر

بالذات حیات سے موصوف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ہے، اسی طرح آنکھ کا سونا اور دل کا نہ سونا بھی ایسی صفت ہے جو انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کے لئے کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں، چہ جائیکہ قول و جال کو دلیل شرعی سمجھ کر اس کے لئے بھی یہ وصف نبوت ثابت کر دیا جائے۔

اہل سنت کے مسلک میں اسلام حیات اور موت کفر ہے اس لئے دجال کو اگر مشاء ارواح کفار مانا جائے تو وہ منع کفر ہونے کی وجہ سے متصف ممات بالذات ہوگا، نہ متصف بحیات بالذات۔ الحاصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اوصاف و جال کے لئے ثابت کرنا معاذ اللہ تحقیق شان نبوت ہے۔

## ۱۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

مقتدا علماء دیوبند مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی عبارات میں مقررین بارگاہ ایزدیہ کی شان میں دریدہ دہنی اور پیرا کی سے اشد ترین توہین و تنقیص کے چند نمونے۔

۱۔ تقویت الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے صفحہ ۹ پر لکھا:  
”اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔“

۲۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۰ پر تحریر کیا:

”ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں، اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے سے پھار کا تو کیا ذکر۔“

۳۔ تقویت الایمان صفحہ ۱۶ پر تحریر ہے:

”اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے، تو وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔“

۴۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں:

”اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی، جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے۔“

۵۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۲۲ پر ہے:

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔“

۶۔ تقویت الایمان صفحہ ۲۲ پر ہے: (نسخہ مطبع قادیان، دہلی صفحہ ۵۸)

”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔“

## اہل سنت کا مذہب

۱۔ اہل سنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ پر ایمان لانا چاہیے اور کسی پر ایمان لانا جائز نہیں، کفر خالص ہے، دیکھئے تمام امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ، آسمانی کتابوں، اللہ کے تمام رسولوں، یوم آخرت اور خیر و شر کے مخائب اللہ مقدر ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے، اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔

۲۔ ہر سنی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں متصرف حقیقی صرف اللہ



تعالیٰ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور اس کے مقرب بندوں سے ہمارا کوئی کام ہی نہ ہو، کتاب و سنت میں بے شمار نصوص وارد ہیں، جن کا مفاد یہ ہے کہ ہمیں اپنے کاموں میں محبوبانِ خداوندی کی طرف رجوع کرنا چاہیے، دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و لیسوا انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤنہ، الآیہ، کاش وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا آپ کے پاس آجاتے، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاستسلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون، الآیہ، اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کرلو، دیکھئے ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں سے ہمارا کام وابستہ فرمایا ہے یا نہیں؟۔

اس عبارت میں جو تمام ماسویٰ اللہ کو چوہڑے پتھر سے تعبیر کیا گیا ہے، اہل سنت کے نزدیک یہ مقربین بارگاہِ ایزی کی شان میں بدترین گستاخی ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔

۳۔ اہل سنت کے نزدیک انبیاء کرام یا ملائکہ تشریفین پر خوف و خشیت الہی کا طاری ہونا تو حق ہے مگر انہیں بے حواس کہنا ان کی شان میں بے باکی اور گستاخی ہے، العیاذ باللہ۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت ایزدی کا متعلق ہونا محال عقلی ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیداؤں میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اول ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خاتم النبیین ہیں، ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات ہے، اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد و امتناع لذاتہ ہے اور اس بنا پر قدرت و مشیت خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا، بلکہ اسی امر محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

۵۔ اہل سنت کا مذہب ہے کہ ملک و اختیار بالاستقلال تو خاصہ خداوندی ہے اور ملک و اختیار ذاتی کسی فرد مخلوق کے لئے ثابت نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کے لئے دلائل شرعیہ سے ثابت ہے، اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مضبوط الحواس بھی شامل نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ سمجھدار آدمی اس کا انکار کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں، شان اقدس میں صریح توہین ہے اور ان تمام نصوص شرعیہ اور اولہ قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے، جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک و اختیار ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ مقررین بارگاہ ایزدی عبودیت کے اس بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذوات قدسیہ مظہر صفات ربانی ہو جاتے ہیں اور بمقتضائے حدیث قدسی سی یسمع و سی بیصر ان کا دیکھنا، سننا، چلنا پھرنا ارادہ و مشیت سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے، وہ میدان تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں، ان کا چاہنا اللہ کا چاہنا اور ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں حضور سید المقررین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ ’رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا‘، عظمت شان رسالت کے منافی ہے، بلکہ مقام نبوت کی توہین و تنقیص ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفات الہیہ کا مظہر اتم ہیں اور ان کی مشیت مشیت ایزدی کا ظہور ہے، تو اس کا پورا نہ ہونا معاذ اللہ مشیت خداوندی کی ناکامی ہو گی، یہی توہین نبوت اور کفر، خالص ہے اور کمالات انبیاء علیہم السلام کی تنقیص اسی لئے کفر ہے کہ کمالات نبوت قطعاً صفات الہیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔

## ۱۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشری ہی کی جائے بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے، تقویت الایمان صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے:

”یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی ہی تعریف ہو وہی کرو، سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان اور مرتبہ کے انق کی جائے گی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشری ہی ہونا تو درکنہ ملائکہ مقررین سے بھی زیادہ ہوگی، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان سے بلند و بالا ہے۔

## ۲۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں انبیاء رسل ملائکہ معاذ اللہ سب ناکارے ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۱۵، ۱۶ پر لکھ دیا۔

”اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے، محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محبوبانِ خداوندی انبیاء کرام رسل و ملائکہ عظام کے حق میں لفظ ”ناکارہ“ بولنا ان کی شان میں بیہودہ گوئی اور دریدہ دہنی ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔

## ۲۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء و رسل کرام علیہم السلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاذ اللہ چوہڑے چمار سے بھی گری ہوئی ہے، تقویت الایمان کے صفحہ ۸ پر ہے۔

”اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ عبارت حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سخت ترین توہین کا نمونہ ہے۔

ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق کے الفاظ سے بڑی مخلوق کے معنی رسل کرام اور اولیاء عظام کا ہونا متعین ہو گیا ہے کیونکہ چھوٹی مخلوق کے لفظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقات عامہ اور ہر بڑی مخلوق کے لفظ سے بڑے مرتبہ کی کل خاص مخلوق کے معنی بغیر تاویل و تامل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں، ظاہر ہے کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور اولیاء عظام ہی ہیں، اب انہیں بارگاہِ خداوندی میں معاذ اللہ چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہنا جس قسم کی شدید توہین ہے محتاج تشریح نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو عباد مُکْرَمُونَ اور کسان عند اللہ وحبیبہا فرما کر انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی والا اور ذی وجاہت فرمایا ہے، نیز اپنے پاک بندوں کو نعم علیہم قرار دے کر اور ان اکرمکم عند اللہ اتقا کم فرما کر ان کی شان بڑھائی ہے لیکن اس کے بالمقابل دیوبندی علماء خصوصاً صاحب تقویت الایمان نے انہیں چوہڑے چمارے زیادہ ذلیل قرار دے کر ان کی توہین و تنقیص کی ہے، اہل سنت اس عبارت کو گندگی اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کفر خالص سمجھتے ہیں۔ (اعاذ اللہ منہ)

## ۲۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند کے نزدیک معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے، اسی تقویت الایمان کے صفحہ ۳۱ پر لکھا ہے: ”سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے حواس تمام انسانوں کے حواس سے اقویٰ اور اعلیٰ ہیں، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے، سخت ترین توہین و تنقیص ہے بارگاہ نبوت میں۔

## ۲۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا جائز ہے، مولوی حسین علی صاحب، ساکن واں پھر اں اپنی تفسیر بلغۃ النحیر ان کے صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں:

”اور طاغوت کا معنی کلسا عبد من دون اللہ فهو الطاغوت اس معنی بہوجب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا ان کی سخت توہین ہے اور ملائکہ و رسل کرام کی توہین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

## ۲۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ صریح جھوٹ کی ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تصفیۃ العقائد، مطبوعہ پنجاب دہلی کے صفحہ ۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”۱۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔

۲۔ بالجملة علی العموم کذب کو منافی شانِ نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔“ (تصفیۃ العقائد صفحہ ۲۸)

## اہل سنت کا مذہب



اہل سنت کے نزدیک حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی العموم معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کسی قسم کے دروغ صریح کو ان کے لئے ثابت کرنا عزت و ناموس رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

## ۲۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے صرف علم میں ممتاز ہوتے ہیں، عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی ہندو دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس میں صفحہ ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں، جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اس امتیاز کا منکر ہے وہ شان نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

## ۲۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں، دیکھئے تقویت الایمان صفحہ ۳ پر لکھا ہے۔

”ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں

اور نادان۔“

## اہل سنت کا مذہب

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہِ نبوت میں سخت دریدہ دہنی ہے اور ایسا کہنا بدترین جہالت اور گمراہی ہے۔

## ۲۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا سردار کن معنوں میں مانتے ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے۔

”جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی امت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا توہینِ رسالت ہے۔

## ۲۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسرینِ جموئے ہیں، مولوی حسین علی صاحب شاہ گرد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بلغۃ الخیر ان صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔

”ادخلوا الباب سجداً نواب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے، جو کہ نزدیک

تھے، اور باقی تفسیروں کا کذب ہے۔“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کذب کہنے والا خود کذاب ہے۔

## ۲۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب اور اس کے مقتدی و ہابیوں کے عقائد عمدہ تھے، فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۱۱۱ پر ہے۔

”سوال۔ وہابی کون لوگ ہیں اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔“

الجواب۔ محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے، اور مذہب ان کا حنبلی تھا، البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی، مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جوحد سے بڑھ گئے، ان میں فساد آگیا، اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔ رشید احمد گنگوہی۔

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب باغی، خارجی بے دین و گمراہ تھا، اس کے عقائد کو عمدہ کہنے والے اسی جیسے دشمنان دین ضال و مضل ہیں۔

### ۳۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوائے علماء دیوبند کے نزدیک کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے، اس کے سب مسائل صحیح ہیں، اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے، ملاحظہ فرمائیے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴۔

”سوال۔ تقویت الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں یا کل اس کے مسائل صحیح ہیں.....“

الجواب۔ بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں..... تمام تقویت الایمان پر عمل کرے۔“

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۲۰ پر ہے۔  
 ”اور کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لا جواب ہے، استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ و احادیث سے ہیں، اس کا رکھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔“

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی کتاب تقویت الایمان کو تمام انبیاء کرام و اولیاء عظام کی توہین و تنقیص کا مجموعہ قرار دیتے ہیں، درحقیقت یہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب ’التوحید‘ کا خلاصہ ہے جس میں تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کو کافر و مشرک کیا ہے، اور دل کھول کر خدا کے مقدس اور محبوب بندوں کی شان میں گستاخاں

### ۳۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء یا شیخ عبدالقادر کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی کہتے ہیں، پھر جو شخص جان بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے، اس کو بھی ویسا ہی کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتے ہیں اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے فتویٰ مندرجہ بلغۃ النحر ان صفحہ ۴۔

”یا شیخ عبدالقادر یا خواجہ شمس الدین پانی پتی چنانچہ عوامی گویند شرک و کفر است فتویٰ مولانا مرتضیٰ حسن صاحب ناظم تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ اخبار امرتسر ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۷ء۔“

ان عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر، مرتد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے، پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی ہے، کوکب یمانی علی اولاد الزوانی، کوکب یمانین علی الجعلان والخراطین، توضیح المراد لمن تحیط فی الاستمداد، کالا کافران کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کالے کافر ہیں، ان کا نکاح کوئی نہیں، سب زانی ہیں۔“

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک صحت اعتقاد کے ساتھ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور اس قسم کے تمام الفاظِ نداء کہنا جائز ہیں، جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے، وہ اکابر اولیاء امت کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون، جہنمی اور زانی ہے۔

### ۳۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوت تسلیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور ان کی نذر و نیاز کرنے والے (گویا صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان، اولیاء، علماء، مجتہدین، صالحین) سب کافر و مرتد اور ابو جہل کی طرح مشرک ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۴ پر مرقوم ہے۔

”کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے، اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے، مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا، سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گویا کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے، سو ابو جہل اور وہ مشرک ٹٹل برابر ہے۔“

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا خود کفر و شرک کے وبال میں مبتلا ہونا ہے، مقررین بارگاہِ خداوندی کے لئے مقید بالاذن تصرف طاقت و قدرت اور سفارش ثابت کرنا حق اور درست ہے اور اس کا انکار موجب ضلال باعث نکال ہے۔

### ۳۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر علماء دیوبند کے حسب ذیل عقائد و مسائل مندرجہ ذیل عبارات و حوالہ جات منقولہ میں ملاحظہ فرمائیں۔



۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے۔

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بہر حال ناجائز ہے۔

۳۔ تاریخ معین پر قبروں پر جمع ہونا بغیر لغویات کے بھی گناہ ہے۔

۴۔ قبیع سنت اور دیندار کو وہابی کہتے ہیں۔

۵۔ تیجہ وغیرہ ناجائز ہے، قرآن شریف و کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر ثواب پہنچانا

اور چنے تقسیم کرنا سب ناجائز ہے۔

۶۔ چالیسواں اور گیارھویں بھی بدعت ہے۔

۷۔ کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے والے

سب بدعتی اور گمراہ ہیں۔

”فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم جلد ۱۴۱ پر ہے۔“

۱۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ فقط

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے۔

۳۔ تعین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے، خواہ اور لغویات ہوں یا نہ

ہوں۔

۴۔ اس وقت اور ان اطراف میں وہابی قبیع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

۵۔ نیز فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۰۱ پر ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ رواج

ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اس کے عزیز واقارب اس روز یا دوسرے روز یا

تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں؟ بینو ابا کتاب تو جروانی یوم الحساب مزین بمہر فرمائیں۔

الجواب: صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ مجتمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے، شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں۔

۶۔ اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۹۲ پر ہے:

سوال: مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملا کو دینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: چالیس روز تک روٹی کی رسم کر لینا بدعت ہے، ایسے ہی گیا رہو

بھی بدعت ہے، بلا پابندی رسم قیود و ایصال ثواب مستحسن ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی

۷۔ اس کے علاوہ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۵۰ پر ہے

مسئلہ: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا

نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت و جماعت کے عقائد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ باعلام خداوندی رسولوں کے لئے علم غیب حاصل ہونے کا عقیدہ عین ایمان ہے۔

۲۔ اہل سنت کے نزدیک بغیر وجوب التزام کے عقیدہ کے التزام کے ساتھ عرس کرنا جائز ہے اور بلا التزام بھی جائز ہے۔

۳۔ تاریخ معین پر مزارات اولیاء اللہ پر مسلمانوں کی حاضری اور بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا اہل سنت کے عقائد کی رو سے نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے، بشرطیکہ وہاں فسق و فجور اور معصیت نہ ہو۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب کے تابعین کو وہابی کہتے ہیں، جن کے عقائد کی رو سے صرف وہی لوگ مسلمانی ہیں جو ان کے ہم مسلک اور ہم مشرب ہوں، باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک اور مباح الدم کہتے ہیں۔

۵۔ اہل سنت کے نزدیک تیجہ وغیرہ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ و درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ارواحِ مؤمنین کو پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجب رحمت و برکت ہے، بشرطیکہ یہ امور خلوص اعتقاد اور نیک نیتی سے کئے جائیں۔

۶، ۷۔ چالیسواں، گیارھویں شریف اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز اور باعثِ اجر و ثواب ہے، اور ایسا کرنے والے مسلمان صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہیں، ان کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کے کرنے والے کفری مسلمان کو بدعتی کہنا سخت گناہ اور

بدعت و ضلالت ہے۔

### ۳۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی صاحبان کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمہ ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۷۷ پر ہے۔

”سوال۔ بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟“

الجواب۔ مکروہ تحریمہ ہے (فی درالختار باب الامامتہ)، واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

اور اسی فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم کے صفحہ ۵۰، ۵۱ پر ہے۔

سوال۔ جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعتیہ ہے، پڑھے یا دوسری جگہ پڑھ لے۔

الجواب۔ جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔“

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ عرس و میلاد کرنے والوں اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنے والوں اور گیارہویں کرنے والوں کو بدعتی کہنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمہ جاننا سخت گناہ اور بدترین قسم کی گمراہی ہے، اہل سنت کے نزدیک فی زمانہ عرس و فاتحہ کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے، ان کے مخالفین مذکورین کے پیچھے جائز نہیں۔

### ۳۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر حضرات علماء دیوبند کے نزدیک کوئی مجلس میلاد اور کوئی عرس کسی حال میں درست نہیں، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۰ پر ارقام فرماتے ہیں۔

”مسئلہ۔ انعقاد مجلس میلاد بدوں قیام بروایت صحیحہ درست ہے یا نہیں؟ بیناؤ تو جروا۔ رقیہ نیاز محمد، امتیاز علی طالب علم مدرسہ قصبہ سہنپور، جواب طلب مع حوالہ کتب۔ فقط

الجواب۔ انعقاد مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے، تدائی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم، اگر پڑھو گے حوالہ کتب معلوم ہو جائیں گے، نہ پڑھو گے تو تقلید سے عمل کرنا۔ فقط والسلام۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی غفرلہ عنہ۔

سوال۔ جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہوتا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعرس اور مولود درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی غفرلہ عنہ، فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۹۴

مسئلہ۔ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں، شریک ہونا کیسا ہے۔

الجواب۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے، فقط رشید احمد، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۵

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں مجلس میلاد پاک افضل ترین مندوبات اور اعلیٰ ترین مستحبات سے ہے اور اعراس بزرگان دین بھی اہل سنت کے نزدیک منجملہ مستحبات ہیں، جو شخص یہ کہتا ہے کہ بزرگان دین کے عرس میں کوئی لغویت اور ممنوع نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت ہے، وہ بزرگان دین کا سخت معاند اور ان کے قبوض و برکات سے محروم اور خائب و خاسر ہے۔ اسی طرح میلاد شریف کو بہر حال ناجائز و بدعت قرار دینا حتیٰ کہ سلام و قیام نہ ہو اور روایات موضوعہ نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے ساتھ میلاد شریف پڑھا جائے تب بھی اسے ناجائز اور بدعت و حرام کہنا اہل سنت کے نزدیک بارگاہ رسالت سے بغض و عناد کی روشن دلیل ہے۔

### ۳۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک بروایات صحیحہ محرم میں حضرات حسنین علیہما السلام کی شہادت کا بیان، شربت اور دودھ پلانا، سبیل لگانا سب حرام ہے، ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۱۳۔

”سوال۔ محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا بروایات صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب تا درست اور تشبہ و افتخار کی وجہ سے حرام ہیں۔“



## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں روایات صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ میں حضرات حسنین علیہما السلام کا ذکر شہادت باعث رحمت و برکت ہے، اسی طرح شہداء کرام کو ایصال ثواب کے لئے شربت گوودہ وغیرہ پلانا سب جائز اور مستحسن ہے سبب بار و انفض کی آڑ لے کر ان امور مستحسنہ کو ناجائز و حرام کہنا مسلمانوں کو حصول خیر و برکت سے محروم رکھتا ہے۔

## ۳۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر علماء دیوبند کے مذہب میں ہندوؤں کے سودی روپے سے جو پانی پیاد (سبیل) لگائی جائے اس کا پانی پینا مسلمانوں کے لئے جائز ہے، دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۱۳ پر ہے۔

”سوال۔ ہندو جو پیاد پانی کی لگاتے ہیں، سودی روپیہ صرف کر کے، مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اس پیاد سے پانی پینا مضائقہ نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم، رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔“

دیوبندی حضرات کے مسلک میں ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی کی پوریاں وغیرہ مسلمانوں کے لئے کھانا حلال طیب ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۳ پر مرقوم ہے۔

”مسئلہ۔ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد یا حاکم و نوکر

مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ درست ہے، فقط“

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک یہ امر اہل بیت اطہار خصوصاً سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عداوت قلبی کی بنیادیں ہیں۔ دلیل ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ کے شربت کو تشبہ بالروافضی کی آڑ لے کر حرام کہا جائے اور اس کے بالمقابل تشبہ بالہنود سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی، دیوالی کی پوری کچوری کو جائز و حلال قرار دیا جائے، نیز اہل سنت اس بات کو کہ اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدترین دشمنی تصور کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کو ایصال ثواب کے لئے لگائی ہوئی سبیل کے پانی کو ناجائز سمجھا جائے اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائے ہوئے پیاد کا پانی حلال طیب جائز اور پاک مانا جائے، مقام تعجب ہے کہ تشبہ بالروافضی تو ملحوظ رہے اور تشبہ بالکفار والمشرکین بالکل نظر انداز کر دیا جائے، اہل انصاف غور فرمائیں کہ یہ عداوت حسین نہیں تو کیا ہے؟ العیاذ باللہ والیہ العزیز!

## ۳۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے پیشوایان کرام کے مذہب میں زاغ معروفہ (مشہور کو اجوعام طور پر پایا جاتا ہے) کھانا ثواب ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۳۰ کو دیکھئے اس پر لکھا ہے:

”مسئلہ۔ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا؟ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

الجواب۔ ثواب ہوگا، فقط رشید احمد

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں کے لئے ہے اور خبیث و ناپاک غذا خبیثوں اور ناپاکوں کے لئے ہے، زراغ معروفہ (مشہور کو) حرام اور خبیث ہے جس کا کھانا مومنین ظہمین کے لئے جائز نہیں، کو اکھانے والے حرام خور اور عذاب آخرت کے سزاوار ہیں۔

## ۳۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کی نظر میں مولوی رشید احمد گنگوہی بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ”ثانی“ ہیں، ملاحظہ فرمائیے مرثیہ، مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، مطبوعہ ساڈھورہ صفحہ ۶۔

زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اہل و عیال و عیال

اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم لا ثانی و بے نظیر ہیں اور مرثیہ کا زیر نظر شعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص ہے، اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی کہا گیا ہے۔

بانی اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ ہو گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، لہذا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے ثانی ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں، اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن

صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دے کر خدا و رسول کی شان میں توہین کی۔

تعجب ہے کہ اگر آج کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیوبندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہو گا کہ اُف ہمارے مقتداؤں کی توہین ہو گئی، لیکن یہ خود ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہیں تو انہیں توہین رسول کا قطعاً احساس نہیں ہوتا، بلکہ ایسے توہین آمیز کلام کی تاویلات فاسدہ میں ایزی چوٹی کا زور لگانے لگتے ہیں۔ فاعتر وایا اولی الابصار۔

### ۴۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے حقیر اور چھوٹے سے کالے غلاموں کا لقب ”یوسف ثانی“ ہے، دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب صفحہ ۱۱۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں  
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو وصفِ عیب سے تعبیر کر کے یوسف ثانی اس کا لقب قرار دینا سیدنا یوسف علیہ السلام کی شان میں توہین و تنقیص ہے، ”عبید سود“ کے معنی ہیں کالے رنگ کے حقیر اور چھوٹے غلام جن کو دوسرے لفظوں میں ”کالے غلام“ بھی کہا جاسکتا ہے، اگر کسی نے کسی کو یوسف ثانی سے تعبیر بھی کیا ہے تو اس کے حسن کو تسلیم کر کے اور اسے حسین قرار

دے کر کہا ہے، لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے غلاموں کو ”عبیدہ ہود“ کا لے غلمے کہہ کر اور ان کے محقر و مصغر ہونے کا اظہار کر کے پھر انہیں سیاہ فام ماننے کے بعد ان کا لقب یوسف ثانی رکھا ہے، جس میں جمال یوسفی کی صریح توہین ہے۔ العیاذ باللہ۔

### ۴۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی سیدنا عیسیٰ بن مریم کی مسیحائی سے بڑھ چڑھ کر ہے، دیکھئے مرثیہ، مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، صفحہ ۳۳۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا  
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا توہین نبوت ہے، اس شعر میں مردہ اور زندہ سے حقیقی مردہ اور زندہ مراد ہوا۔ مجازی، ہر صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے، اس لئے کہ مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی سے مقابلہ کیا گیا ہے، اور پھر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کی شان میں صریح گستاخی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

### ۴۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کعبہ میں بھی گنگوہ کا رستہ تلاش کرنا چاہیے، مولوی محمود

الحسن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ مرثیہ کے صفحہ ۱۳ پر ارشاد فرماتے ہیں:

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک کعبہ مطہرہ تمام دنیائے انسانیت کا مرکز و منبع اور سب کے لئے امن و عافیت کا گہوارہ ہے، مرد و مومن کا دل خود بخود کعبہ کی طرف کھینچتا ہے، خصوصاً عارف باذوق پر کعبہ کے حقیقی حسن و جمال اور اس کے انوار و تجلیات کا انکشاف ہوتا ہے، ایسی صورت میں جو لوگ کعبہ میں پہنچ کر بھی گنگوہ کا رستہ ڈھونڈتے ہیں وہ علم و عرفان اور ذوق و شوق سے قطعاً محروم ہیں، کعبہ میں پہنچنے کے بعد گنگوہ کا مشائشی ہونا، تھینا کعبہ مطہرہ کی عظمت شان کو گھٹانا ہے۔

ناظرین کرام: تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے موجود ہیں، اب آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں، میں اپنے معبود حقیقی رب کائنات مجیب الدعوات جل مجدہ سے بصد تضرع و زاری دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ و ہو۔  
یہدی الی صراط مستقیم و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین، والصلوة و السلام علی سید المرسلین و علی الہ و صحبہ و اولیاء ملتہ و علماء امتہ  
اجمعین۔

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۲۰ مئی ۱۹۵۶ء



مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور بعض دیگر علماء دیوبند کے  
جماعت اسلامی نے اختلافات عقیدہ و مسلک

کے

# حقیقت

از قلم

علامہ عامر عثمانی فاضل دیوبند

برادرزادہ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

فلاحی عالم نامہ مجلی دیوبند

فرنیڈز پبلی کیشنز حسین آباد لاہور

جماعت اسلامی کے کسی فرد کی مہربانی نہیں ملتی کیونکہ اس کا آغاز بیان اور اسلوب  
 بدانتہا اب سے کالی پہلے زمانے کے طرز نگارش کا حامل ہے لیکن جس طرح غصہ نفرت  
 جوش انتقام اور حرص و ہوس میں سے کوئی سا بھی جذبہ جیب اپنی شدت و وسعت کے  
 ساتھ کسی انسان پر ظاہری ہوتا ہے تو عقل و ہوش اور احساس و رجحان اور بصیرت و  
 بصارت سب مغلوب و موقوف ہو جاتے ہیں اور اس سے وہ حرکات سرزد ہو جاتی  
 ہیں جن کا ارتکاب بدو نام حالت میں ہرگز نہ کرتا۔ اسی طرح مفتیان کرام کے دلی و داغ  
 پر پھیلی ہوئی بغض و عناد کی کھرنے ان کی ساری عیشت اور بصیرت و دانائی کو مغلوب  
 کر کے یہ دیکھ کر ہر نہ مہربان جماعت اسلامی کے کسی فرد کی خدمت فرماتی ہے جب یہ  
 دوسرے پیدا ہوگا تو کارگہ غار میں فتویٰ کفر کے ڈبچے میں کیا دیر لگتی تھی۔

تفصیل اس اجمال کی سر روزہ "صحافت" دہلی کی ۱۷ جنوری ۱۹۵۶ء کی  
 اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے کسی نے حضرت مولانا قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی چند سطریں ان  
 کی کتاب "تصفیۃ العقائد" سے نقل کر کے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کو  
 بھیجیں اور پوچھا کہ ان سطروں کے نکلنے والے کے بارے میں آنجناب کا شرعی فیصلہ کیا ہے؟  
 خدا جانے کونسی منحوس گمراہی تھی کہ عقل و فہم مفتیان کے داغ میں جس کے ہنر  
 فتنے ملک کے کونے کونے کو علم دین کی روشنی پہنچاتے رہے ہیں اور جن کے علم و فہم  
 کی تمہیں تک کھائی تھی میں یہ بات آگئی کہ ہونہ مہربان عبادت مودودی کی یا اس کے کسی  
 پیچھے کی ہے جس پر کیا تھا؟ آؤ دیکھانے تاؤ مسند پر ذیل فتوے صادر فرمائیے۔

فتویٰ نمبر ۱۱۱۱۱

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، ان کو ترکیب معاصی

مچھن (ابیاداً باللہ) اعلیٰ حضرت کا عقیدہ نہیں، اس کی ذہ  
تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا  
جائز بھی نہیں۔

فقد والله الملم بسید احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند  
جواب صحیح ہے، ایسے عقیدے والے کافر ہے، جب تک وہ تجدید ایمان  
اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلقی کریں۔

بہر دارالافتاء فی دیوبند۔ البند : مسعود احمد عفا اللہ عنہ

مناگیا ہے کہ فخر الامامی محترم و منکم جناب مولانا محمد طیب صاحب ہستم دارالعلوم  
دیوبند نے اس فتوے سے متعلق کوئی بہت طویل ترغیضی مضمون لکھ کر اشاعت کے لئے  
اخبارات کو بھیجا ہے یہ ابھی تک ہماری نظروں سے نہیں گزر رہا ہے شک مذکورہ فتوے سے  
حضرت العلما مولانا قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے دائرہ صافی پر جو کیا ہی حد درجہ افسوسناک  
طور پر ڈالی گئی ہے اس کو دھونڈنا نہ صرف حضرت موصوف کا فرض ہے، بلکہ ہر اس شخص  
کا فرض ہے جو حضرت مولانا قاسم کی فضیلت و عظمت سے باخبر ہو، اور جو بدنامی اس  
فتوے سے دارالعلوم جیسے معزز ادارے کی ہوئی ہے اس کی مناسب ٹھانی کرنے کے لئے  
حضرت ہستم صاحب سے زیادہ موزوں اور بہتر کون ہو سکتا ہے؟

ہم یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضرت ہستم صاحب قبلہ صرف یہی تو کر سکتے ہیں کہ  
فتویٰ مذکور کی غلطی اور حضرت مولانا قاسم کی عیارت کی صحت و صداقت پر کڑی تائید پیش  
دلائل سے واضح فرمادیں۔ لیکن یہ چیز فی الحقیقت مناسب ٹھانی نہیں کرتی کیونکہ  
حضرت مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خاتم بدھن کا فرد گمراہ ہونا تو کجا معمولی غلطیوں

إِنَّ الَّذِينَ يَخِفُّونَ فِي الْبَيْتِ لَا يَخِفُّونَ عَلَيْنَا

سلسلة للطبعات رقم ٢٧

# إِكْفَارُ الْمَلِكِ

فِي صِفَرِ زَوَارِثِ الدِّينِ

أَمَّا الْعَصْرُ الْمَحْدَثُ الْكَبِيرُ فَجَزَلَ فِي شَأْنِ الْكُشَيْرِ  
(التوفيق)

قَامَ بِنَشْرِهَا

الْجَاسِرُ الْعُلُو فِي كَرَانِشِي بَا كَسْنَا

على كل أحد . "كتاب الفصل" لابن حزم (١) .

هذا مع سماعهم قول الله تعالى : (ولكن رسول الله وخاتم النبيين .  
وقول رسول الله ﷺ : «لأنبي بعدى» . فكيف يستجيز مسلم أن يثبت  
بعده عليه السلام نبياً في الأرض ؟ حاشا ما استثناء رسول الله ﷺ في  
الآثار المستندة الثابتة في نزول عيسى بن مريم عليه السلام في آخر الزمان . (٢) .  
وصح الإجماع على أن كل من جحد شيئاً صح عندنا بالإجماع أن رسول  
الله ﷺ أتى به فقد كفر ، وصح بالنص أن كل من استهزأ بالله تعالى  
أو بملك من الملائكة ، أو بنبي من الأنبياء عليهم السلام . أو بآية من القرآن ،  
أو بفريضة من فرائض الدين ، فهي كلها آيات الله تعالى بعد بلوغ الحجة  
إليه ، فهو كافر . ومن قال نبي بعد النبي عليه الصلاة والسلام ، أو جحد  
شيئاً صح عنده بأن النبي ﷺ قاله فهو كافر (٣) . كتاب "الفصل"  
لابن حزم (٤) .

أجمع عوام أهل العلم على أن من سب النبي ﷺ يقتل الخ . وحكى  
الطبري مثله — أي مثل القول بأنه ردة — عن أبي حنيفة وأصحابه فيمن  
تنقصه ﷺ أو برئ منه أو كذبه الخ . قال محمد بن سحنون : أجمع العلماء  
على أن شاتم النبي ﷺ المستنقص له كافر ، ومن شك في كفره وعذابه

(١) ص — ٢٤٩ ج — ٣

(٢) كتاب الفصل ص ١٨٠ ج — ٤

(٣) وفيه حديث عند أبي داود من باب الرسل من الجهاد، وهو عند الحاكم

أيضاً و"الكفر" ص — ١٧١ ج — ٧ .

(٤) ص ٢٥٥ و ٢٥٦

نص عليه أبو يوسف في "الأمالى" فقال: أكره أن يكون الإمام صاحب هوى وبدعة، لأن الناس لا يرغبون في الصلاة خلفه هل تجوز الصلاة خلفه؟ قال بعض مشائخنا: إن الصلاة خلف المبتدع لا تجوز، وذكر في "المنتقى" رواية عن أبي حنيفة: أنه كان لا يرى الصلاة خلف المبتدع. والصحيح أنه إن كان هوى يكفره لا تجوز، وإن كان لا يكفره تجوز مع الكراهة اهـ. وهذا "المنتقى" هو الذي نسب إليه في "المسيرة" مسألة عدم إكفار أهل القبلة، ففسر بعض كلامه بعضه، وفصل كذلك في الشهادة، ونص في "الحلاصة" أنه صرح به في "الأصل"، وكذا نقله عنها صاحب "البحر". ويراجع ما ذكره في "الفتح" من حجة تحليل المطلقة ثلاثاً.

والتأويل في ضروريات الدين لا يدفع الكفر، "علامه عبد الحكيم سيالكونى" على "الحياى"، وهو كذلك في "الحياى":

وچونکه این فرق مستند به اهل قبله اند در تکفیر آنها حرمان نیابد نمود تا زمانیکه انکار ضروریات دینی آنها پیدا شود و اثرات احکام شرعیة نکند، و قبول ما علم محیته من الدین بالضرورة نکند. "مکتوبات امام ربانى" (۱).

وجعل في "الفتوحات" (۲) التأويل الفاسد كالكفر، فراجعها من الباب التاسع والثمانين ومائتين.

والقول الموجب للكفر إنكار جميع عليه، فيه نص، ولا فرق بين أن يصدر عن اعتقاد أو عناد. "كليات أبي البقاء" من لفظ "الكفر". قال الكمال: والصحيح أن لازم المذهب ليس بمذهب، وإنه لا كفر بمجرد الزوم لأن الزوم غير الالتزام. وقد وقع في "المواقف" ما يقتضى

(۱) ص - ۲۸ ج - ۳ - ص - ۹۰ ج - ۸

(۲) ص - ۸۵۷ ج - ۲



تأويله ليوافقها ، فأما إذا اطردت كلها على وتيرة واحدة صارت بمنزلة النص وأقوى : وتأويلها ممتنع ، فتأمل هذا . "بدائع القوائد" (١) .

وهذا يجري في نحو لفظ "التوفى" في عيسى عليه السلام أنه الإستغناء لا الإمامة . فإن كل ما ورد في حاله في القرآن والحديث اطرد في حياته .

قال حبيب بن الريح : لأن ادعاءه التأويل في لفظ صراح لا يقبل — "شرح شفاء" (٢) — في من قال : فعل الله رسول الله كذا وكذا . وقال : أردت به العقرب — والعياذ بالله — وأقره الحافظ ابن تيمية بعينه في "الصارم المسلول" (٣) .

فعلم أن التأويل كما لا يقبل في ضروريات الدين كذلك لا يقبل في ما يظهر أنه احتيال في كلام الناس ، ويتمحل غير واقعي ، وقد كان الأئمة رحمهم الله يعتبرون لإدانة التأويل وقصدته ، فجاء المتسللون فاعتبروا إيجاده ، في "جامع الأصول" : وعن مالك رحمه الله أنه سئل عن من أراد أن يضرب أحداً ؟ قيل له : ألا تخاف الله تعالى ؟ فقال : لا ، قال : لا يكفر ، إذ يمكنه أن يقول : التقوى فيما أفعل له ، ولو قيل له ذلك في معصيته ، فقال : لا أخافه يكفر . إذ لا يمكنه ذلك التأويل له . ونحوه في "الحانية" في قصة شداد بن حكيم مع زوجته ، وذكرها في "طبقات الحنفية" من شداد عن محمد رحمه الله أيضاً ، وهو أولى بالاعتبار بما ذكره من اعتبار مجرد الامكن ، فإنه لا حرج

(١) وأيضاً في ص - ٥ ج - ١ من "البدائع والقوائد" في الفرق بين

الرواية والشهادة . منه .

(٣) ص - ٢٩٩

(٢) ص - ٣٧٨ ج - ٤

فيه ، وقالوا في الإكراه على كلمة الكفر : إن خطر بياله التورية ولم  
يور كثر ، فاعتبروا القصد ولادة التأويل في حقه ، وإلا فالتحمل  
لا يعجز عنه أحد ، ففى " الميزان " (١) بإسناد قوى : فوالله إن المؤمن  
ليجادل بالقرآن فيغلب ، وإن المنافق ليجادل بالقرآن فيغلب ، ألا ذكره  
من ترجمة الحكم بن نافع .

ولذا قال ابن حجر بعد سياق كلام المصنف : وما ذكره ظاهر  
موافق لقواعد مذهبتنا ، إذ المدار في الحكم بالكفر على الظواهر ، ولا ينظر  
للمقصود ، والنيات ، ولا ينظر لقرائن حاله ، نعم يعذر مدعى الجهل إن  
اعتذر لقرب عهده بالإسلام أو بعده عن العلماء . كما يعلم من كلام  
" الروضة " انتهى . " خفاجى " شرح " شفاء " (٢) . أى فيما أتى  
بالسب اثلة مراقبة ، وضبط للسانه ، وتهور في كلامه ، ولم يقصد السب .

فإن قيل : كيف تأولت أمر الطائفة التي منعت الزكاة على الوجه  
الذى ذهبت إليه ، وجعلتهم أهل بغي ؟ وهل إذا أنكرت طائفة من  
المسلمين في زماننا فرض الزكاة ، وامتنعوا من أدائها ، يكون حكمهم  
حكم أهل البغي ؟

قلنا : لا فإن من أنكر فرض الزكاة في هذه الأزمان كان كافراً  
بإجماع المسلمين ، والفرق بين هؤلاء وأولئك أنهم إنما عذروا لأسباب  
وأمر لا يحدث مثلها في هذا الزمان .

منها : قرب العهد بزمان الشريعة الذى كان يقع فيه تبديل الأحكام  
بالنسخ .

(١) ص - ٢٧٢ ج - ١ (٢) ص ٤٢٦ ج - ٤

سرى ذلك في أتباعه الملاحين ، فهم يصنفون في هجاء عيسى عليه السلام ويشيعونه في أهل الإسلام ، دعى النصارى ، وعرضهم بذلك أن لا يبنى للناس اشتقاق إلى عيسى بن مريم عليه السلام ، فبسلموا ذلك الذى المأذى المهدار ، خذله الله تعالى . وقد ذكر العلماء أن التهور في عرض الأنبياء وإن لم يقصد السب كفر ، وليس من شأن المؤمن . والله يقول الحق وهو يهتدى السبيل .

### ومما قلت فيه (١)

ألا يا عباد الله قوموا وقوموا خطوباً ألت ما لئن بدنان  
وقد كاد ينقض الهدى ومثاره وزحزح (٢) خير ما لذلك تدان  
يب رسول من أولى العزم فيكم تكاد السماء (٣) والأرض تنفطران  
ومطهره (٤) من أهل كفر وإله وأبقى لنار بعض كفر أمانى  
وحارب قوم ربهم رئيسه (٥) فقوموا لتصر الله إذ هو دان  
وقد عيل صبرى في انتهاك حدوده فهل ثم داع أو مجيب أذانى  
وإذ عز خطب جنت مستنصراً بكم فهل ثم غوث بنا لقوم بدانى  
لعمري لقد نبهت من كان نائماً وأسمعت من كنت له أذنان

(١) وقد سمي الشيخ إمام العصر هذه النصيحة بإسم: "صدع الثقاب عن

جسامة القنجاية" . القادرى .

(٢) قد جاء هذا اللفظ لازماً . منه .

(٣) حكاة في "القاموس" مقصوراً ، اسم جنس . منه .

(٤) ومطهرك من الذين كفروا . منه .

(٥) من آذى ولأى لي فقد آذنته بالحرب . منه .

قوله تعالى ومن يتبع غير الاسلام فهو كمن يتبع غير الدين اخيه وكنى به من يتبع غير الاسلام من قبله

حق پرست علماء کی  
موجودیت کے تاراج کی کے اسباب

حقیقہ

مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

المشيّع

سلسلہ قادریہ اشدیہ  
دفتر انجمن خدام الدین دروازہ شمیرانوالہ لاہور  
بار چہارم پنجاب پریس لاہور قیمت ۵۰ پیسے

ہیں۔ اور فقط یہی نہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ من ذلک اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے نہیں فرمایا کہتے بلکہ میری طرف سے آپ کے دل پر القاء ہوتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ اب بتلائے۔ کیا وصال کی احادیث کو غلط کہنے سے سارا دین اسلام تباہ اور برباد نہیں ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ دین الہی سدا زندہ رہے گا۔ اور اسے تسلیم نہ کرنے والے اس کا خمیازہ خود بھگت لیں گے۔

### رسول اللہ پر کذب بیانی کا بہتان

حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا۔ کہ شاید وصال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔ یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا سارے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا۔ کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جانا۔ کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد میں نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے۔ اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح فہم کہا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ لگنا بلکہ منصب نبوت پر طعن کا موجب نہیں ہے۔ ماخوذ از ترجمان القرآن

سیاق و سیاق سے مودودیوں کی یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہئے۔

اگر دس سیر دودھ کسی کھلے مونہہ والے دیکھے ہیں ڈال دیا جائے۔ اور اس دیکھے کے مونہہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگہ میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے۔ پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے وہ کہے گا۔ کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہیں پیونگا کیونکہ حسب حرام ہو گیا ہے۔ پلانے والا کہے۔ کہ بھائی! اسیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں۔ آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہو۔ دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان یہی کہے گا۔ یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا ہے۔ یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا۔ کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی ہے۔ اس کے بعد مودودی صاحب نزار تعریف کریں۔ مگر جب تک مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں



کریں گے۔ مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ  
 یہ خنزیر کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔  
 پھر مودودی صاحب کے حمایتی کہتے ہیں کہ معترضین  
 مودودی صاحب کی عبارتوں میں سے چن چن کر قابل  
 گرفت فقرے نکال لیتے ہیں۔ مودودی صاحب کے حمایتیوں  
 سے پوچھتا ہوں۔ کیا مودودی صاحب نے جو تمام محدثین  
 تمام مفسرین۔ تمام مجددین اور صحابہ کرام اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر نکتہ چینی کی ہے۔ کیا ان سب  
 مقدس حضرات کی سوارخ عمریاں بالتفصیل لکھ کر نکتہ چینی  
 کی ہے۔ کیا یہی نہیں کیا۔ جو ان کے خیال میں قابل  
 گرفت چیزیں تھیں۔ ان کو چن چن کر اعتراض کر دیا  
 ہے۔ مودودی دوستو۔ یہ چن چن کر کا راستہ مودودی  
 صاحب ہی کا گھڑا ہوا ہے

### اللہ والوں کا طریقہ

تحریک مودودیت کے جان نثارو۔ اللہ والوں کا  
 طریقہ یہ نہیں ہوتا۔ جو مودودی صاحب نے اختیار کر  
 رکھا ہے۔ کہ ہر مقدس ہستی کی توہین کرنا۔ حضرت  
 شیخ احمد سرمدی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے

## مودودییت<sup>(۱۱)</sup>

کا

### ہول کھونے کی ضرورت

مودودی صاحب کی طرف سے تمام مسلمانوں کو اعلان جنگ

مودودی صاحب نے تمام مسلمانوں کے خلاف پہلے اعلان جنگ کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے مستحق اور مسلمہ عقائد پر وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت دسوائے ان کے جن کی آنکھوں پر مودودیت کی پٹی باندھی جا چکی ہے (نہیں کر سکتا اب یہ کہنا کہ مولوی صاحبان مودودی صاحب سے لڑتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے۔ تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے۔ اور اگر مال اور جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ کرے۔ تو پھر یہ کہنا صحیح ہے۔ کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔

ہذا محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس

وَرَفِيعٌ كَلَامًا  
مِرْزَا غلام احمد قادیانی سیلہ پنجاب

نے اسلام کے مٹانے کا قصد کیا مگر خدا نے قدیر نے اُن کو اس میں ناکام کیا۔ اور وہ  
ناکامی کی حالت میں اپنے اقرار سے یعنی موت مر

چونکہ مرزا صاحب کے کفریات اُن کے رسائل میں منتشر تھے اور مسلمانوں کو اس قدر فرصت نہ تھی کہ مرزا صاحب  
کی کل تصانیف کو مطالعہ کریں۔ اور بہت سے مرتضائی وقت پر انکار یا لغو تاویل سے کام لیتے تھے جس سے  
مسلمانوں کے نفع کے لئے مرتضائی کفریات، توہین انبیاء علیہ السلام، دعویٰ نبوت اور استنساخِ وحی و کلام  
شراب و دیگر مضر حیات کو ایک جگہ جمع کر دیا جو خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔

اس رسالہ کا نام

أَشَدُّ الْعَذَابِ عَلَى مُسِيئِ الْبَيِّنَاتِ

ادنیٰ

دینِ مرزا کفرِ خالص

یہ پہلا جس مسلمان کے ہاتھ میں ہوگا خدا کے فضل سے کوئی مرتضائی اس سے ات نکری سکے گا اس فرقہ کا  
کل وجود مرضائی اقوال سے آفتاب کی طرح روشن کر دیا گیا ہو ہر مسلمان سکوا اور دوسرے کو سنائے

مطبع مجتبائی جدید دہلی

میں طبع ہوگا

دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا

ہیں اور مرزا صاحب اور مرزائی عقائد کفریہ اقبال کفریہ کو تسلیم کرتے ہیں انکار کرتے ہیں ان کو حسین ایمان سمجھتے ہیں اور جو کچھ کہیں تاویل کرتے ہیں تو وہ باطل اور تاویل الکلام بالایر معنی پر قابض ہے ایک حکم تاویل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دوسرا کلام اس کی تفسیر طرکاً ہے بیکار سے عاجز ہیں۔ مگر ان سے دشمنی ہے مرزا صاحب کو بھونٹا نہیں کہتے اس غرض سے یہ رسالہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مرزائیوں کو اس سے ہایت اور مسلمانوں کو استقامت عنایت فرمائے۔ اجماع تک بفضلہ نقلے مسلمان اس سے ناواقف نہیں ہیں کہ ان میں کفریات کو بھی دیکھ کر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو مسلمان ہی کہے جائیں۔

ایک بات قابل ذکر ہے مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبادت مرزا صاحب کی پیش کر دیتے ہیں جس میں ختم نبوت کا ذکر ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمت شان کا اقرار ہے اس کا منکر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ بچال تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کیساتھ حق بھی ہے تو پہلی عبادت میثد نہیں جب تک کوئی ایسی عبادت دکھادیں کہ میں نے جو ظنان معنی ختم نبوت کے غلط بیان کئے تھے وہ غلط میں صحیح معنی میں کہتے ہیں کہ آپ کے جرحے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی جیتی ہو گا یا عیسیٰ السلام کو جو ظنان جلد گایاں دیکر کافر ہوا تھا اس سے تو ہر کہ مسلمان ہوتا ہوا۔ ورنہ ویسے تو مرزا صاحب اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے پوتے ہیں اسی وجہ سے مسلمان دھوکہ میں آ جاتے ہیں کہ یہ سب نبوت کے بھی قائل ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم بھی کرتے ہیں قرآن کو بھی مانتے ہیں ستر ستر بار بھی ایمان لاتے ہیں غرض تمام امت پر اللہ امایمان عمل اور منفصل نامہ بریو یہ مسلمان کیوں ہوں گے۔ مگر مسلمانوں نے ان کے الفاظ میں لیکن معنی نہیں جو قرآن و حدیث نے بتائے ہیں سخی ان کے وہ ہیں جو مرزا صاحب نے تصنیف کو کہ کفر کی بنیاد دہلی ہو۔ لہذا جو عبادت مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں۔ جب تک ان احادیث سے صحت تو بہ نہ دکھائیں یا تو یہ ٹکریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔ مسلمانوں کی واقفیت کے لئے مرزا صاحب اہل ان کے اذتاب کے چند اقوال لکھنے لکھنے اور دہریہ کیجائے تو معلوم اور بقدر ایسے کفریات بھرے ہوں گے۔

جدا ہی اسلام کی حدیث میں عرض ہے کہ اس عاجز و محنت والی رحمت اللہ استار کے لئے جلد الی اسلام کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام پر قائم رکھے اور عقائد بالآخر فرمائے۔ آمین  
عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے متعلق جو مرزائی جواب دیتے ہیں وہ تقاس رسالہ میں بفضلہ تعالیٰ پھر سے آگئے ہیں، وہاں مسئلہ ختم نبوت و دعویٰ نبوت سہ سنیوں کے لئے تو مرزا صاحب کی یہ عبادت ہی کافی ہیں کہ مرزا صاحب

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

وَكَلَّا بَعْضُكَ لِبَعْضٍ أَن تَحْبِرَ أَلْسِنَتُهُمْ فَبِأَيِّ آيَاتٍ لَا يُؤْمِنُونَ

پس آن آیت مژده مال است بطریق قیاس، باینکه بیان آنست از سخن متوسل و تقریر  
تقریب اصل است و اساس و رساله

قصص الاکابر

لحیصه الاصلی

منقول از مسطور و مرقعات محکم ائمه و مؤلفه و مؤلفه جامع شریعت و طریقه حضرت امام علی  
شاه محمد اشرف علی صاحب قاضی فی الله متوفی

المکتبۃ الشریفیه

جامعه اشرفیه، ضمیمه بیست و نهم

نے عرض کیا فلسفہ کا آمد چیز تو ضرور ہے فرمایا ہاں عمق نظر اور وقت فکر اس سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک طالب علم فلسفہ جانتا ہو اور ایک نہ جانتا ہو تو دونوں میں اتنا فرق جتنا ہے کہ فلسفہ دان کو سمجھانے میں سہولت ہوتی ہے۔ ایک بار حضرت لنگوہی قدس سرہ نے دیوبند کے نصاب سے بعض کتب فلسفہ کو خارج فرمایا تو بعض طلبہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سے شکایت کرنے لگے کہ حضرت نے فلسفہ کو حرام کر دیا۔ فرمایا اگرگز نہیں حضرت نے، نہیں حرام کیا بلکہ تنہا ری طبیعت نے حرام کیا ہے ہم تو پڑھاتے ہیں اور ہم کو تو یہ امید ہے کہ جیسے بخاری اور مسلم کے پڑھانے میں ہم کو ثواب ملتا ہے ایسے ہی فلسفہ کے پڑھانے میں بھی ملے گا۔ ہم اعانت فی الدین کی وجہ سے فلسفہ کو پڑھتے پڑھاتے ہیں جلد مذکور ہے۔ (۴۶) ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے چھ نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گلیا نہیں۔ فرمایا (حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ نے) ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔ اگرچہ وہ ہمیں کہتے ہیں۔ بلکہ تو مسلک یہ ہے کہ کسی کو کافر کہنے میں بڑی احتیاط چاہیے اگر کوئی حقیقت میں کافر ہے اور ہم نے نہ کہا تو کیا حرج ہو گا اگر ہم نے کافر کہا اور حقیقت حال اس کے خلاف ہے تو یہ بہت خطرناک بات ہے۔ ہم توحہ دیا تو کو بھی کافر نہ کہتے تھے اور وہ ہمیں کہتے تھے ہاں اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ وہ مرزا صاحب کی رسالت کے قائل ہیں تب ہم نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ کفر یہ تو کفر صریح ہے اس کے سوا ان کی تمام باتوں کی تاویل کر لیتے تھے گو وہ تاویلیں بعید ہی ہوتی تھیں۔ ہم بریلی والوں کو اہل بتوں کہتے ہیں اہل بت کافر نہیں ہاں ایک مسئلہ علم غیب ہمارے اور ان کے درمیان ایسا متنازع فیہ ہے کہ اس میں اثبات صفت باری تعالیٰ غیر کے لئے لازم آتی ہے مگر ان کی تاویل قادیانیوں کے اقوال کی تاویل سے زیادہ دشوار نہیں اور اب تو مناسب ہے کہ وہ علم غیب کو جناب



تقطیع ۲۳

قال الله تعالى قولوا للناس حسنا الآية  
چون نفس مزبور خبر است از مطلوب بیت کلمات حسنه تکلم با مخاطبت  
و استماع و ادب و اشاعت بالالتزام و ذکر اسم

## الافاضات اليومية من

## الافادات القومية

### حصص مفتوحه كاجز واول

که حدیث است از مفتوحات سراج المله حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی دہلوی  
قدس الله سر و معدنی بود از بیستین کلمات حسنه بنا بر علیه  
احقر تقرباً بحسن نامم مکتبه تالیفات اشرفیه تھانہ بھون ضلع مظفرنگر  
اشاعت کرد

ملفوظات

انعامات الیومیرہ صغیر

کیا معلوم نہ تھا کہ یہ عشاق کا میدان تھا۔ ایسے ویسے تو اس راہ میں یوں ہی اپنا سامنے لے کر رہ جاتے ہیں۔ جب ایک چکر لکھی برداشت نہیں تو اس راہ میں تو ہزاروں نکواریں اور چھریاں اور آدے چلتے ہیں۔ اس وقت کیا کرو گے، اس کی کو مولانا فرماتے ہیں۔

توبیک زخمی گر زانی ز عشق تو بجز نامے چہ میدانی ز عشق

دور ہرزخمی تو بجز کیسہ شوی پس کجا صیقل چہ آئینہ شوی

ملفوظ: فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ میں نے آپ کا سبک یا ہوا ذلیفہ شش درج کیا تھا ایک پلہ ختم ہو گیا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس سے کوئی پوچھے کہ بندہ خدا میں نے یہ کب دعویٰ کیا تھا کہ ضرور اثر ہو گا۔ فرمایا کہ میں جو مناسب قیود لگا دیتا ہوں ان سے یہ نفع ہے کہ میں اب یہ جواب دے سکتا ہوں۔ پیر محمد نے لوگوں کے عقاید کا نام کر دیا ہے۔ ان کی دکا ندری ٹھیری اور لوگوں کا دین اور خراب برباد ہوا۔ ان کو تو اپنے نفع سے غرض۔ مردہ بہشت میں جائے یا دوزخ میں۔ انہیں اپنے حلوے سائوؤں سے کام۔ ان جاہل پیروں اور فقیروں کی بدولت بڑی گمراہی پھیل۔ اللہ بچائے چل اور بد نہیں ہے۔

ملفوظ: ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا تو اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں میں اور بریلویوں میں صلح ہو جا میں نے کہا ہماری طرف سے تو کوئی جنگ نہیں۔ وہ نماز پڑھتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔ ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو۔ (مرزا) فرمایا کہ ان سے کہو آمادہ نہ آگیا، ہم سے کیا کہتے ہو۔ آجکل حیات میں ایک خاص بات یہ بھی پیدا ہو گئی ہے

تُعَذِّبُ مَنْ شَاءَ وَتُعْزِلُ مَنْ شَاءَ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب  
خود علامہ الحرمین شریفین زادہ جانشہ شرفا و تعظیما کے قلم سے

# المُهَنْدِ عَلَى الْمُفْنَدِ

معروف ب

## الْقَدِيقَاتِ لِدَفْعِ الشَّيْطَانَاتِ

قسمت مترجم

### مَاضِي الشَّفَرَتَيْنِ عَلَى خَادِعِ أَهْلِ الْحَرَمَيْنِ

○

جس جہالت و دیوبند کے عقائد غیالات کی آئید و توشیح ہو کر دنیا بھر کے علماء کی تہذیب و

ثبت ہو چکی ہے

شائع کنندہ

مکتبہ حنفیہ جامعہ گنج سبیل جہلم ○

زیر نگرانی : حضرت مولانا عبدالمطیف صاحب فاضل دیوبند

النجدی يستحل دماء المسلمين  
واموالهم واعراضهم وكان ينسب  
الناس حكمهم الى الشرك ويسب  
السلف فيكف ترون ذلك وهل  
تجاوزون تكفير السلف والمسلمين  
واهل القبلة ام كيف مشربكم-

## الجواب

الحکم عندنا فیہم ما قال صاحب  
الدر المختار وخارج ہم قوم  
لہم منعتہم جوا علیہم بتاویل یرون  
انہ علی باطل کفری و اعصیۃ توجب  
قتالہ بتاویلہم یستحلون دما و  
اموالنا ویسبون نسا ونا الی ان قال  
وحکمہم حکم البغاة ثم قال وانا  
لم نکفرہم لکونہ عن تاویل وان کان  
باطلا۔ وقال الشامی فی حاشیئہ کما  
وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب  
الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی  
المومنین وکانوا ینتحلون مذهب  
الحنابلة لکنہم اعتقدوا انہم ہم  
المسلمون وان من خالف اعتقادہم  
مشرکون واستباحوا بذلک قتل اهل

## جواب

کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام  
لوگوں کو غصب کرتا تھا شرک کی جانب اور  
سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے  
بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف  
اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا  
مشرب ہے؟

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب  
در مختار نے فرمایا ہے اور خواجہ ایک جماعت  
ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر پڑھائی کی تھی  
تاویل سے کہ امام کو باطل اپنی کفریہ العیصیہ  
کا ترکیب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے  
اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان مال کو حلال  
سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔ آگے  
فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر  
بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے  
کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی ہے اور  
علامہ شامی نے اس کے ماحشے میں فرمایا ہے  
جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین  
سرزد ہوا کہ حجر سے نکل کر حرمین شریفین پر غلبہ  
ہونے لپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا  
نتیجہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے

عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شکوت توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبد الوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں، تفسیر فقہ حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان مال و آبرو کا حلال سمجھنا۔ سو یا ناحق ہو گا یا ناحق پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہو گا جو کفر اور خارج از اسلام ہوتا ہے اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر کجی ہو تو بڑا بگڑا واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو جاشاہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں انحراف ہے۔ ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ میں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے۔ ان جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے۔ یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے مجدد مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله شوكتهم ثم اقول ليس هو ولا احد من اتباعه وشيعته من مشائخنا في سلسلة من سلاسل العلم من الفقه والحديث والتفسير والتصوف واما استحلال دماء المسلمين واموالهم و اعراضهم فاما ان يكون بغير حق او بحق فان كان بغير حق فاما ان يكون مو غير تاويل فكفر وخروج عن الاسلام وان كان بتاويل لا يسوع في الشرع ففسق واما ان كان بحق فحائز بل واجب واما تكفير السلف من المسلمين فحاشا ان نكفر احدا منهم بل هو عندنا رفض وابتداع في الدين و تكفير اهل القبلة من المبتدعين فلا نكفرهم ما لم ينكروا حكما ضروريا من ضروريات الدين فاذا ثبت انكار امر ضروري من الدين نكفرهم ونحتاط فيه وهذا دأبنا ودأب مشائخنا رحمهم الله تعالى۔





ارشاد فرمایا ایک میت اور سو آپ کے اور دو کو بھی عذاب ارشاد فرمایا انہم میتوں اور مثل جملہ اللہ تم انکم لوم القہر  
 عندکم مخصصون سب کو شامل کر کے یوں ارشاد فرمایا کہ انکم میتوں بالجملہ جیسے حیات نبوی صلعم اور حیات  
 امت میں فرق ہے چنانچہ اسکے اثبات کے لئے تقریر فرمائی اور تحریر فرمائی کافی اوراق گذشتہ میں گذر چکی ہیں ایسے ہی  
 موت نبوی صلعم اور موت مومنین میں بھی فرق ہے اور بوجہ فرق بین المومنین ہی فرق بین الیہاتین ہو اور اسی  
 بنا پر لازم ہے کہ نوم نبوی صلعم اور نوم مومنین میں فرق ہو اس لئے کہ النوم ان خوا الموت چنانچہ خداوند کریم نے  
 بھی اپنے کلام پاک میں موت اور نوم دونوں کو ایک ساک میں کھینچا ہے اور ایک ذیل میں داخل کیا ہے فرماتے  
 ہیں اللہ تعالیٰ انفس میں موت و تہا والقی لم تست فی منازہا جب دونوں کی حقیقت قوی اور ساک ہوتی ہے  
 ارسال کا تقدم اسکا پڑا ہے جیسے موت تقدم حیات پر ولایت کرتی ہے تو پھر جو حال وقت اسکا ہو  
 ہوگا وہی حال وقت اسکا لوم ہوگا جس کی موت کے وقت استنار حیات ہوگا اس کی نوم کے وقت بھی  
 استنار ہی ہوگا فرق ہو تو شدت استنار وضعف استنار ہو یا یوں کہے کہ موت میں سرور قوی کشف  
 ہو اور نوم میں سرور وضعف اور لطیف ہو اور یہاں وقت موت انقطاع حیات ہو وہاں وقت لوم انقطاع  
 حیات ہو فرق ہو تو یہ ہو کہ موت میں انقطاع تام ہو اور نوم میں منقطع جہ انقطاع ہو اور منقطع وجہ اتصال کمال  
 خدا باقی ہے بالجملہ رسول اللہ صلعم کے نوم میں بھی استنار حیات ہی ہوگا اور اس صورت میں حسب قیاس  
 سابق وقت استنار حیات میں اور قوت آجائے اور خواہیں اور وحی سیدری میں کچھ فرق نہ ہو چنانچہ  
 آنحضرت صلعم کا کلام اس بچہ دان کی تصدیق کرتا ہے فرماتے ہیں تمام عینای و لا بنام قلبی او کمال لکین  
 اس قیاس پر جمال کا حال بھی ہی ہونا چاہیئے اسلئے کہ جیسے رسول اللہ صلعم بوجہ مشائیت ارواح  
 مومنین جسکی تحقیق سے ہم فانی ہو چکے ہیں منصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی رجال بھی بوجہ  
 مشائیت ارواح کفار جسکی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں منصف بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اسکی حیات  
 قابل انقطاع نہ ہوگی اور موت و نوم میں استنار ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید ہی بوجہ معلوم ہوتی ہے کہ کہیں میلاد  
 بس کے جمال جو نہ کا صحابہ کو یا ایقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے ایسے نوم نہ ہوتی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ  
 صلعم نے اپنے نسبت ارشاد فرمایا ینبئ شہادت احادیث و روایہ کی کہتا تھا کہ تمام عینای طلائع انامی  
 اور اس وجہ سے خیال نہ کیا کہ بعض جمال کا فنا ہو کر اور ارواح کو کفار ہو نا اور پھر جس کے ساتھ اس صیغہ  
 کا جمال ہونا زیادہ تر صحیح ہونا چاہیئے اور اس کی محنت کمال نہ ہوئی جتنا کہ یہ مسامحہ مضامین اس بنا پر

إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

الحمد لله والمنته كرمه رساله مؤلف جناب یسنا محمد قاسم صاحب  
مزیل التباس در توضیح اثر علی بن ابی طالب

تحفۃ الناس  
۳۵۵ھ

بأهت

احقر محمد علی مالک کتب خانہ امدادیہ دیوبند

بہی جو ب برقی پرینٹنگ سے طبع کر اکر

کتب خانہ امدادیہ دیوبند سے شایع کیا

برسالہ خیر ہر قسم کی اسلامی و علمی و ادبی کتب  
کتب نہایت ہی کم از کم قیمت پر خرید و بیع

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس باب میں کہ زید سے بہ متبع ایک عالم کے جس کی تصدیق ایک مفتی علیہ السلام نے بھی کی تھی و بارہ قول ابن عباسؓ جو در مشور و غیر میں ہے ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض ادم کا دو مکہ و نیم مکہ و ابراہیم کا دو ابراہیم و عیسیٰ کا عیسیٰ و نبی کا نبی کو کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور مستبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں اور ہر طبقے میں مخلوق الٰہی ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقے میں انبیاء و کما ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہو تب بھی گمراہی کا شل ہونا چاہیے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت نہیں اور نہ یہ میرا عقیدہ ہے کہ وہ خاتم ماضی آنحضرت معلوم کے ہوں گے کہ لوہ و آدم جس کا ذکر کثرتاً کرتے ہیں اذکم میں ہے اور رب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقے کے آدم کی اولاد ہے بالاجماع اور ہمارے حضرت مسلم سب اولاد آدم سے افضل ہیں تو بے شبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہونے ہیں دوسرے طبقات کے خاتمہ جو مخلوقات میں داخل ہیں آپ کے مائل کسی طرح نہیں ہو سکے اتنی اور باوجود اس تحریر کے کہ یہ کہتے ہیں کہ اگر شرع سے اس کے خلاف ثابت ہوگا تو میں اسی کو مان لوں گا میرا اصرار اس تحریر میں نہیں بلکہ علماء شرعیہ مستند یہ ہے کہ الفاظ حدیث ان معنوں کو مختص ہیں یا جنہیں اور زید بوجہ اس تحریر کے کہ فرمایا اسق بطریق اہل سنت و جماعت سے ہوگا یا نہیں یا نہ تو میرا جواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِكَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی اٰلِهِٖ وَسَلِّمْ  
وَاصْلِحْ اٰمُوْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمْرًا مَدُوْمًا لِّعَلَّكَ قَبِلَ عَرْضُ جَوَابِ يَهْ كُنْ اَرَشَ بَعْدَ اَوَّلِ مَسْئَلَةٍ مِّنْ سَائِلِيْكَ



ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ کا اس وصف میں کسی کی طرف محتاج نہ ہونا اس میں مایہ ناز گذشتہ ہوں یا  
کوئی اور اس طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانہ میں بھی اس نسبت میں کسی اور زمین میں یا آسمان میں  
کوئی نئی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوگا اور اس کا سلسلہ نبوت بہ طور  
آپ پر ختم ہوگا اور کون نہ ہو بل کا سلسلہ علم پر ختم ہوتا ہے جب علم ممکن بشری ختم ہو گیا تو پھر سلسلہ  
علم عمل کیا چلے غرض اختتام اگر مابین مسمی ہو کر کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا حکم ہوتا مایہ ناز گذشتہ  
اسی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر فرض آپ کے زمانے میں بھی ایسے اور کوئی نئی ہو جب بھی آپ کا  
خاتم ہو مایہ ناز سور بانی رہتا ہے مگر جسے الملاقا قائم نہیں اس بات کو متعنی ہے کہ اس فقہ میں کچھ دلیل  
دیجئے اور علی العموم تمام انبیاء کا خاتم کئے اسی طرح الملاقا فقہ شہین جو آیہ اللہ الذی خلق  
سموات و زمین الارض شہین یہ منزل الامریہ میں ..... میں واقع ہے اس بات کو  
معتنی ہے کہ سوا تبار ذاتی ارض و سما جو لفظ سنوات اور لفظ ارض سے مفہوم ہے اور ان  
دونوں لفظوں کا ذکر کرنا اس باب میں بمنزلہ استعارہ ہے اور نیز علاوہ اس تبارن کے جو جو جدا جدا  
لوازم ذاتی یا نسبتی متا سبات ذاتی تو انہیں لوازم وجود ہوں یا سفارتی میں السام والارض تحقیق  
اور بالانضمام سے ایک جگہ کو جو زمین السام والارض مآلث ہوتی چاہئے سواس میں سے مآلث  
فی العدد اور مآلث فی البعد اور فوق و تحت ہونے میں مآلث تو اسی حدیث مرفوعہ سے معلوم  
ہوتی ہے جس سے تحقق سبع ارضیں معلوم ہوا ہے اور صاحب شکوۃ نے بحوالہ امام ترمذی اور امام  
احمد باب بدلائل میں اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی میں کتاب التفسیر میں سورۃ حدید کی  
تفسیر میں روایت کیا ہے وہ حدیث یہ ہے۔ ومن ایہریرۃ قال میںا بنی اللہ علی اللہ علیہ وسلم  
جاس و اصحابہ اذ اتی علیہم عاب قال نبی اللہ علیہ وسلم لی تدرون ما ہذا قالوا اللہ و رسولہ اہل قال  
لہ العنان ہذہ روایات الارض یسوقہا اللہ اے قوم لایش کرو نہ ولایہ جو نہ تم قال صل تدرون  
ما فوقکم قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال فانہا الرقی سقن محفوظا و موج محفوظ ثم  
قال تل تدرون ما بینکم و بینہا قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال بینکم و بینہا خمسۃ عام ثم  
قال تل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال سمار ان بعد ما بینہا خمسۃ سنۃ  
ثم قال ذلک حتی مد سبع سنوۃ ما بین کل مائین مابین سمار الارض ثم قال تل تدرون ما فوق  
ذلک قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال ان فوق فلک العرش و بینہ و بین السماء بعد ما بین السما بین ثم قال تل

اب آماجی اقرار کریں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان کے دین میں و سکتہ یب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ بھی تھا اقرار  
میں تو کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ بات زمینوں کی جگہ ان کے دو لاکھ اونٹ تھے، سبطان اور زمینیں بھی  
تو میں نہ مگرش ہوں کہ انکار سے زیادہ اس اقرار میں کچھ وقعت نہ ہو گی نہ کسی آیت کا تعارض کسی  
حدیث سے معارضہ رہا۔ آخر معلوم اس میں سات سے زیادہ کی نفی نہیں موجب انکار شد کوئی  
باد وجود صحیح انہر حدیث یہ جرات ہے تو اقرار اور نفی نرا اندہ از صبح میں تو کچھ ذریعہ نہیں غلوہ پر  
بر تقدیر خاتیت زمانی انکار شد کو میں قدر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ افزائش نہیں ظاہر ہو کر اگر ایک ہر  
آباد ہو اور اس کا ایک شخص حاکم ہو یا سب میں فضل تو بعد اس کے اس شہر کی برابری و مساویا  
ہی شہر آباد کیا جائے اور اس میں ہی ایسا ہی ایک حاکم ہو سب میں فضل تو اس شہر کی آبادی  
اور اس کے حاکم کی حکومت یا اس کے فرد فضل کی افضلیت سے کم یا افضل شہر اولیٰ کی  
حکومت یا افضلیت میں کچھ کمی نہ آجستگی اور اگر صورت تسلیم اور چھ زمینوں کے  
وہاں کے آدم و نوح و قریب علیہم السلام یہاں کے آدم و نوح علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ  
مابین میں ہوں تو باوجود غایت کی بھی آپ کی خاتیت زمانہ سے انکار نہیں ہو سکے گا بعد اس  
کے تو کچھ کے سادات میں کچھ حجت کیے ہاں اگر خاتیت سے اختلاف ذاتی ہو صفت ہوت  
لیجے ہمیں اس محمد ان سے عرض کیا ہے تو پھر سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افراد مقصود باطن میں  
سے شامل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ سکے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی انفرادیت ہی ہو چکی  
افضلیت ثابت نہ ہوئی افراد متعدد پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر با فرض بعد  
زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کسی سید ہو تو پھر بھی خاتیت محمدی میں کچھ فرق نہ لگے گا پھر جائے کہ  
آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیے اسی زمین میں کوئی اور نبی ہو کر کیا جائے گا  
ثبوت اثر نہ ہو کر دو ثابت خاتیت ہے سجاد رض و مخالف غاتم نہیں نہیں جو یوں کہہ جائے کہ  
یہ اثر ثابعتی مخالف روایت ثقات ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہو گیا ہو گا کہ حسب رحم علی  
اثر اس اثر میں کوئی علت خاصہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیے کیونکہ اول تو عام  
وہی کہ اس اثر کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی علت خاصہ خفیہ  
کا ورنہ ایسی نہیں دوسرے شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف جو ختم انہیں سے اور علت قبی  
تبدیل ہی تھی اگر اور کوئی آیت یا حدیث ایسی ہی ہوتی جس سے سنا کہ زیادہ زمینوں  
کا ہونا انبیاء کا کام و مش ہوتا یا ہونا ثابت ہوتا تو کچھ کہہ سکتے تھے کہ ورنہ و ذیہ ہے کہ رنگ







یہ ان خاصیت دلیل جو انہیں - فاضل و لاتزل و اللہ اعلم نقطہ  
 جواب سوال سوم - مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل  
 قائم نہ ہو اور اس کے احکام کے لئے کوئی واسطہ استدلال نہ ہو اسی بنا پر لا یعلم من فی القبور  
 والا حصہ الغیب الا اللہ اور لو کنت اھلہ الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم  
 بواسطہ ہوا اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ ہے تو بقا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا احق موہم شرک بخبر  
 کی وجہ سے منہ عن جاننا جز ہوگا قرآن مجید میں لفظ راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں خبری  
 دانتی دربی کہنے سے نہیں - اسوجہ سے وارد ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر علم  
 الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا ان مگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو حاق اور ترقا  
 وغیرہما بتاویل اسناد الی سبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے  
 سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی الہک اور معبود بمعنی مطلق کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر علم  
 الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی  
 حق محل و علا شاذ سے بھی جائز ہوگی معنی علم غیب بمعنی انشا فی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں  
 پس اگر اپنے ذہن میں سستی تا فی کو ماضی کر کے کوئی کہتا چہرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب  
 ہیں اور حق تعالیٰ شاذ عالم الغیب نہیں بخود انشاء نہ تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی حق  
 شہدین اجانت دینا گو ارا کر سکتا ہے اس بنا پر تو باقوا فقیروں کی قاضی ہو وہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خلاف  
 شرع نہ ہوں گی تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا دنیا یا جب چاہا مٹا دیا چہرے پر کتاب  
 کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس  
 غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا  
 تخصیص ہے ایسا علم غیب تو نہ وہ و نہ دیگر نہ ہی و مجذوب بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی  
 حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو  
 چاہے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے چہرگز نہ اس کا التزام کرنے کے لئے کہ اس میں سب کا علم غیب  
 کہوں گا تو پھر غیب کو تنجیہ کلمات نمویہ کہیں شمار کیا جاتا ہے جس میں ہر دم و نیک انسان کی بھی  
 خصوصیت نہ ہو وہ کلمات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی فی جنی میں تو  
 فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیبیہ ہر آدمی میں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ  
 رہے تو اس کا بطلان دلیل نقی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ مشہد ہیں خود قرآن مجید میں آیا



داعی چوتھا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص شاہ حضرت صدیقی کبر  
کے اُس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اُس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبتِ حبیب سے نہ کہ محبتِ شرعیہ سے اس خواب میں  
ایسے فادموں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزوِ مہتمم بائشان ہی تھا باقی ظاہر ہے اسلام  
۲۰۔ سوال نمبر ۱۳۴۔

سوال۔ اب وہاں کی عرض کرتا ہوں کہ سمیت ہونے کا خیال مجھ کو کیوں ہوا اور حضور کی  
عرف کیوں جمع کیا سمیت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع ہونے  
کہ چہاں چہاں مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و  
مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم لودیانہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس  
سے یہ غرض تھی کہ ہمارے نانایا اور کوئی اپنے دادا و خیر علماء کے اعتقادات کو خراب ہی چوں  
اُن کو بلا وجہ ترجیح دی جائے اہل غرض یہ ہے کہ دعویٰ کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک  
ہیں یا نہ اگر مولوی صاحبان لودیانہ اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو  
تو اس میں بھی جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف پند گاہ میں زیر مطالعہ  
رہی ہیں جن میں سے ہشتی زبور تہذیبان ہے اور شرح شتوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ  
ابھی بھی چند تصانیف نظر سے گذریں (۳) ایک دفعہ لاہور ریاست میں جہانے کا اتفاق ہوا تو وہاں  
ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب علم تھے اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی  
معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے اُن سے اور بھی صحبت ہو گئی خوشنار  
گفتگو میں معلوم ہوا کہ اُن کے پاس تھانہ بھولی سے دور سلاہ الامداد و حسن العزیز بھی ماموراری  
آئے ہیں بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو اُن مولوی صاحب طالب علم  
نے چند برس لے کر مجھ کو دیکھنے کے واسطے دئے الحمد للہ جو لطف اُن سے اُٹھا یا بیان سے باہر ہے  
ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دو پہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا  
ارادہ کیا مگر صاحب العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو  
دل میں خیال آیا کہ کتنے بکوشش ہو گئی اگلے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب لے گیا

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھا ہوں کہ کھر شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پرستہا ہوں  
لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اسنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی تھی  
کھر شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کھر شریف پڑھتا ہوں دل پر  
قویہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے جیسا نہ بھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے  
اس وقت عمل مکمل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان  
سے ہی نکلتا ہے۔ دین باریسی صورت ہوتی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور یہی  
چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اسنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھر کھر الہوجہ اس کے کہ  
رقت طاری ہو گئی زمیں پر گر گیا اور نہایت درد کے ساتھ ایک سچ مادی اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ  
میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اسنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن چن ستر  
بے بسی تھی اور وہ اثر نا طاقتی پرستور تھا لیکن حالت خواب ابھیر لڑی میں حضور کا ہی خیال  
تھا لیکن حالت بیداری میں کھر شریف کی غلطی پر جس خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال  
کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ کھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے اس خیال بندہ چلے گیا اور پھر  
دوسری کو شایع کھر شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف  
پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کتا ہوں اللہم حول علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی ہاشمنا  
اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار وہی مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس ہذر  
ایسا ہی کچھ خیال ہوا کہ حضرت بیداری میں رقت رسی خوب رویا اور بھی بہت سے حومات  
ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہ انکے عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں شایع کی کہ جس کی طرف تم رجوع کرے ہو وہ بعون تعالیٰ خیر ملت ہے۔  
۴۴ سوال حضرت علامہ۔

سوال جناب خدو متا مولانا غلام غلام علیکم السلام درود اللہ و رکاتہ۔ کمرست نامہ وارو  
ہو کر باعث اعزاز ہوا اینا پھر حضرت جد امجد قبل عالم ملائکہ العالی کا جانا اور سولوی .....  
صاحب عروج کا رکاب ہے اس میں صاحب نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت  
بست کی ہے لہذا بہت سے مسائل و فیضہ دنیات میں تفریکار کوں کو استغیض فرمایا اگر آپ سے

# صراطِ مستقیم

فارسی

یعنی

مفتی خلیفۃ المسیح الرابعی  
 ۱۲۱۱ھ ————— ۱۲۳۶ھ

جمع و ترتیب

● سید محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ  
 مر ۱۲۳۶ھ

● مولانا عبدالحی بدھانوی علیہ الرحمۃ  
 مر ۱۲۳۳ھ

المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور

نخل این شد بکدام آنهم بکلمات نماز میگردد زیرا که آن تدبیر از جمله ملامت حضرت حق در دل ایشان بود و غفلت کسی که خود توجه بر سر امری از امور دنیا یا دنیوی نه شود بر هر کس آن اتفاقا شکست شود و میگذاردی مقصودا خلط است  
بعضیها خوف بعضی از سوسنه ناخیاال بر معیت وجه خود بهتر است صرف بهت بسوی شیخ و امثال آن  
از بنفین اگر جناب سالت آب باشد بچندین مرتبه بر از دستفراق در صورت گاو خر خود است که خیال آن  
با تعظیم و اجلال بسوی دی دل انسان بچندین خلاف خیال گاو و خر که آنقدر چسبیدگی می بود و نه تعظیم بکس برسان  
و حق تعالی بود و این تعظیم و اجلال غیر که در ظاهر نمودن و مقصود میشود بشرک کشیده باطل و منظور بیان تفاوت آب و سوسنه  
است آنسانزایا که آگاه شده بهیچ عاقلی از قصد حضوری حق بنجم و پس باگرد و در عرض این مقام علاج این غفل  
است بروضیکه فهم بکس ناکس آن سوسنه پس اگر سوسنه قبیح ترین سوسنه پس خود با التجای تمام میکند  
هر چند هر چه بنموده افضل آتی است لیکن بعضی چیزها سبب هری چندان دخل ندارد و حصول آن بر بعضی  
آتی است پس از این تمهیل است فتح این سوسنه و نجات شیخ خود عرض نماید یا که مرشد زودی اناترین کار  
است بر تدبیری نمیدر شاید آگاه سازد و در خواست کرده و اگر در سوسنه عرف نفس از طرف شیطان سوا و کوا  
نگردد است پس علاجش آن است که اگر شلاد در عرض ظهر پیش آمده بعد از فراغ از در عرض منست در خلوت تنهایی بچند  
جدا بیکد و سوسنه شلاد شانه زده رکعت بخواند اگر تمام رکعات خیالات متشنه بود و اگر تمام رکعات خیالات  
نمانده بعضی بحضور روحانی از خیالات گزینانیده و بعضی آن ملوث بالودگی خیالات گشته پس متقابل هر رکعت  
که در آن سوسنه شده چهار رکعت مقرر نهوده بحساب آن بجزا و در مذکر نماز عصر بعد مغرب کند و مذکر نیز  
بسلطان علی بن ابی طالب و مذکر فجر بعد طلوع آفتاب کند و نفس ناشویه نشود چون کافر نفس شاق است  
البته از آن باز خواهد آمد و خود باز خواهد داشت چون که نفس در کار می بآید شکر الهی بسیار بجا آورد و مذرات نفس  
مکافات آن بترقیه آدم دادن و خواست او بوجوب شرح بوی رسانیدن بکل آرد و اگر تجمل از قلم آن سبب  
تسویل نقصانی یا شیطان قضا شود صلیح آن ذره و در و اگر در ذره غلی از غلطات شرعی نفس شیطان بود  
کار آرد تنبیه آن شب بیلدی همه شب که آن ذره پیوسته است میاید شیطان چون نماز خود را میس میشود  
نفس را شریک نمی دمی سازد و تداعی او بر آید تنبیه نماید و نفس شیطان هر دو از شلاد بازمی ماند بک



بَابُ الثَّانِي فِي تَرْجُمَةِ بَرهانِ مَرْسِيٍّ

اے دو تئیں آئی جہاں سے پاس تجرت نہایت سب کی طرف سے  
انجمنہ مدرسہ اعلیٰ کے کتاب لاجواب حاجی رسوم و بدعات  
دافع او دام و ظلمات محلی پنج لائے موشی بدلائل نافعہ اعنی

الْبَرهانُ الْفَاعِلُ فِي مَرَاوِجِ الْأَشْجَارِ



باز حضرت بقیۃ السلف محبت الخلف راس القضاہ احمد حسن تاج العلماء  
الکامین جناب مولانا شہید احمد صاحب کنگوہی قسطنطنیہ  
مسنے مابیش مدد دی محبت کئی جیسا تا کر کے بنات مدرسہ نظام علوم شاہجہ

مطبع کے لاہور سے اڈھو مطبع شد

دور دوس امام مہمل بابوی سبیل کی مدح پر فتوح پر جبکہ فیض تعلیم و ہدایت سے بے خفا دل اپنے مردگان فنا کی ۔

ارواح کو فنا خود دور دوسے راحت رسائی ہے ۔ رہنا اغترلا ولا فخر انما الدین سبوتہ بالایمان ولا یحصل فی تقویٰ علیہ السلام

آئینہ رہنا ایک روئے درجہ امام بعد اہل اسلام کو اپنی اس طاعت تاذکر پر دنیا چاہئے کہ اسلام ایک نکل پر نمرود کی طرح مسموم

اختلافات یہاں سے آٹا فانا کلا یا جاتا ہے اور فنا و ایک تذبذب شدہ خطائی کی طرح ہر طرف سے اوشا چلا آتا ہے نہ

زیادہ ہی نہیں صاف سیکڑوں مفسدی ہزاروں اختلاف کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ جناب باری عزوجل کی شان ملی ہے

وہم چند جلا کی تحسین پر اپنے جہاں میں نہیں سماتا چنانچہ خود تحریر رسالہ گواہ اس دعوے کی ہے مہمذا خوب

روشن ہو گیا اور مثل آفتاب نیروز کے واضح ہوا کہ مولف اسکا مولوی محمد اسماعیل راہپوری ہے جو میرٹھ میں رہتا تھا شیخ الفی کدش

مروج رہا ہے کہ اس نے ابتدائے طفلی سے رسائل ہندیوں کی جمع کر کے یہ ملکہ وایت ہم پہنچایا اور باوجودیکہ خدمت جناب

مولانا اثر علی صاحب سہا راہپوری محدث لاہوری سادہ علی صاحب سہا راہپوری اور مولوی شیخ محمد صاحب قنونی اور

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہم ہیں یہ بے ضابطہ مزاجہ علم ہے فہم کی حامل کی حق ان کو بھی مع و دیگر علماء مشفق نہ ہو

متاخر کشفین مہم وطن و شہر بنایا اسوجہ سے زیادہ تر موجب طلال و ثقب کا ہوا چونکہ جلا و مشکل اس کتاب پر تذکر

ہم اور خود مولف بھی اس بارے میں تصورات ہیں اسکی حقیقت جمل کو کشف کرنا ضرور چاہئے تاکہ مولف کو معلوم اپنے

علم و فہم کا واضح ہو جائے اور تاہم کیفیت و حالت کی اور بہت حد درجہ اس کی ہولناکی ہے ۔ اور اس رد و انوار

ساطعہ کا نام البراہین القاطع علی ظلام الانوار الساطعہ رکھا گیا اور اس بدویں لفظ مولف سے مراد مولوی

محمد اسماعیل راہپوری ہو چکا اور یہی ہے وہ عالم کہ جبکہ جواب پر مولف نے بحث شرعی کی ہے اور اس جواب میں مقاصد فقہان

اس رسالہ کا ابطال اور مصلحت مراد مولف کا قیام کیا گیا ہے اور اس کے الفاظ و عبارت کی اخطا اور مہمات و خرافات کا جواب

اور سب وطن کا انتقام اور جلا جلا کا فساد و ابطال بسبب خوف طوائف کے ترک کیا گیا ہے الا ماشاء اللہ تعالیٰ پس بغیر جلا

طلب ہے کہ مولف کے جملہ مطالب کو نمیت و نابود اور بیس قدر کج و مفاسد کو باقتضای تمام معائن و مشہور ہاؤز تعالیٰ کو

گیا ہے کہ تہذیبی فہم والا بھی اس تالیف و نثر کی قدر پر مطلع ہو جاوے گا و اللہ ولی التوفیق و علیہ الاعمال و سیدہ الزمہ الحق

والتحقیق ۔ قولہ کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ جناب باری عزوجل اقول امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدیدہ کسی نے نہیں نکالا

بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ غلط یا جاہل ہے یا نہیں چنانچہ رد و غبار میں ہے بلکہ خود الخلف نے الوجب

نظا ہرانی الوقت والمعادن الاشاعرة قائلون بحدوث الایمان و قد فیہ تفصیل جو داؤ کا الہامیایہی و دیگر کتب میں لکھا ہے

پس سب وطن کہ مولف کا پہلے مشن کچھ وطن کرتا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے ہاں حق تعالیٰ کو اپنی مخلوق کی شکل

پر اگر کسی پر قادر نہ ہوتا کچھ ملک کسی اہل علم نے نہ کہا تھا جیسا اس سیرہم صدی کے ہندو میں نے کہا کہ اور غیر قادر مطلق کے نہ

ہوے اور ان اصولی اہل حق و عدل کے خلاف عقیدہ غیر الہامی مولف کو انھوں نے اور عرش نبوی پس یہ ماجرا لائق دہر ہے کہ تمام



اور شکوہ جس پر کہ کلمہ الموت وقت موت میں کہے سرانے ہوگا یہ نونوں کے بھی اور کلمہ فیکہ بھی یہ حضرت طویل پر اور کافی تیار رہنے  
تذکرہ القادسی میں نقل کیا ہے کہ کلمہ الموت کو جو زمانہ اور ابن مندہ سے اس میں یہ بھی کہ کلمہ الموت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
بیان کیا کہ اگر کسی نیک یا بد آدمی کا جس کلمہ کو جو تو روز موت دیکھتا رہتا ہوں اور میرے بٹے کو ایسا چاہتا ہوں  
کہ وہ خود بھی اپنے کو اس قدر میں پہچانتے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کلمہ الموت ہر گرجہ ماضی و ہلا کلمہ الموت علیہ السلام تو ایک  
فرشتہ مقرر ہوا کہ جو شیطان ہر گرجہ موجود و غائے مسائل غائب گھبرا کر شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہی اور اس کا یثا  
آریہ کے ساتھ رات کو رہتا ہی طائر ثانی نے انکی شمع میں گھسا ہے کہ شیطان تمام ہی آدم کے ساتھ رہتا ہے جب کوئی نے چاہا ابید  
انکے گھبرا کر واقعہ و علی ذلک کہ اللہ الموت سے نظر لگتے احمد تھانے نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی جو طرح  
کلمہ الموت کو جب موجود ہو نہ ہو نہ ہو کہ وہ اپنے کلمہ الموت کو ہر گرجہ میں اس کی مثال سمجھنے کوئی آدمی مشرق سے بہت  
نیک لگا باوری دنیا کی اگر میر کہے جہاں جاوے گا نہ کہ موجود پاوے گا اور صلی اللہ علیہ وسلم پاوے گا پھر اگر وہ کہے کہ ایک چاند بیکہ موجود ہے  
صبح جب کہ موجود تھا نہ تو قاضی سے چاہے کہ وہ کا زمرہ ملے کہ نہ پانچ ہر گرجہ موجود کہ کلمہ الموت تحقیق یہ کہ نہ ہر گرجہ کہ کلمہ الموت  
پیدا کر کے پس ان ثابت ہوتا ہے کہ اس میں سے صحت فوریہ پانچ اور کلمہ الموت اور شیطان کو جو دست علم دی اسکا حال مشابہ اور  
نقص میں تھیں کہ معلوم ہوا ہے کہ کسی شخص یا زمرہ میں مضل سے ثابت کرنا کسی ماضی فی علم کا کام  
نہیں آتا اور حقا کہ مسائل قیاسی نہیں کرنا سے ثابت ہوا جو اہل بلا اخص میں تعلیمات خصوصاً ثابت ہوتے ہیں کہ جو واضح ہوا  
میں نہیں انداز اس کا ثابت مسووت قابل انتہاء ہوا کہ نوٹ تعلیمات سے مسکو ثابت کہے اور خلاف تمام شے کی ایک اس خاص  
عقیدہ حق کا اگر کسی چاہے تو کمال انکشاف ہوگا۔ دو حکم و حق و حدیث کے خلاف ثابت ہیں اسکا خلاف کلمہ الموت  
ہو سکتا ہے بلکہ یہ سب قول نوٹ کا رد ہوگا جو حق عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ و اللہ لا ادری ما فی قلب ولا لک الموت اور شیخ جلیل  
روایت کہے ہیں کہ جو کلمہ پڑھا کہے کوئی مضمین و دلیل عقلی کا سلسلہ بھی ہو کہ الزام و فروع سے لکھا گیا ہے اگر نصیحت بھی  
موجب کی کہ تو تمام مسلمان اگر ہم ہوں اور خود نوٹ بھی شیطان سے مضمین ہیں تو نوٹ سب ہم ہیں بسبب نصیحت کے شیخ  
سے زیادہ نہیں تو اس کی مبارک علم غیب بزم خود ثابت کر دے اور نوٹ خود اپنے زمرہ میں تو بہت بڑا اکل ایمان پر تو شیطان  
مزمور نہیں ہو کہ اس مضمین میں شیطان ہوگا سزا اور نوٹ کے حصہ میں پہنچے ہیں ہوتا ہی اور بھی نہیں ہوتا کہ کوئی لائق بات نہ سے  
نہاں کہ مستند و درازم عقلی و اخص خود کرنا چاہے کہ شیطان و کلمہ الموت کا حال دیکھ کر مرمیہ عاقلین کا خوف عالم کو خلاف نصوح  
تعلیم کے بلا دلیل مضمین قیاس کا سد سے ثابت کرنا نہ کہ نصیحت ہو کہ شیطان و کلمہ الموت کی دست نصیحت  
نکبت ہوئی تو عالم کی دست علم کو کسی مضمین ہی ہے کہ صحت تمام نصوح کو رد کر کے ایک شے کی ثابت کرنا ہی اور خاص کی تعریف تدریج  
پر مکرر نوٹ ہے یا کہ کہے تنوی عقیدہ کی اختیار کی طرف سے اشارہ اللہ عز و جل و در شیخ ماضی و حق تھانے کے علم کا یہ کہ اس کا علم  
ذاتی تحقیق ہے کہ کلمہ لازم اعطای غنی کا اور تمام مخلوق ہ علم جاری اہل کلمہ و عاقل حق تعالیٰ کی طرف سے متنازع ہے پس

[illegible]











بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
اللَّهُ إِلَهِكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَهُدًى لَكَ مِنَ اللَّهِ

# تصفیۃ العقائد

www.KitaboSunnat.org

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند  
اور جناب سرسید احمد خان صاحب بانی علی گڑھ یونیورسٹی کی ذمہ داری  
جو دونوں حضرات کے درمیان عقائد الاسلام اور دوسرے اہم موضوعات  
پر ہوتی اسکے علاوہ مسئلہ تقلید و تراویح کی اہم رکعات و سحر و جادو پر سیر حاصل بحث

از حجة الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صا نانوتوی

ناشر

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

واقع کی طرف پہنچ لیجاتے ہیں پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے بنی کو معصوم ہونا ضرور نہیں اگرچہ تائید پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب ہی سے محفوظ ہے ہوں ہم کو لازم پڑا کہ اس باب میں ایک تحقیق مختصر لفظ ضرورت لکھیں سو سینے کہ بعض بعض افعال تو خیر باین معنی ہوتے ہیں کہ اُن کی وضع کسی امر شرعیہ ہوتی ہے سو جیسے آگ احراق و حرارت کے لئے اور پانی رطوبت اور ترطیب کیلئے موضوع اور مخلوق ہوئے ہیں ایسے ہی نماز مثلاً تعظیم باری کیلئے موضوع ہوئی ہے جس کی خیریت میں پھر کچھ تامل نہیں اور جس میں اصلاً شائبہ شر نہیں اور بعض افعال شرمخص باین معنی ہوتے ہیں کہ اُن کی وضع کسی امر شرعیہ ہوتی ہے سو جیسے قطع اعضاء و تحزیب بدن اور فساد جسم کے لئے موضوع ہے ایسی ہی ظلم و ستم و آزار مردم اور زنا حد سے حیائی کے لئے موضوع ہے علیٰ ہذا القیاس اور افعال کو سوچ دیکھئے مگر بعض افعال ایسے ہیں جن کی حد ذات اور مرتبہ حقیقت میں نہ کوئی خوبی ہوتی ہے نہ کوئی برائی تو یہ اگر نتیجہ حسن کے وسیلہ اور امر خیر کے ذریعہ ہو جاتے ہیں تو منجملہ محاسن سمجھے جاتے ہیں اور اگر کسی نتیجہ قبیح کے وسیلہ اور امر شر کے ذریعہ ہو جاتے ہیں تو منجملہ مساوی و ذمائم شمار کیئے جاتے ہیں مثلاً رفتار البصار استماع وغیرہ کہ فی حد ذاتہ دلمور حسن میں نہ قبیح البتہ اگر رفتار مسجد کی طرف ہے تو منجملہ طاعات بھی جائے گی اور اگر شراب خانہ یا بتکدہ یا چکلہ کی طرف ہے تو مینیات میں داخل ہو جائے گی اور اگر کہیں دونوں مجتمع ہو جائیں تو پھر غلبہ کا لحاظ کیا جائے گا مثلاً اجتماع رجال و نساں مساجد میں اگر موجب حصول برکات جماعت و مزید ثواب ہے تو اندیشہ فتنہ اور خوف تسبیح فاطمہ کے با دیگر نے بھی ساتھ ہی لگا ہوا ہے اس میں اگر مکان یا زمان میں جنت اولیٰ غالب ہوگی جیسے زمان برکت تو امان حضرت نبی الزمان صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ کمال زہد و صیابیات و غلبہ ایمان ابنا روزگار اندیشہ فساد اگر تھا تو موم ہوں تھا تو ایسی اوقات اور ائمہ میں اجازت ہوگی بلکہ داخل سلسلہ محاسن ہو جائیگا

ہوگا اور تفسیری صورت میں غلبہ وقوت جہات متعارضہ پر نظر رکھنی چاہیے اگر جہت منفعت غالب ہے تو منجملہ نافعات اور جہت مضرت غالب ہے تو منجملہ مضرات سمجھا جائے گا پھر اگر منفعت دینی ہے تو حسنات دینی میں شمار کیا جائے گا اور منفعت دنیوی ہے تو حسنات دنیوی میں شمار کیا جائے گا مثلاً اعلیٰ عام طعام یا تعلیم علوم دنیوی پر منفعت دنیوی اور راحت دنیوی متفرع ہوتی ہے اور تعلیم و تلقین علوم دین پر راحت دینی و اول سنات و احسانات دنیوی دوم حسنات و احسانات اخروی ہیں اور تذکرہ و تہذیب قلب جو بغرض اخلاص محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے راحت اخروی میں سے ہوں گے اور اس تفادت کی وجہ سے اول کو ثنائی سے کچھ نسبت نہ ہوگی مشروعیت قتال کفار اور اُس کا حسنات میں داخل ہو جانا اسی قسم میں سے ہے کیونکہ قتال مذکور و قطع عضو فاسد جس میں خیر خواہی بدن باقی ظاہر ہے منجملہ رفقاء باقی مہموات سمجھا گیا جب اس تند آواز مقولین دفع فساد کے لئے ثواب مستحق ٹھہرا تو کذب صریح جس میں کفار کو دہوکا دینا مد نظر ہو بغرض دفع فساد و اعلا کلمۃ اللہ کیونکہ مستحق نہ ہوگا اس کا آزار اُس آزار سے جس سے بڑھ کر کوئی آزار دینا ہی نہیں یعنی قتل کچھ نسبت نہیں رکھتا جب مرض مذکور پردہ جائز ہو تو یہ کیونکہ نہ ہوگا اور وہ حسنات میں سے ہوا تو یہ کیونکہ نہ ہوگا یہ مسلم کہ دفع فساد قتال مذکور سے حاصل ہوتا ہے اور کذب فی الحرب جو بطور فدیہ کام آتا ہے چنانچہ ارشاد ہے الْحَرْبُ خَدَاعَةٌ بِغَرَضٍ سَهُولَتْ دَفْعُ فِئَادٍ مَطْلُوبٌ بِہِ اس لئے نام مقدور کذب صریح جائز نہ ہوگا تعویضات سے کام لیا جائے گا بلکہ انبیاء کرام اگر تعویضات کو بھی کمرہ سمجھیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے سے مترشح ہے تو کچھ عجیب نہیں ہاں جس جگہ دفع فساد خود کذب پر ہی موقوف ہو جیسا کبھی اصلاح بین الناس میں ہوتا ہے تو پھر یہ تامل بجا ہے بالحدیث علی العموم کذب کو منافی شان نبوت باین معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے

(جملہ حقوق محفوظ)

كِتَابُ أُخْلِكِيَّتِ ابْنَاتُ ثُمَّ قُضِلَتْ مِنْ لَدُنْ جَاهِلِيَّةٍ

المحمدية في بيان مسموت فرجام كتاب مستطاب بمسؤول جواب  
تفسير كلام محمدي وشرح قرآن حکیم بطریق جدید ووجه لطیف واثیق المست

بَلَاغَةُ الْمُحَمَّدِيَّانِ  
رَبُّطُ آيَاتِ الْفُرْقَانِ

از زبدة القسرين، حمدة المحدثين، رئيس الفتاوى، الصوفي الصافي مولانا حسين علي عظيم النقي البدي  
تلميذ ارشد مولانا رشيد احمد القلوب البخري قدس سره و مولانا محمد مظفر تانقوي رحمة الله عليه  
باني مظفر العلوم سماران پور

اسلامی حسین علی مسابلیہ نے حمایت اسلام پریس لاہور میں تادم شیخ سرائے میں پڑھ کر میں بھیجی شمس سیالوی کی شائع کیا







حضرت محمدؐ کے مرتبہ ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ میں نے اپنی کتاب دیکھی اور واسطے تفسیر کے اور واسطے بیان کرنے ہجرات کے کہ  
 کہے جو دعویٰ کہ آپ کو تسلیم کرینگے اہل کون نہ کریں گے۔ اور یہی میں فرماتی ہوں کہ اس کے آئینے کے گئے تھے۔ اس پر ان کا  
 حال بیان کرنے کے واسطے علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کا احوال کیا کہ اب اس کے دونوں طریقوں کی مثالیں بیان کی گئیں علی بن ابی طالبؓ  
 حضرت محمدؐ کے مرتبہ۔ پھر ساتھ میں کہ دونوں مثالوں پر تو فرمایا اللہ تعالیٰ کہ اب یہ تصدیق ہے کہ اب اس کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 اب کیا آیت اللہ العظمیٰ نے ان کے مرتبہ بیان کے بعد تو یہ کہ اب اس کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 اس کے واسطے وہاں حضورؐ اور دوسرے اہل بیتؓ کے واسطے رسولؐ کے واسطے اصل اہل بیتؓ کے مرتبہ بیان کی گئی۔ اور وہاں  
 عقیدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مرتبہ بیان کے بعد تو یہ کہ اب اس کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 ہر ایک کے واسطے سابق کے حاصل یہ ہے کہ ان کے مرتبہ بیان کے بعد تو یہ کہ اب اس کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 فلاں فلاں کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 پر کہ ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 لہذا فلاں فلاں کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 سے کہ ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 تم اپنے حضورؐ کو جو کچھ حاضر ہوا ہے اس کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 جو حضورؐ پر مبنی کہتے ہیں کہ ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 کہ ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 کمال تو اس میں ہے کہ ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 تو ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 تحریف بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 کہ بیان ہو گیا ہے تحریف اور بشارت کے ساتھ۔ ان کے دعویٰ کے متعلقات بیان کئے گئے ہیں۔ اور ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 مثلاً مثلاً جو حضرتؐ نے کہ ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 کہتے تھے کہ ہم اس کتاب کے دعویٰ کو نہیں مانتے یہ منزل میں ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا ان کے دعویٰ کے متعلقات بیان کئے گئے ہیں۔ اور ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 کیا ارادہ کرتا ہے یہی بات بیان کرنے کے کہ ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 کیفیت تحریف بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے  
 حکم کے ہے یہی کمال کے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے مرتبہ بیان کی گئی۔ علی بن ابی طالبؓ نے ان کے

[illegible]



[illegible]



[illegible]





كَاسْتَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

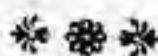
# قتاوی رشیدیہ <sup>کابل</sup>

مہیوب بطر زہد

www.alabazari.com

از افاضات مبارک

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ



ناشران

سید ایچ ایم مکینی و ادب منزل کراچی  
پاکستان چوک

اس پر پڑتی ہے در لعنت کرنے والے پر جو عین کرتی ہے پس جب تک کسی کفر پر محقق نہ ہو جائے اس پر لعنت نہیں کرنا چاہیے کہ اپنے اوپر خود لعنت کا اندیشہ ہے لہذا یزید کے وہ افعال ناشائستہ جو موجب لعن کے ہیں مگر جس کو محقق اخبار سے اور قرآن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے راضی و خوش تھا اور ان کو مستحسن سمجھتا تھا اور بدرون توہر کے مر گیا تو وہ لعن کے جواز کے قائل ہیں اور مسئلوں ہی ہے اور جو علماء اس میں تردد رکھتے ہیں کہ اول میں وہ مومن تھا اس کے بعد ان افعال کا وہ مستحل تھا یا نہ تھا اور ثابت ہو یا نہ ہوا تحقیق نہیں ہوا پس بدرون تحقیق اس امر کے لعن جائز نہیں لہذا وہ فریق علماء کا بوجہ حدیث منع لعن مسلم کے لعن سے منع کرتے ہیں اور یہ مسلم حق ہے پس جواز لعن وعدم جواز کا مدار تاریخ پر ہے اور ہم مقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے کیونکہ اگر لعن جائز ہے تو لعن نہ کرنے میں کوئی ہرج نہیں لعن نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب محض مباح ہے اور جو وہ محل نہیں تو خود مبتلا ہونا معصیت کا اچھا نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

شاہ اسماعیل شہید کے متعلق رائے

**سوال :-** جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم جو ہمراہ سید احمد صاحب علیہ الرحمۃ کا شہید ہوئے تھے۔ ان کو مردود کفر اور بے ایمان کا فرکنا درست ہے یا نہیں۔ اور اگر نا درست ہے تو مردود اور بے ایمان کہنے والے کا کیا حکم ہے اور تقویۃ الایمان جو تصنیف مولانا مرقوم کا ہے اس کا مطالعہ کرنا اور پڑھنا اچھا ہے یا بُرا۔

**جواب :-** مولوی محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی اور بدعت کے کھانسنے والا اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے اور خلق اللہ کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حالت میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جس کا ظہر حال ایسا ہو وہ ولی اللہ اور شہید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اولیاءہ المسعوث اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردو شرک و بدعت میں لا جواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا صحیح اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو بُرا کتاب ہے وہ فاسق اور بدستی ہے۔ اگر اپنے جلال

لہ اللہ کے ولی شیعین سزاؤں میں۔

دہلوی ولی کامل محدث فقید مدظلہ قبولین حق تعالیٰ کے تھے جو کوئی ان دونوں کو کافر یا بدبختا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے اور اگر کسی کا باپ یا والدہ نماز جماعت سے منع کرے یا وعظ سننے سے کسی عالم مقبول متدین کے منع کرے تو قول والدین کا ہرگز نہ مانے بلکہ ان کاموں کو کرتا ہے اور دفع و سوسہ شیطانی کے واسطے لا حول اور استغفار پڑھا کر وہ فقط والسلام

تقویۃ الایمان کے بعض جملوں کی تشریح

سوال :- تقویۃ الایمان کے صفحہ ۴۴ میں ہے (یعقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا یا چھوٹا و خدا کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے) اس عبارت کے مضمون کا کیا مطلب ہے مولانا علیہ الرحمۃ نے کیا مراد لیا ہے۔

جواب :- اس عبارت سے مراد حق تعالیٰ کی بے نہایت بڑائی ظاہر کرنا ہے کہ اس کی سب مخلوقات اگر جیسی درجہ کی ہو اس سے کچھ مناسب نہیں دیکھتی، لکھنا تو مانتی کا بنا دے اگرچہ خوبصورت پسندیدہ ہو اس کو احتیاط سے رکھے مگر توڑنے کا بھی حق نہیں رہتا اور کوئی مساوات کس وجہ سے ملے کو کھارے نہیں ہوتی۔ پس حق تعالیٰ کی ذات پاک جو خالق محض قدمت سے اس کے ساتھ کچھ نسبت و درجہ کسی مخلوق کا ہو سکتا ہے چار گوشہ نشاہ دنیا سے اولاد آدم ہونے میں مناسبت و مساوات ہے اور شمشاہ نہ خالق و رازق چار کا ہے تو چار کو گوشہ نشاہ سے مساوات بعض وجہ سے ہے بھی مگر حق تعالیٰ کے ساتھ اس قدر بھی مناسبت کسی کو نہیں کہ کوئی عزت برابری کی نہیں ہو سکتی۔ فخر عالم علیہ السلام باوجودیکہ تمام مخلوق سے برتر و معزز و بے نہایت عزیز ہیں۔ کہ کوئی مثل ان کے نہ ہوا نہ ہوگا مگر حق تعالیٰ کی ذات پاک کے مقابلہ میں وہ بھی بندہ مخلوق ہیں تو یہ سب حق ہے مگر کم فہم اپنی کجی فہم سے اعتراض یہودہ کر کے شان حق تعالیٰ کو کھٹاتے ہیں اور اسکا نام حُب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

تقویۃ الایمان کے مسائل

سوال :- تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں یا گل اس کے مسائل صحیح اور علماء دین کو مقبول ہیں اور ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب شہید نے اپنے فتاویٰ کے وقت بہت سے آدمیوں کے دربار بعض مسائل تقویۃ الایمان سے تو بہر کی ہے آپ نے بھی کہیں یہ بات سنی ہے یا بعض افزا ہے اور جو مولانا مرحوم کا معتقد نہ ہو اور ان کو خوش عقیدہ اور بزرگ نہ

جانے وہ بدعتی اور فاسق ہے یا نہیں اور مولوی صاحب شہید مقلد تھے یا عامل بالحدیث اور اگر مقلد تھے تو کون سے امام کے حنفی تو شاید نہ ہوں چونکہ سنا ہے کہ رفع یدین اور آمین بالجہ کرتے تھے اور اکثر مقلد مولانا موصوف کو عامل بالحدیث بتاتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو زیادہ مانتے ہیں اور انھیں کے قول کو زیادہ سند میں لاتے ہیں بہ نسبت اور علماء کے اور انھیں کو اپنے زمانے کا مجتہد بتاتے ہیں حالانکہ اس زمانہ میں اور بہت سے علماء عظام موجود تھے اور انھیں کو اکثر موقع پر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ترجیح دیتے ہیں اور اکثر مسائل حضرت شاہ صاحب کے نہیں مانتے اور ان کے کل مسائل مقبول جانتے ہیں۔ ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب مقلد نہیں تھے۔ عامل بالحدیث تھے۔ اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ نہیں مقلد تھے غیر مقلد ہرگز نہیں تھے بعض یہ کہتے ہیں کہ ان کو مرتبہ اجتماع کا تھا اس وجہ سے انھوں نے تقلید نہیں کی اس کا خلاصہ حال جو مورخ فریادیکھے اور مولوی صاحب کے عقیدے میں اور محمد بن عبدالوہاب کے عقیدہ میں کچھ فرق تھا یا یہ دونوں صاحب ایک ہی مسلک کے ہیں اور حضرت سید صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو جو ان کے مرشد ہیں یہ بھی عالم اور مقلد تھے یا نہیں اور حضرت سید صاحب کے خلفاء میں اور بھی کوئی ان سے زیادہ لائق خلیفہ ہوا یا سب سے زیادہ سربراہ زندہ ہی حضرت تھے اور جو مسائل تقویۃ الایمان میں مختلف ہیں ان پر عمل کرے یا نہ کرے اور مولوی صاحب موصوف سے سلسلہ صوفیت کے نہ چلنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ مولوی صاحب خود سید صاحب کے بیعت ہوئے ہیں اور ان سے بھی آدمی غالباً مرید ہوئے ہوں گے اور مولوی صاحب مروج علماء میں شمار کئے گئے ہیں یا صوفیہ میں۔

**جواب:-** بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح میں اگرچہ بعض مسائل میں نظر تشدد ہے اور تو بہ کرنا ان کا بعض مسائل سے محض افزائ اہل بدعت کا ہے اور اگر ان کو بزرگ نہ جانتے چھوٹے حالات ان کے سن کر تو مغدور ہے اور اگر کتاب کے خلاف عقیدہ دیکھتا ہے تو وہ مبتدع فاسق ہے۔ اور وہ یہ فرماتے تھے کہ جب تک حدیث صحیح غیر منسوخ ملے اس پر عامل ہوں ورنہ الوضیف کی رائے کا مقلد ہوں اور سید صاحب کا بھی یہی مشرب تھا اور محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کا مجھ کو مفصل حال معلوم نہیں اور نہ خلفاء سید صاحب کا اور مولوی اسماعیل صاحب و عظیم و بدعت میں مصروف ہے پھر جہاد میں جا کر شہید ہو گئے سلسلہ بیعت کا کہاں جاری کرتے اور تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے فقط۔

نقل خط حضرت سیدنا حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مکرمہ ادا اللہ شرفہ  
در مسئلہ امکان کذب بر رفع شبهات مولوی نذیر احمد خان صاحب بامبوری

(مشبہ) براہین قاطعہ میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کذب ممکن ہے اس مسئلہ کی وجہ سے  
کتاب الہیہ میں احتمال جہوت کا پیدا ہو سکتا ہے یعنی مخالفین کہہ سکتے ہیں کہ شاید یہ قرآن ہی جھوٹ ہے۔  
اور اس کے احکام بنی ماضی ہیں اور براہین قاطعہ کی اس تحریر کی وجہ سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے۔ انا فقیر  
امداد اللہ چشتی نقوی رضی اللہ عنہ۔ حضرت مولوی نذیر احمد خاں صاحب بعد سلام تحیہ اسلام آنکھ آپ  
کا خط آیا مضمون سے مطلع ہوا ہر چند کہ بعض وجوہ سے عزم تحریر جواب نہ تھا مگر بغرض اصلاح اور توضیح  
مطلب براہین قاطعہ بالا اختصار کچھ لکھی جاتے ہیں شاید اللہ تعالیٰ نفع پہنچا دے اِنْ اُوْنِدُ الْاِلَٰهَ اِصْلَاحًا  
مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَآ بِاِلٰہِہٖ ۛ

جواب :- واضح ہو کہ امکان کذب کے جو معنی آپ نے سمجھے ہیں وہ تو بالاتفاق مردود ہیں یعنی  
اللہ تعالیٰ کی طرف وقوع کذب کا قائل ہونا باطل ہے اور خلاف ہے نص صریح وَمَنْ اٰمَنَ بِ  
مِنْ اِلٰہِہٖ حٰدِیْثًا وَاَنَّ اِلٰہَہٗ لَا یُغَیْبُ الْمَیْمِنَ ۝۱۰۰ وغیرہ آیات کے وہ ذات پاک مقدس ہے  
شائبہ نقص کذب وغیرہ سے۔ یہاں خلاف علماء کا جو دربارہ وقوع و عدم وقوع خلاف وعید ہے  
جس کو صاحب براہین قاطعہ نے تحریر کیا ہے۔ وہ دراصل کذب نہیں صورت کذب ہے اس کی تحقیق  
میں طول ہے الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ  
نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے اگرچہ وقوع اس کا نہ ہو امکان کو وقوع لازم  
نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شے ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اس کو استحالة لاحق ہو اور  
چنانچہ اہل عقل پر مخفی نہیں پس مذہب جمیع معقین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علماء عظام کا اس مسئلہ  
میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے پس جو شبهات آپ نے وقوع کذب پر متفرع  
کئے تھے وہ مندرج ہو گئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل نہیں یہ مسئلہ دقیق ہے عوام کے سامنے بیان  
کرنے کا نہیں اس کی حقیقت کے ادراک سے اکثر ابتدائیاں قاصر ہیں۔ آیات و احادیث کثیرہ سے یہ  
مسئلہ ثابت ہے ایک ایکہ مثال قرآن و حدیث کی کھیں جاتی ہے ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے  
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا اَلٰیًّا وِیَوْمَیْ جَاہِلِیَّتِہِمْ جَاہِلِیَّتُہُمْ اَلٰیًّا وِیَوْمَیْ جَاہِلِیَّتِہِمْ جَاہِلِیَّتُہُمْ اَلٰیًّا وِیَوْمَیْ جَاہِلِیَّتِہِمْ جَاہِلِیَّتُہُمْ اَلٰیًّا

اللہ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کچھ کہنے والا کون ہے اور اللہ تعالیٰ اللہ کے خلاف نہیں فرما سکتا کہ اللہ تعالیٰ اللہ کا ہے اس بات پر کہ تم پر عذاب بھیجے



نہیں کہ مقصود حکایت ہے دیکھو کہ حیات فخر عالم علیہ السلام میں بھی لوگ دور دور اپنے موت میں اور مکہ اور بلاد بعیدہ میں خطاب کے لفظ سے پڑھتے تھے جیسا وہاں خطاب درست تھا اب کیا وہ ہے جو حرام ہو علم غیب نہ وہاں تھا نہ یہاں بلکہ آپ کو جب بھی ملائکہ پہنچاتے تھے اور اب بھی لہذا صیغہ کو خطاب سے بدن کوئی نہ پور نہیں اور اس میں تقلید بعض صحابہ کی ضرور نہیں ورنہ خود آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ بعد میرے انتقال کے خطاب مت کرنا بہر حال صیغہ خطاب رکھنا اولیٰ ہے کہ اصل تعلیم اس طرح ہے اور مراد بعض صحابہ کی کس مصلحت کی وجہ سے تھی یا اجتہاد تھا یا استسنا تھا نہ وجوہاً اسی واسطے جملہ فقہاء ائمہ اربعہ کے متذہب اس صیغہ کو نقل فرماتے ہیں اور تبدیل صیغہ کی ضرورت نہیں سمجھتے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

### بلا عقیقہ غیب نبی کو پکارنا

سوال :- اشعار میں مضمون کے پڑھنے یا رسول کبریا فرمادے یا محمد مصطفیٰ فرمادے۔  
مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفیٰ صبری تم ہے۔ گمراہی فرمادے۔ کیسے ہیں۔

جواب :- ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور غلو ت میں یا میں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرمادے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں۔ اور بعقیدہ عالم الغیب اور فرما دے ہونیکے شرک میں اور جامع میں منع ہیں کہ غوام کے عقیدہ کو فاسد کرتے ہیں لہذا مکروہ ہوئے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب

سوال :- تعصب ہذا میں ایک میاں صاحب وارد ہوئے ہیں۔ پیری مریدی کرتے ہیں مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی قدس سرہ کے مرید خلیفہ حاجی عالم صوفی حافظ اپنے کو بتلاتے ہیں رفتہ رفتہ ان کی بزرگی کا شہرہ ہوا غوام کے سامنے وعظ و نصیحت فرماتے ہیں رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب بتلاتے ہیں کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا۔

جواب :- حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے فقط والسلام۔

## رحمۃ للعالمین

سوال :- لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب :- لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتا دیں تو اسے تو جانتے ہی ہوں۔

## شفاعت کبریٰ

سوال :- شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا لیکن باقی اذن میں جناب اللہ ہوتا ہے یا نہیں یا بدون اجازت و حکم خداوند ذوالجلال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔

جواب :- کوئی شفاعت بغیر اذن کے نہیں ہو سکتی مع ذلک الذی یشفع عندہ الا باذنه

ترجمہ کون ہے ایسا جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بدون اذن کے پس اس ذات ذوالجہد و الکبریا کی بارگاہ میں کسی کو جرات زبان ہلانے کی بدون اجازت کے نہیں ہوئے گی فقط۔

## حضور کے والدین کا اسلام

سوال :- ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں۔

جواب :- حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے فقط۔

## مزارات اولیاء سے فیض

سوال :- مزارات اولیاء رحمہم اللہ سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کس صورت سے

جواب :- مزارات اولیاء سے کالمیں کو فیض ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز جائز

نہیں ہے اور تفصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب جانے والا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب استعداد فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا بیان کرنا کفر و شرک کا دروازہ کھولتا ہے فقط۔

## اولیاء کی کرامات

سوال :- مولانا دم فرماتے ہیں سے

تیر جہتہ بازگو داندز راہ

ہست قدرت اولیاء را از آلہ

۱۔ اولیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت حاصل ہے کہ کچھ جہتہ تیر کو راست سے پیچھ دیتے ہیں۔

### وہابیوں کے عقائد

سوال :- وہابی مذہب یہ کون فرقہ ہے سرور ہے یا مقبول اور عقائد ان کے مذہب والوں کے مطابق اہل سنت والجماعت میں یا مخالف کسی سام کی تقلید کرتے ہیں یا نہیں۔

جواب :- اس وقت اور ان اطراف میں وہابی بیع سنت اور نیکو کہتے ہیں باقی بندہ آپ کو دعا گو ہے سب امور کے لئے دست بردارے فقط والسلام۔

### فرعون کا جھوٹ

سوال :- بعض تفسیر کنندے ہیں کہ فرعون جھوٹ نہ بولتا تھا۔ اس کی کیا اصل ہے۔

جواب :- فرعون ہر مذہب جھوٹا اور باطل انار بکھڑا اعلیٰ خود کذب مرتج ہے یہ علام کی جھوٹ ہے کہ جھوٹ نہیں بولتا تھا شرک و دعویٰ ربوبیت سے زیادہ کونسا جھوٹ ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

### خلوص دل سے توبہ کرنا

سوال :- ہزار بار گناہ صغیرہ و کبیرہ کئے اور ہزاروں بار توبہ کی ہے اور پھر قصد تھا کہ اب گناہ نہ کروں گا مگر پھر شیطان نے کرا دیا اب پھر دل سے توبہ کرتا ہے تو قبول ہوگی یا نہیں۔

جواب :- توبہ جب ناص دل سے کرے گا قبول ہوگی خواہ کتنی ہی بار ٹوٹی ہو۔

بیوہ عورت کا نکاح نہ کر کے عبادت کرنا

سوال :- مسئلہ عورت جو بیوہ ہو دوسرا نکاح نہ کرے اور عبادت اور پرہیز گاری میں رہے عند اللہ اس کو اجر ہے یا نہیں۔

جواب :- عورت بیوہ اگر نکاح نہ کرے اور عبادت میں مصروف رہے تو عبادت کا ثواب اس کے لئے کافی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

### اہل قبور سے دعا کرنا

سوال :- دعا کرنا اہل قبور سے ممنوع ہے جیسا کہ ایضاً الحق میں مولانا شہید مرحوم شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہیں ذیل حکم رئیس العلماء حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ کہ استمداد بالمعنی طلب ما از اموات از منس بدعات شمرہ باوجود آنکہ صاحب استیعاب

قول میں غیر شک شبہ نہ ہو شک نہ نقد کفر محمد عبد الجبار عنی عنہ

الجواب صحیح والحبیب نبیج مدرسہ ریکی محمد یسین عنی عنہ

الجواب صحیح کتبہ عبد الواحد بن عبد اللہ غزنی الحق لای تجاوز عما فی ہذا الجواب  
وانا ابو عبید احمد اللہ عنی عنہ محدث امرتسری کتبہ عبد الجبار بن عبد اللہ غزنی

ہذا الجواب صحیح عبد الرحمن ابن مولوی غلام اعلیٰ الحرم اشاعتہ القرآن

الجواب صحیح ابو الحق محمد الدین عنی عنہ احمد بن عبد اللہ غزنی

وکم فی رسول اللہ اسودہ سنۃ جواب صحیح اور بالکل صحیح ہے محمد عبد الرحمن البہاری ابو الحق محمد الیاس

ابو القاسم اللہ کفاح اللہ نام مدرسہ تائید الاسلام امرتسر شاہ اللہ محمود ہے

مولود خوافی مطلقاً وغیرہ وہ و ما دات جہلا موت فوت میں جو اوپر مذکور ہوئے سب بدعت و ضلال  
اور مرتجع گمراہی میں کل بدعت ضلالہ و کل ضلالہ فی انار و ما ذ البعد الحق الا الضلال من لم یقبل علیہا

اللہم انزلنا الحق و ما ذ الباطل باطل عبد الحق غزنی مبطل اہل باطل

الجواب حق و ما ذ البعد الحق الا الضلال ابو علی عبد اللہ علی غزنی

لہذا من اجاب الحق اللہ نور بندہ عبد الغفور عبد الغفور سنواری الجواب صحیح محمد عبد العزیز

ذکر ولادت اور ایصال ثواب میت کو جائز اور صحیح ہے لیکن جس طرح جہلا زمانہ نے قیام و غیرہ متفرق  
قدیں نکالی ہیں یہ بدعت سیئہ میں اور امر کرنا بدعت کبیروہ اور بعض وقت نوبت کفر تک پہنچتی ہے۔

حکیم محمد ضیاء الدین عنی عنہ تعلیم بندہ احمد حکیم محمد ضیاء الدین خلیفہ

حضرت حافظ ضامن صاحب رشید

بدون قیام کے مجلس میلاد کا انعقاد

سوال :- انعقاد مجلس میلاد بدین قیام ہر ماہ صحیح درست ہے یا نہیں۔

جواب :- انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے تلامی امر مندوب کے واسطے منع

ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سہ ہر ماہ گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگہی ہے لہذا حق کے بعد ہر گمراہی کے اور کیا ہے اور جو قبول نہ کرے وہ مجھ سے مباہ

کرے لے اللہ حق کو حق دکھا حق کے موافق اور باطل دکھا باطل کے طور پر۔

### مجلس میلاد و عرس و سوم و چہلم

سوال :- سویم چہلم وغیرہ کی مجلسیں تنفیص دن کے منع ہے یا بالکل ہی نہ کرنا چاہئے اور اس مجلس میں جانا چاہئے یا نہیں۔

جواب :- مجلس مروجہ زمانہ ہذا میلاد و عرس و سویم چہلم بالکل ہی ترک کرنا چاہئے کہ اکثر معاصی اور بدعات سے خالی نہیں ہوتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

### مجلس میلاد کا نہ کرنا

سوال :- زید نے بکر سے دریافت کیا کہ مجلس میلاد مروجہ حال جائز ہے یا نہیں اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آئندہ سال کو ارادہ بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا۔  
جواب :- اس کے کہ خرچ زائد ہوتا تھا اور اپنے اعتقاد میں ناجائز جانتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا بوجہ اس کے تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھ کو طعن نہ دیوے گا جبکہ میں اس مجلس کو نہ کروں گا بہانہ مشروع کا ہو جاوے گا اور خود نہ شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہوں گے اول تو ان خیالات سے مانع ہوا بعدہ بہ نیت خالصتہ مانع ہوا لہذا اس سبب بکر کو ترک بدعت سابق و حال و انکار بدعت سے ثواب ہو گا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب :- بہر حال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہوا کہ بعزم ترک گناہ کا ہوا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

### محفل میلاد میں صبح روایات پڑھی جائیں

سوال :- محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و کراف اور روایات موضوعہ اور کاذب نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب :- ناجائز ہے بسبب اور وجہ کے۔

### فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب در باب میلاد شریف

فتویٰ در باب عدم جواز مجلس مولود مروجہ و عرس و چہلم و سویم مولوی احمد رضا خان صاحب منقولہ از باب النظر صفحہ ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳۔ موصولہ از مولوی عبدالعہد صاحب رامپوری۔

استفتاء اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد و حضور خیر العباد علیہ الوفاء تہیۃ الیوم التہادیں جو شخص کہ

محمدی سنی ۱۲۰۰ ۱۲۰۰  
محمد العطفی احمد رضا خان

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ محمد العطفی  
البنی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

### عرس میں شرکت

سوال :- جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم خیراتی ہو یا شریک ہو یا جائز ہو یا نہیں  
جواب :- کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعس اور مولود درست نہیں ہے۔

### ہر سال عرس کرنا

سوال :- جناب مولانا فضل الرحمن صاحب کا عرس کبھی مراد آباد میں ہر سال تاریخ معینہ پر ہوتا  
ہے بذریعہ شہداء تاریخ عرس تشہیر بھی کی جاتی ہے خاص مریدان سلسلہ کو بذریعہ خطوط اطلاع بھی  
دی جاتی ہے تاریخ معینہ پر لوگوں کا اجتماع ہو کر قرآن خوانی ہوتی ہے اور ایصالِ ثواب کیا جاتا  
ہے قولی راگ سماع مزامیر و دیگر خرافات وغیرہ شکنی بھی نہیں ہوتی ہے امید ہے کہ جواب مواب  
مرحمت فرمادیں کہ میاں صاحب و موقوف کے یہ عقائد کی وجہ سے قرآن شریف جائز و درست ہیں یا باطل  
نہایت سے ہیں اگر ناجائز و نادرست نزد شارع علیہ السلام ہیں تو ایسے شخص اور ایسے عقیدہ رکھنے والے کا  
امامت درست ہے یا نہیں اور صحابہ پر طعن و مردود و ملعون کہنے والا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
سلم کو علم الغیب جلنے والے باوجودیکہ قرآن و حدیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت کو علم غیب نہ تھا  
اور پھر واقف کار لوگوں کا سمجھنا اور میاں صاحب کا امر اپنے عقائد پر ان کو کس درجہ کا نگار بنانا ہے  
اور وہ اپنے اس کبر و کبر کے سبب سنت جماعت کے خارج ہووے گا یا نہیں ایسا عرس جس میں سب  
الترام ہو تاریخ تعیین بھی ہو اجتماع بھی ہو پر قولی راگ مزامیر سماع و ناجائز جمع عورتوں کا نہ ہو  
جائز و درست ہے یا نہیں۔

جواب :- عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے تعین تاریخ سے قبروں پر  
اجتماع کرنا کد ہے نواد اور نہایت ہوں یا نہ ہوں اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکبیر کرے وہ  
ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت کے خارج  
نہ ہوگا از بندہ محمد بنی السلام علیکم علم غیب کے متعلق دو تین رسالے میرے پاس موجود ہیں اور حضرت  
کا کتاب برین قاطعہ میں یہ بحث اور بحث عرس وغیرہ خوب مدلل مذکور ہے والسلام۔



ایصالِ ثواب و صدقات کرنا اور تعینِ آب و طعام بھی مثلِ شربت ہے یا کچھ دیا ہے اور نہ غنی اور فقیر کو اس کا لینا اور تبرک جانا اور جو غنی یا سید اس کو نہ لے تو مطلقاً نہ کریں اور برابرا جائیں اور فی الجملہ دیا کو اس میں بہت دخل ہو تب لے تو ایسی صورت میں امیدِ ثواب کی ہو سکتی ہے یا نہیں اور یہ کمالِ امورِ بدعات و معصیت ہیں یا نہیں۔

**جواب :-** ذکرِ شہادت کا ایام عشرہ محرم میں کرنا بیشا بہت رواً فعلی کے منع ہے اور قائمِ نوحہ کرنا حرام ہے۔ فی الحدیث نہی عن المراثی الحدیث ہے اور خلاف روایات بیان کرنا سب الالباب میں حرام ہیں۔ فقہم صدقات بتفصیل ان ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعتِ ضلالہ ہے علیٰ ہذا تفصیل کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کرنا لغو ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو مکروہ اور سید کو حرام ہے اکی طرح کرنا فسق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

### پیرانِ پیر کی گیارہویں

**سوال :-** تبارک اور رحیمی اور گیارہویں پیرانِ پیر کی گناہ درست ہے یا نہیں۔

**جواب :-** تبارک و رحیمی بدعت ہیں ان کی کوئی اصل شرع میں نہیں اور ایصالِ ثواب بروح حضرت قدس سرہ درست ہے اور تعینِ تاریخ کہ پس پیش نہ کرے بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

### ایامِ محرم میں کتبِ شہادت کا پڑھنا

**سوال :-** کتابِ ترجمہ سرالشاہدین یا دیگر کتبِ شہادت خاص شہادت کی رت کو پڑھنا کیا ہے حسبِ خواہش نمازیانِ مسجد یا کسی کے مکان پر۔

**جواب :-** ایامِ محرم میں سرالشاہدین کا پڑھنا منع ہے حسبِ مشابہت مجالسِ روافض کے۔

### محرم میں سبیل لگانا و دودھ کا مشربت پلانا

**سوال :-** محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعارِ ہر روایت صحیح یا بعض

ضعیف بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ پکوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔

**جواب :-** محرم میں ذکرِ شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا نہایت پلانا چند سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب درست اور شیعہ و افضلی کی وجہ حرام میں فقط۔

علامہ ابنِ عربین نے کہا ہے کہ آپ نے مرثیوں سے منع فرمایا ہے۔

تجاوز اللہ من ذنبہ الجلی والنفی۔

### فاتحہ کا موجودہ طریقہ

سوال :- سامنے کھانا یا کچھ شیرینی رکھ کر فاتحہ اٹھا کر فاتحہ اور قبل ہو اللہ پڑھنا درست ہے یا نہیں کہ جس کو عرف عام میں فاتحہ کہتے ہیں۔

جواب :- فاتحہ مرد و بے شرعاً درست نہیں ہے بلکہ بدعت سیئہ ہے کذا فی البیہن و فتاویٰ سمرقندی فقط محمد قاسم علی عفی عنہ [محمد قاسم علی] الجواب صبیح والمجیب نجیب عبد اللطیف عفی عنہ محمد عالم علی محمد مراد آباد شاگرد مولانا محمد اسحق محمد عبد اللطیف سہنسپوری

### کھانے یا شیرینی پر فاتحہ

سوال :- فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر برہم و جمعوت کے درست ہے یا نہیں۔

جواب :- فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے۔

### تیمم کا حکم

سوال :- تیمم، ساتواں، دسواں چالیسواں وغیرہ مذکورہ امام ابو حنیفہ کے مذہب اور فقہ کی کسی معتبر کتب میں ہیں اور ان کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- تیمم، دسواں وغیرہ سب بدعت ضلالت ہیں کیوں اس کی اصل نہیں نفس ایصال ثبات چاہیے ان قیود کے ساتھ بدعت ہی ہے جیسا کہ اوپر کے جواب میں مرقوم ہو چکا ہے اور برہم و جمعوت ایام میں کھانا یا تیمم ہے اور منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

### سوم وغیرہ کرنا

سوال :- فی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی محتاج ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس رقم دوسرے روز یا تیسرے روز یا کسی روز جمع ہو کر مسجد میں یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پر حصے ہوئے کا متوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ کو (بقیہ حاشیہ) عات نہیں تھی کہ میت کے لیے وقت نماز کے علاوہ جمع ہوں اور قرآن پڑھیں اور ختم کریں وغیرہ اور کسی جگہ اور بے تمام بدعت ہے اور مذکورہ ان اہل میت کی تعزیت اور تسلی دینا اور صبر کے لئے کناسنت ہے اور کتب دیگر مخصوص طور پر تیسرے دن کا جمع ہونا اور دوسرے ملکات کا کرنا اور تیمم کے حق سے بغیر وصیت کے مال صرف کرنا بدعت ہے

میں کو اس طرح پر جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ مجتمع ہونا عز و ذوق اور بغیر ہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت مکروہ ہے شرعاً شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ کتاب نصاب الاقصاب میں لکھا ہے ان ختم القرآن جہراً بالجماعة ویسبى بالفارسیہ سیپارہ خواندن مکمل اور فتاویٰ بزاز میں مرقوم ہے۔ یکراہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعدا الاسبوع ونقل الطعام الى القبر فی المراسم اتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلوات والفقراء الختم وقراءة سورة الانعام والاعمال اور درالمخارم لکھا ہے۔ ومن المنکرات الکثیرة کایقاد الشموع والقنادیل التي توجد فی الافراح وكذلك الطبول والغناء بالاصول الحاناً واجتماع النساء والمردان واخذ الابوة علی الذکر وقراءة القرآن وغیر ذلک مما هو مشاهد فی هذه الزمان وما کان كذلك فلا شک فی حرمة وبطالان الوصیة به ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم

ابن است حکم صورت مسودہ کہ

الحجاب صحیح محمد عبد اللطیف مفتی عنہ الجواب صحیح محمد مقیم الدین مفتی عنہ

الحجاب صحیح محمد عبد الغنی سنہ ۱۳۰۱ محمد عبد الغنی

فتویٰ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی موصول از مولوی عبد الصمد صاحب

رامپور کی مجبوریہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خان صاحب منقول از جلد ۱۲ البیع کتاب الخطر والا با حصر صفحہ ۳۶

۱۔ اور قرآن کو پکار کر پڑھ کر جماعت کے ساتھ ختم کرنا جس کو قاسم میں سے یاد پڑھنا کہتے ہیں مکروہ ہے۔ ۲۔ اور پہلے اور تیسرے دن اور ہفتے کے بعد کھانا پکانا اور رسومات کے وقت قبر کے پاس کھانا لے جانا اور قرأت قرآنی کے لئے دھڑ دینا اور ختم کے لئے صلوات و فقراء کو جمع کرنا اور سورہ انعام و اخلاص کا پڑھنا مکروہ ہے۔ ۳۔ اور بہت سی برائیاں جیسے موم بتیاں اور تندلیوں کو جلانا جیسے خوشبویوں کے موقع پر بوتاہت اور بیسے دھول بھانا اور خوشبو آواز میں سے گانا اور عورتوں اور مردوں کو جمع کرنا اور ذکر و قرأت قرآن وغیرہ بجا لیتا جو آج کل کی زمانہ میں دیکھا جا رہا ہے اور جو اس طرح ہو تو اس کی حرمت میں کوئی شک نہیں اور اس کی بدعت کا باطل کرنا ضروری ہے۔ ۴۔ حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ صورت مسودہ کا یہ حکم ہے جو لکھا گیا۔

بلا تعین یوم تصدق موتی کے لئے مساکین کو کھانا کھلانا

سوال :- رکھنا یا رکنا واسطے تصدق موتی کے بلا تعین یوم کے فقراء و مساکین کو جمع کر کے

کھلادینا جائز ہے یا نہیں بلکہ ارقام فرمادیں۔

جواب :- بلا تعین کھانا تقسیم کرنا یا دینا بطور صدقہ کے جائز ہے کیونکہ صدقہ کرنا طعام کا کسی کے

نزدیک نا جائز نہیں ثواب اس کا میت کو پہنچتا ہے باتفاق البتہ عبادت بدنی میں خلاف امام شافعی اور

امام مالک کا ہے مالی میں کسی کا خدانہیں قال فی البعدایۃ الاصل فی ہذا الباب ان الانسان

لہ ان یجعل ثواب عملہ لغيرہ صدقۃ او صوما او صدقۃ او غیرہا الخ

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بلا تعین یوم و ذکر تیجہ

سوال :- سوم یعنی تیجہ جو موتی کے واسطے کیا جاتا ہے تو اس میں کیا برائی ہے اگر تعین تاریخ

اور تاکہ موجب فساد ہے تو یہ اگر دور ہو جائے مثلاً پہلے روز ہو یا دوسرے یا چوتھے یا پانچویں یا

چھٹے روز ہوا شمار کے واسطے خود نہ ہوں خرما ہو یا املی کے بیج ہوں یا سیح ہو یا اور کوئی چیز ہو اور

اُس میں مال بھی یتیموں کا صرف نہ ہو تو بھی جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- اگر بلا تعین یوم کے جمع ہو کر ختم قرآن کریں یا کلمہ طیبہ اور ایصال ثواب اُسکا کریں

تو جائز ہے اکثر علماء کے نزدیک اگرچہ علامہ محمد الدین فیروز آبادی ایصال ثواب میت کے اجماع کو

بھی بدعت کہتے ہیں بسفر السعادت میں۔

ہوا ز تیجہ کے وجوہ پر بحث

سوال :- زید بدعت مثل تیجہ وغیرہ کا معتقد نہیں اکثر لوگ اس خیال سے ان بدعات کو اختیار

کرتے ہیں کہ چند لوگ جمع ہو جاویں گے اور بات اتفاق ہوگا اور کلام وغیرہ بھی زیادہ پڑھا جاوے گا

اور اگر مقرر نہ کیا جاوے تو دشواری ہوتی ہے پس ان لوگوں کا عقیدہ کیا ہے اور اگر زید شریف مجلس

مذکور ہو جاوے تو کیا ہے فقط۔

جواب :- جو بدعات مثل تیجہ وغیرہ کے میں اُن کا کرنا کسی وجہ سے درست نہیں قاعدہ شریعت

ملہ دہیں ہے کہ جس باب میں اصل یہ ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کے لئے قرار دے تو وہ نماز ہو کہ روزہ یا صدقہ وغیرہ

جواب :- اگر کھانا اہل میت نے ایسے لوگوں کے واسطے جو نوہ گز جمع ہیں کہ انکو کھلاویں تو حدیث میں آیا ہے کہ یہ نوہ میں داخل ہیں پس یہ حرام ہے اور اگر دوسرے لوگ میت دلے کو کھانا کھلاویں یا کھانے کے بعد اس کا غم کم ہو تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مرنے کے بعد چالیس دن تک روتی دینا

سوال :- مرنے کے بعد چالیس روز تک روتی ملنا گھینا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- چالیس روز تک روتی کی رسم کر لینا بدعت ہے ایسے ہی کیا رہیں بھی بدعت ہو بلا بندی رسم و تیور ایصال ثواب مستحسن ہے فقط۔

بلا چندہ کے حافظ کا خود مٹھائی تقسیم کرنا

سوال :- اگر بلا چندہ فراہم کئے حافظ خود اپنے پاس سے شیرینی تقسیم کرے تب کیا ہے۔

جواب :- اگر حافظ بلا تیور و مذکورہ بالا شیرینی تقسیم کرے تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ختم قرآن کے لئے چندہ کر کے شیرینی منگوانا

سوال :- چندہ فراہم کر کے بروز ختم قرآن شریف جو نماز تراویح میں پڑھا جائے شیرینی فردہ تقسیم کرنا کیا ہے۔

جواب :- چندہ کر کے اس طرح شیرینی تقسیم کرنا درست نہیں ہے علی الغفوس اس جگہ لکھنا ضروری کہ التزام کر لیں اور اس کے تارک کو ملامت کریں تا درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رجس کا حکم

سوال :- جب کے مینے میں تبارک الہی چالیس دفع پڑھ کر مردے کی روح کو ثواب

پہناتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں سوال ۲ جو کہ مدنیہ شریف میں جیسی ہوتی ہے سو وہاں کی طرح یہاں پر ہندوستان میں بھی بہت سے لوگ ۲۶ رجب ۲۷ شب کو محفل مولود شریف یا ختم قرآن شریف یا فقہ و فطی کچھ کھا پکا کر یا کچھ شیرینی تقسیم کر کے حضرت علیؑ علیہ وسلم کی ارواح مبارک کو ثواب پہنچانا جائز ہے یا نہیں اور ۲۷ تاریخ روزہ رکھنا کیا ہے۔

جواب :- ان دونوں امر کا التزام نا درست اور بدعت ہے اور وجوہ ان کے ناجواز کے

اصلاح الرسوم برائین قاطعہ اور ایسی ہیں درج ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب :- صلوٰۃ غوثیہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ معکوس فی الحقیقت نماز نہیں بلکہ مجاہدہ ہے اور صلوٰۃ بھول کا ثبوت صحاح حدیث سے نہیں۔

### صلوٰۃ الرغائب وغیرہ کا حکم

سوال :- صلوٰۃ الرغائب جب کے اول جمعہ کی شب کو اور صلوٰۃ نصف شعبان اور صلوٰۃ النہی بیست مضمومہ ثابت ہیں یا نہیں۔ در صورت عدم ثبوت ان کا فاعل کس درجہ کا گنہگار ہوگا۔ کبیرہ کا یا صغیرہ کا فقط۔

جواب :- یہ نمازیں بایں تہود و جہود رواج ہیں بدعت فلاحی ہیں جس کا مال گناہ کبیرہ کا ہے۔ اگرچہ نفس صلوٰۃ نفس مندوب ہے۔ بشرح اس کی براہین قاطعہ میں دیکھو فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
الانتاریخ کو نذر اللہ کر کے غریب و امراء کو کھانا کھلانا

سوال :- ایک شخص ہرمینہ کی گیہا تارہ سج کو گیارہویں کرتا ہے نذر اللہ اور کھانا پکا کر طرہ اور امراء سب کو کھلاتا ہے اور اپنے دل میں یہ سمجھتا ہے کہ جو چیز نذر اللہ ہو وہ حرام ہے اور میں جو گیارہویں کرتا ہوں یا توشہ کرتا ہوں کہ جو منسوب ہے بفعل حضرت بڑے پیر صاحب اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب کے ہرگز ان حضرات کی نذر نہیں کرتا بلکہ محض نذر اللہ کرتا ہوں صرف اس غرض سے کہ یہ حضرت کیا کرتے تھے ان کے عمل کے موافق عمل کرنا موجب خیر و برکت ہے اور جو شخص ان حضرات کی یا اور کسی کی نذر کرے گا سوائے اللہ جل شانہ وہ حرام ہے کبھی حلال نہیں تو اب میریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے عقیدے والے کو گیارہویں یا توشہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور موجب برکت بھی ہے یا نہیں اور اس کھانے کو مسلمان دین دل تناول فرمائیں یا نہیں۔

جواب :- ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں کو توشہ کرنا درست ہے مگر تعین یوم و تعین طعام کی بدعت اس کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ فاعل اس تعین کو ضروری نہیں جانتا مگر دیگر عوام کو اس فعلات کا ہوتا ہے لہذا تبدیل یوم و طعام کیا کرے تو پھر کوئی خدشہ نہیں۔

### تین برس کے بچہ کی فاتحہ

سوال :- تین برس کے بچہ کی فاتحہ دو صبح کی ہونا چاہیے یا سویم کی ہونا چاہیے منیٰ تو جہاں جواب :- بشرطیت میں ثواب پہنچا نا ہے دوسرے دن ہو خواہ میسر دن باقی تعین عرفی میں جب



ہاں کریں انھیں دنوں کی گنتی ضروری جاننا جہالت و بدعت ہے واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔  
کتبہ عبد المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمجرن المصطفیٰ البنی الامی علی اللہ تعالیٰ عیدہ وسلم۔

### تہجد کن کی رسم ہے

سوال :- میت کے بعد میسر دن قل پڑھنا چند ملایان اور قراہد اجاب کو جمع کر کے سورہ  
کلور تین قل اور آیت مفلون تک اور ماکان محمد ایا احد الا یہ پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر ارواح  
اموات کو ثواب پہنچانا اس سے فارغ ہو کر ملایان کو کسی قدر غلہ دینا اور چلانا ثابت ہے یا نہیں۔

جواب :- میسر دن کا جمع میت کے واسطے اولاً مشابہت ہنود کی کہ ان کے یہاں تہجد ضروری  
ہم جاری ہے حرام ہوگا بسبب مشابہت کے قال علیہ السلام من تشبه بقوم فهو منهم  
الحدیث ثانیاً تقر کرنا میسر دن کا یہ خود بدعت ہے اس کی کچھ اصل شرع میں نہیں ثابت۔ جو  
کہ لاکھوں لکھ پڑھتے ہیں بطبع غلوں پڑھتے ہیں کہ درشت میت بھی مانتے ہیں کہ لاکھوں اس قدر دنیا ہو  
گا اور ضروری جانتے ہیں چنانچہ معین ہے اور لاکھ بھی جانتے ہیں کہ ہم کو یہ ملے گا کیونکہ معین و مقرر ہو  
را ہے اور شرع میں جو چیز معروف و معین ہوتی ہے اس کو نقل زبانی شرط لگانے کے فرمایا ہے المعروف  
کا بشرط قاعدہ فقہ کا مسلہ ہے پس جو کچھ ملاؤں کو دیا جاتا ہے وہ اجرت ان کے پڑ جانے کی ہو  
اور جو پڑ جائے کہ اجرت پر ہوتی ہے اس کا ثواب نہ پڑھنے والے کو ہوتا ہے اور نہ مردے کو لہذا یہ فعل  
ان کا باطل اور لینا دینا دونوں حرام اور موجب ثواب کا نہیں بلکہ گناہ ہے مردے کو اس کا ثواب نہیں ہوتا  
ہے اور دینے والے اور لینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں لہذا اس کام کا ترک بھی واجب ہے اور اگر  
بعد اللہ ثواب پہنچانا منظور ہے تو ہر شخص اپنے مکان پر پڑھ کر پہنچا دے اور میسر دن کا کیوں انتظار کیا  
جائے نفس ایصال ثواب کو کوئی منع نہیں کرتا ہے اگر بلا نقیض ہو مگر ان کی وہ خصوصیات کے ساتھ بدعت  
مجہا ہے اور ثواب بھی نہیں پہنچتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

### بروز ختم مسجد میں روشنی

سوال :- بروز ختم قرآن شریف کے ضرورت سے زیادہ روشنی کرنا کیسا ہے۔

جواب :- ضرورت سے زائد روشنی کرنا اور پھر اس کے ساتھ اس کو ضروری سمجھنا اسراف و

ملہ نامی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہوگا۔

### محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال :- عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب :- محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب جنبل رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

### وہابی کا عقیدہ

سوال :- وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون غمیب تھا اور وہ کیسا شخص تھا۔ اور اہل نجد کے عقائد میں اور کتنی خفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب :- محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد مدعہ تھے اور مذہب ان کا جنبل تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ان جو وحد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق خفی۔ مشافعی مابکی۔ جنبل کا ہے۔

### حبیب حسن واعظ سہارنپوری

سوال :- یہاں پر ایک شخص واعظ حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انھوں نے اکثر مضامین و مسائل رطب و یابس فرمائے اور جنسوں کی نسبت جو پوچھا جاتا تھا تو سکوت کرتے تھے اگر ان کا حال معلوم ہو تو مطلع فرمائیے کہ کس عقائد کے ہیں اور کس استعداد کے ہیں یہاں تو ایک فعل کے تین چار فاعل پڑھتے تھے زیادہ حد اب اس امر سے بالعز وراغاض نہ فرمایا جائے فقط۔

جواب :- حبیب حسن کوئی واعظ سہارنپوری بندہ کو معلوم نہیں اور کوئی عالم وہاں اس نام کا ہے لوگوں نے باوجود جیل کے ارد و کتب دیکھ کر وعظ کا جیلہ دنیا کی معاش کے واسطے اختیار کر لیا ہے۔ خلق کو گمراہ کرنا ہے حق تعالیٰ پناہ دیوے اگر بندہ کو معلوم ہوتا تو صاف لکھتا مگر یہاں کوئی مولوی اس نام کا نہیں وہاں کے سب علماء سے بندہ واقف ہے فقط والسلام۔

### حضرت معاویہ کا یرید کو خلیفہ بنانا

سوال :- حضرت معاویہ نے اپنے دوہر و یرید پلید کو ولی عہد کیا ہے یا نہیں۔

**جواب:** ہر کفار سے سلام نہ کرے مگر بغیر ذرت مباح ہے۔

**آریہ سماج کا کلچر سُننا**

**سوال:** آریہ سماج کا کلچر سُننا اور اس موقع پر کہ سڑک پر ہو رہا ہو ایک کھلے مکان میں کھڑا ہو جائے تو گناہ تو نہیں ہے۔

**جواب:** آریہ سماج کے عقائد کو نہ سُننے کے احتمال فساد دین کا ہے مگر جو عالم ہے اور رد کرے تو گناہ ہونا جائز ہے ورنہ منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

**انگریزی ادویہ**

**سوال:** اکثر ادویات انگریزی شل عرق وغیرہ جو تیار ہو کر آتا ہے بظاہر اس میں اختلاط شراب جو بوجہ سرعت نفوذ تاثیر کے بادیعت قلت مقدار جو خالص شراب ہے اور بعض واقف لوگوں کے بغیر عرق و بکٹ وغیرہ میں اختلاط شراب معلوم ہوا بھی ہے ایسی حالت میں استعمال اس کا منع ہے یا نہیں۔

**جواب:** جس میں خلط شراب یا نجس شے کا ہے اس کا استعمال باوجود علم کے حرام ہے۔ اور لاعلمی میں معذور ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

**بکٹ نان پاؤ کا مسئلہ**

**سوال:** جو نان پاؤ یا بکٹ وغیرہ نجس تازی ہو جو منجملہ مسکرات ہے کھانا اس کا جائز ہے یا نہیں

**جواب:** یہ مسئلہ مختلف ہے امام محمد کی روایت نجاست و حرمت کی ہے دشمنین کی جواز کی تحقیق اور فتویٰ دونوں جانب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**ہندوؤں کا ہدیہ قبول کرنا**

**سوال:** ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلے یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

**جواب:** درست ہے۔

**ہندوؤں کی شادی میں جانا**

**سوال:** ہندوؤں کی شادی برلت میں جانا جائز ہے یا نہیں مگر مسریم سے جو حالات معلوم ہوتے ہیں ان کو ٹھیک جانا درست ہے یا نہیں۔

**جواب:** ہر یہ دونوں امر نادرست اور حرام ہیں مرکب ان کا فاسق ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔  
ولایتی قند اور تر و خشک مٹھائی کا حکم

**سوال:** ہر ولایتی قند اور مٹھائی تریا خشک کھانی درست ہے یا نہیں۔

**جواب:** جس کی نجاست یا حرمت تحقیق ہو یا غالب گمان ہو وہ نہ کھائے اور جس کا حال معلوم نہ ہو اس کا کھینا درست ہے فقط۔

**ہندوؤں کے پیادوں کا پانی پینا**

**سوال:** ہر ہندو چوپایہ پانی کی گتالیں سوئی و پیر مرق کے مسلمانوں کو اس پانی پینا درست ہے یا نہیں

**جواب:** ہر اس پیادے سے پانی پینا منافی نہیں۔

**حضرت حسینؑ کی مجلس غم منانا**

**سوال:** ہر مجلس غم منکر کا یہی شمارت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ و اولادہ و غرض ہر مکرور و مکرورہ

میں جو غم کے مجلس مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں ایسا مقام فرمادیں۔

**جواب:** غم کی مجلس تو کسی کی واسطے درست نہیں کہ حکم مبرک کرنا اور غم کے رفع کرنا ایک ہے تعزیر و تسلیم

اسی واسطے کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف غم پیدا کرنا خود جمعیت ہوگا اور شہداء حسین کا ذکر جمع کر کے سوائے اس کے ثابت

روافض کی بھی ہے اور تشبہ ان کا حرام ہے لہذا عقد مجلس غم کسی کا درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

**رافضیوں سے مراسم رکھنا**

**سوال:** ہر رافضی سے اس رکھنا اور اتحاد رکھنا اور رسم دوستی اور ان اور اس کی دعوت کرنا اور ان

کے بیان دعوت کھانا یا وجود دیکھنا اس سے دین و دنیا کا کوئی مطلب ہو جائز ہے یا نہیں اور جو شخص بلا صورت و افوض

سے اتحاد رکھے وہ کیسا ہے اور ثقات کو اس کی معیت میں اکل و شرب بلکہ اہمیت جائز ہے یا نہیں۔

**جواب:** یہ رافضی خوارج اور سب قساق سے بڑا ضبط مودت کا حرام ہے مگر سبب معاملہ

ناچاری کے معذور ہے اور ان کے مودت کرنے والا مدافین فی الدین عاصی ہے۔

**حسینؑ کی تصویر گھر میں رکھنا**

**سوال:** ہر تصویروں امام حسین علیہ السلام کا گھر میں رکھنا کیسا ہے اور ان کا فروخت کرنا چاہا ہو

یا نہیں اور آگ میں جلا دینا مناسب ہے یا نہیں۔

## گھوڑوں کو خسی کرنا

سوال :- گھوڑوں کا آخستہ کرنا یعنی بدھیا کرنا باعث کرنے شوخی کے جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- گھوڑے اور بکرے وغیرہ کو آخستہ کرنا درست ہے۔

ہوں کو گرم پانی یا دھوپ میں مارنا

سوال :- جنوں کا مارنا گرم پانی میں یا دھوپ میں جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- جنوں کا مارنا گرم پانی میں یا دھوپ میں جائز ہے کچھ حرج نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

## حلال کو اکھانا

سوال :- جس جگہ بزرگ معروف کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ

س کو اکھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

جواب :- ثواب ہوگا۔

## بھڑوں کا جلانا

سوال :- بھڑوں کا جلانا منع ہے مگر بعض جگہ کہ جہاں بکثرت آدمی آتے جاتے ہیں اور یہ کام بھی ہوتا ہے

بغیر جلانے کسی تدبیر سے دور نہ ہوں تو ایسے موقع پر جلانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- اور تدبیر نہ ہو تو جلانا درست ہے۔

## ملفوظات

۱۔ پیکوری پیرے ریشمی ہی میں ان کا حکم ریشمی کا ہی ہے مگر یہ موٹا ریشم ہے اور معروف ریشم ریشم

دوسرے قسم ہے پس اگر تانا بانا دونوں ریشم کے یا بندہ کے ہوں خواہ صرف بانا ریشم کا ہو تو دونوں صورتوں میں

درست ہے اور اگر دونوں ریشم نہ ہوں بلکہ صرف تانا ریشم ہو تو درست ہے جیسا ریشم کا بھی یہی حکم ہے

اصل یہ کہ بندہ ریشم ہے چھال نہیں ہے فقط واللہ اعلم۔

۲۔ مجھے کوئی وظیفہ ایسا معلوم نہیں کہ جس سے قوق و شوق پیدا ہو یا دنیا سے بے رغبتی اور اللہ کی

لطف توجہ کرنا اس کے لئے مفید ہے جس شے کی ماں یا پ کی طرف سے بے صراحت یا بے دلالت اجازت ہو اس

ایسا مضائقہ نہیں ہے اور بلا مرضی ان کے مال میں تصرف درست نہیں۔

۳۔ ایسے ظروف جن کا استعمال سبازن و مرد کو حرام ہے بنائے نہیں چاہئیں کہ بالآخر سبب معصیت

## مراہق کی امامت

سوال :- مراہق کتنی عمر کا ہوتا ہے اور اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔  
جواب :- مراہق کی امامت نادرست ہے اور تیرہ چودہ برس کا لڑکا مراہق ہے۔

جامع مسجد کا امام بدعتی و فاسق ہو تو کیا کیا جائے

سوال :- اگر جامع مسجد کا امام بدعتی ہو یا فاسق ہو اس وجہ سے اپنی مسجد محلہ میں جمعہ کر لینا اولیٰ ہے یا نہیں اور اگر بدعتی امام کے پیچھے معتدی بھی بدعتی ہوں تو ان کی نماز بھی مکروہ تھوکی ہوگی یا نہیں۔

جواب :- بدعتی کی اقتداء سے اپنا جمعہ اور جماعت الگ کر لینا بہتر ہے بدعتی کے پیچھے اس جیسوں کی نماز بھی مکروہ ہے۔ فقط۔

## بدعتی کی امامت

سوال :- بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔

جواب :- مکروہ تحریمی ہے۔

رسول اللہ کو غیب وال جہانٹے والے کی امامت

سوال :- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان جانے کے پیچھے نماز

درست ہے یا نہیں

جواب :- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب جو خاصہ حق تعالیٰ ہے ثابت کرتا ہو اس کے پیچھے نماز نادرست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

## مشرک بدعتی فاسق کی امامت

سوال :- مشرک بدعتی گورپرست ظالم فاسق غیر مقلد برہمنوں کی برائیاں حکام سے کرے

اور مسجد میں کٹار کو بٹھا دے اور خاٹ کرے ان سب کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جواب :- ہر مسلمان کے پیچھے جس کے معاصی کفر تک نہ پہنچے ہوں نماز ہو جاتی ہے مگر ابو ذر اب ہریت کم ہوتا ہے۔ اور میں کی نوبت کفر تک پہنچ گئی ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

لکھنؤ کے کفر ہے اس کی اقتداء جائز نہیں درمختار۔



### بدعتی کی امامت کا حکم

سوال :- بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔  
جواب :- بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمیہ ہے۔ فقط۔

### بدعتیہ شخص کی امامت

سوال :- جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعتیہ مہر پڑھے یا دوسری جگہ پڑھے۔

جواب :- جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔ فقط۔  
واللہ تعالیٰ اعلم۔

### دانی کے شوہر کی امامت

سوال :- ایک شخص کی بیوی پیشہ دانی کا کرتی ہے اور بے پردہ باہر پھرتی ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جواب :- جس کی بیوی دانی ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
بدعتی کے پیچھے جمعہ پڑھنا

سوال :- اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا ہو تو اس کا اعادہ کرے یا نہیں اگر اعادہ کرے تو کس طرح پڑھے۔

جواب :- اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا ہو تو اس کا اعادہ نہ کرے۔ فقط۔

### امام کا جماعت شروع کرنے میں کسی کا انتظار کرنا

سوال :- جو امام مسجد الیا ہو کہ جس وقت تک مسجد میں ایک یا دو شخص مخصوص نہ آجائیں جماعت کا وقت معمول بھی گزرنے کے قریب ہو اور وقت میں بھی تاخیر ہوتی ہو مگر اپنے غلط نفع کے باعث یا تعلقات کے سبب سے ان اشخاص کا انتظار کرے اور بغیر ان کے جماعتی تاخیر کرے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

جواب :- اگر بوجہ دنیا کے کسی دنیا دار رئیس کا انتظار کرتا ہے اور حاضرین کی باتیں نہیں کرتا تو امام و کبیر گنہگار ہیں مگر نماز اس کے پیچھے نہ پڑھ جاتی ہے۔

(مجلد حقوق محفوظ)

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ  
الحمد لله والمنة كثر خير وحنان ومجموعة بركات لعيني بغيضة

# فتح الرشيد

## حصه اول

من افادات طبيبات عالم اجل فاضل اكل مخزن اسرار شريعت  
معلم بروز طريقت حضرت مولانا المولوى الحافظ المحاسن  
رشيد احمد الكنگوهى

مجلد كايت

محمد سعيد ايند سينر ناشران و تاجران كتيب

و انان طبع سیدی قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع معینین میں صورت میں کرنی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی  
ماتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس روز یا دوسرے روز یا تیسرے روز یا کسی روز جمع ہو کر مجلس  
یا کسی در مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور دو تشریف وغیرہ پڑھ کر یا انیس شارب ثواب اس  
پڑھے ہوئے کا مستولی کو بخشے میں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ  
پڑھنا اور شمعونا اور رات ہے یا نہیں۔ جیسا کہ کتابت و تحریراتی بوم الاسباب میں بہر فرمایا۔  
الجواب۔ صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ مجمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہ کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے  
یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے  
شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے کتب نقاب الامتہ اب میں لکھا ہے۔ انھم القرآن  
جھرا بالجماعۃ ویسمی بالفارسیۃ سید یادہ خواندن مکروہ۔ اور فتاویٰ بزاز میں مرقوم ہے  
یکوۃ استخاد الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر  
فی المراسم و اتخاذ الدعویۃ لقراءة القرآن و جمع الصلحا والفقرا والعتق والقراءة سورۃ  
الانعام او الاخلاص اور الدعوات کما ہے۔ ومن المنکرات الکثیرۃ کایقاع التعمق والغسل  
القی فی بعد فی الاخر اس وقت المطبوع الفیہ الامام العارف واجتہاد النساء والمراد اخذ الحرج علی المنکر  
قراءة القرآن غیر عذالک مما هو مشاہدہ فی الامم کان کذا فی خلافت فی حرمہ وبطلان الوجوب بہ  
ولا یحرم کلا ولا یجوز علی العظیمین مست حکم صورت مسئلہ کہ تحریر یافت فقط بمقام علمی معنی

الجواب صحیح محمد عبد الحلیف علی معنی

الجواب صحیح محمد تقی الدین علی معنی

الجواب صحیح محمد عبد الحلیف سبزی محمد علی

محمد قاسم علی خلیف

مولانا عالم علی

امام مفتی شہر راد آباد

فتویٰ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مولوی عبد الحمید صاحب بریلوی مولوی عبد الحمید صاحب بریلوی

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مولوی عبد الحمید صاحب بریلوی مولوی عبد الحمید صاحب بریلوی

سوال۔ تین برس کے بچے کی فائزہ دوجہ کی پونا چاہئے یا سوہ کی پونا چاہئے جیسا تو فرما

الجواب۔ بشرط میں ثواب پہنچاتا ہے دوسرے دن ہونا خواہ تیسرے دن باقی یہ تیس عری نہیں

لے یہ فتویٰ برائے اطفال مجوز نہ جعات تحریر کیا جاتا ہے کہ جو لوگ ان میں سے بڑے بڑے کہلاتے ہیں۔ مہارے ملے

انہیں کہ روافت کرتے ہیں لہذا ما میں جعات کو جانے کو کہیں اور اس سے باز کریں۔



# تَقْوِيَةُ الْإِيمَانِ

یعنی

توحید کی حقیقت اور شرک کی مذمت

تالیف

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ

ولادت ۱۲۸۷ھ شہادت ۱۳۵۷ھ

ناشر { فاروقی کتب خانہ بیرون لوہاری بازار

علی مسجد جامع الحدیث مولانا عبدالغنی صاحب علی علیہ قریب آباد

ملتان شکر

قیمت نامورہ

جھوٹا اور اللہ کا نام شکر اور اللہ صاحب نے سورہ مومنوں میں فرمایا ہے۔

قُلْ مَنْ يَمْلِكُ مِنْ دُونِ اللَّهِ	کہ کون ہے وہ شخص کہ اس
يُجِيرُ الْغَالِيَةَ لَا	کے ساتھ میں ہے۔ تصرف ہر چیز
يُجَارُ مَلَائِكَةُ رَاجِعٌ مُسْتَعْتَابُونَ	ہو اور وہ حمایت کرتا ہے۔ اور
يَسْتَفْعِلُونَ رَبَّهُمْ لَوْ لَفِئَ قَاتٍ	اس کے مقابل کوئی ہوت نہیں
مُتَحَفِّلُونَ	کر سکتا جو تم جنتے ہو سودی کہیں

یہ کہ اللہ ہے۔ کہ ہر کھل سے خلی ہو جاتے ہو۔

یعنی جب کافروں سے بھی بوجھے۔ کہ سارے عالم میں تصرف کس کا ہے اور اس کے مقابل کوئی حمایت کھرانہ ہو سکے تو وہ بھی نہیں سگے۔ کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے۔ پھر اور دل کو مانتا محض خبط ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کی ہزار نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے۔ اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے۔ مگر یہی پکارنا اور فتنیں مانی اور نذر دنیا ز کوئی ملو ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھتا بھی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرنے کو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے جو



الوجہ اور ذرۃ شرک میں برابر ہے۔ سو سمجھنا چاہئے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں۔ کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھنے اور اس کے مقابل جاتے بلکہ شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمے نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں، وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جہانور کرنا اور اس کی مہنت اپنی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تعالیٰ کی ثابت کرنی۔ سوان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی کہے اور اس کا فوق اور اسی کا بندہ اور اس بات میں اولیاء اور انبیاء میں اودھن اور شیطان میں اور بھوت اور پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی پہ معاملہ کرے گا وہ شرک ہو گا اور نہ گناہ خواہ انبیاء اولیاء سے خواہ پیروں شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جیسا بت پوچنے والوں پر غصہ کیا ہے۔ ویسا ہی یہود و نصاریٰ پر حالانکہ وہ اولیاء و انبیاء سے یہ معاملہ کرتے تھے۔ چنانچہ سورہ نبرات میں فرمایا۔

رَاٰخُذُوْا حَيٰٓا۟تُكُمْ وَاٰلَآئِہٖٓۤ اَنْۢیَۤا۟تِہٖۡ سَیُکَذِّبُۡنَکُمْ ۚ

وَرٰوَدِیۡنَکُمْ فِیۡٓ اَنْۢیَۤا۟تِہٖۡ کَیۡفَ اَیۡۡتِہٖۡ اَیۡۡتِہٖۡ اَیۡۡتِہٖۡ

وَمٰۤیۡ اِلَآلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ وَالمَیۡسِیۡحُ ۚ

اِنَّ مَرۡیِطَہٗ دَمًا اِمۡرُوۡا اِلَآہَ ۙ

اور حالانکہ ان کو قوی ہو لیتا تھا۔

جس۔ جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مراد میں ملے۔ اور اس  
توقیع پر نذر و نیاز کرے، اور اس کی منتیں مانے، اور اس کو مصیبت کے وقت  
پکارتے ایسا کرنے سے مشرک ہو جاتا ہے۔ اور اس کو اشْرَک فی التَّعْوِذِ  
کہتے ہیں یعنی اللہ کا ساتھ صرف ثابت کرنا محض شرک ہے۔ پھر خواہیوں سمجھے۔  
کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہیوں سمجھے کہ اللہ نے اُن کو  
ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح سے مشرک ثابت ہو جائے۔

### ۳۔ اِشْرَک فی العِبَادَةِ

عبادت کہتے ہیں۔ جیسے سجدہ، اور رکوع، اور باقیہ باندھ کر کھڑے ہونا۔ اور اس  
کے نام پر اپنا رخ بنا کرنا اور اس کے نام پر گوندہ رکھنا اور اس کے گھر کی طرف در  
دور سے قصد کر کے سفر کرنا۔ اور ایسی صورت بنا کر لینا کہ ہر کوئی جانے کہ یہ  
لوہ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں۔ اور راستے میں اس مالک کا نام پکارتا۔ اور  
معتول باتیں نہ کرنا۔ اور شکا۔ سے بچنا۔ اور اسی قبیلے سے جا کر طواف کرنا۔ اور  
اس گھر کی طرف سجدہ کرتا۔ اور اس کی طرف جانور لے جانے اور وہاں متیں ماننے  
اس پر غلاف ڈالنا۔ اور اس کی چوکھٹ کے آگے گھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا  
کرنی، اور وہیں دُنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا۔ اور اس کی  
دلہان سے اپنا منہ اور چھاتی ملانا۔ اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی، اور اس کے

شَرِكٌ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكََ عِندَ رَبِّىْ سَئِىْرٌ مُّبِيْنٌ

مُفْلِحٌ حَتّٰى يَمُوتَ  
بیشک شرک ہونا بڑی بے شہانی ہے۔

یعنی اللہ صاحب نے نعمان کو قطعاً ہندوئی دے تھی۔ سوانہوں نے اس سے  
بھگا کر بے انصافی یہی ہے۔ کہ کسی کا حق اور کسی کو کچڑا دینا اور جس نے اللہ کا حق  
اس کی مخلوق کو دیا۔ تو بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا جیسے  
بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے۔ اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی  
(اور یقیناً جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار  
سے بھی ذلیل ہے) اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا  
ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ ویسے ہی عقل کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا  
ہے کہ شرک سب سے برا عیب ہے۔ اور یہی حق ہے۔ اس واسطے کہ  
آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے۔ سو  
اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اس کی بے ادبی ہے۔

وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اَرْسَلْنَا

فِرْعٰۤاۤنَ اَنْ يَّحْيِيَ

مَنْ جَعَلَ مِنْ رَّسُوْلٍ اَوْ

وَمِنْ اٰیٰتِهِ اَلَا اَلَا اَلَا

اَلَا اَلَا خَبِيْرٌ ۝

اور نہ ہی کوئی زندہ کرنے والا ہے۔

اور نہ ہی کوئی زندہ کرنے والا ہے۔

رحم اسی نکتہ میں ہے۔ کہ توحید خوب درست کیجئے۔ اور شرک سے دور بھاگئے  
 نہ اندکے سوا کسی کو مالک سمجھئے کہ کسی چیز میں کچھ تصرف کرتا ہے۔ نہ کسی کو  
 اپنا مالک ٹھہرائیے۔ کہ اس سے اپنی کوئی مراد مانگئے اور اپنی حاجت اس کے  
 پاس سے جائیے۔

وَاَخْرِجْ اَحْمَدًا عَنْ مَعَادِئِهَا  
 جَبَسَ قَالِ كَالِیَا رَسُولُ اللّٰهِ  
 مَتٰی اللّٰهُ مَعْلٰیہِ وَاللّٰہِ وَسَلَّمْ  
 لَا تَقْرَبُ بِاللّٰہِ شَيْئًا وَاِنْ خَلَّتْ  
 وَخَصْرَتْ ۔۔  
 مشکوٰۃ کے اب تکبائر میں لکھا ہے  
 کہ اہم اہم رحم نے ذکر کیا کہ ساد  
 بن علی شہ قتل کیا کہ فرمایا جو کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک ٹھیل  
 اللہ کی کوئی مراد مانگئے تو ایسا ہوتا ہے۔

یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر کہ شاید کوئی مینا بھوت کہے۔

ایضا پہنچا ہے۔ سو یہ مسلمان کو ظاہر کی بلاؤں پر صبر کرنا چاہئے اور ان کے ڈر سے  
 اپنا دین نہ بگاڑنا چاہئے۔ اسی طرح جن اور بعد توں کی بھی ایذا پر صبر کرنا چاہئے  
 اور ان سے ڈر کر ان کو نہ مانتا چاہئے۔ اور یہ سمجھنا چاہئے کہ فی الحقیقت تو ہر کام  
 اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ مگر وہ بھی کبھی کبھی اپنے بندوں کو چاہتا ہے۔ اور  
 بُروں کے اٹھوں سے بھلوں کو ایذا پہنچاتا ہے۔ تاکہ کچھ اور بچوں میں فرق ہو  
 جائے۔ اور مومن اور منافق جدا معلوم ہو جا دیں۔ سو جیسے ظاہر میں امتیاز  
 کوں سقوں کے ہاتھ سے اور مسلمانوں کو کافروں کے ہاتھ سے اللہ کے ایک سے

یعنی جیسے کہ اللہ کو سمجھتے ہیں، کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اور سب کام اس کے اختیار میں ہیں۔ سو ہر مشکل کے وقت یہی سمجھ کر اس کو پکارتے ہیں۔ سو..... سو کسی اور کو اس طرح کا سمجھ کر پکارنا نہ چاہئے کیونکہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اول تو یہ بات خود غلط ہے کہ کسی کو کچھ حاجت بر لانے کی طاقت ہووے یا ہر جگہ حاضر و ناظر ہو دوسرے یہ کہ جب ہمارا خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا۔ تو ہم کو بھی چاہئے۔ کہ اپنے ہر کام پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا ندھ ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا طاقتور اسی سے رکھتا ہے۔ دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا۔ اور کسی چوڑے چار کا لکھا ذکر ہے۔

انْفِرِجَ الْبَرْقُ نَدَىٰ عَنَ الْأَشْرَافِ	مکلوۃ کے باب المستفاد میں کہ ہے کہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى	قرآن نے ذکر کیا کہ اللہ نے نازل کیا کہ
يَا أَيُّهَا الْمَرْفُوقُ لَوْ لَيْتَ لَكَ نِي	عزیز مرسلی اللہ علیہ السلام سے کہ اللہ نے
يَقْرَأُ بِالْأَرْضِ مِنْ خَطَايَا نَعْدَ	نے فرمایا ہے۔ کہ آدم کے بیٹے بیشک
يَعِيشُ فِي الْكَثْرَةِ فِي الْحَيَاةِ	جو مجھ سے بڑے دنیا پر گناہ کے نیک بھرے
وَالْأَيْمَانُ بِمَا مَوْفِقًا	مجھ سے تھوڑے شریک بھتا ہر کسی کو تو
	بیشک لے لندیں تیرے پاس پختہ ہی بنا ہر

یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہیں کہ فرعون بھی اس دنیا

اسی کے اختیار میں ہوتا ہے۔ جب چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے۔ اسی طرح ظاہر کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے۔ جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں۔ سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے۔

یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ کسی نبی دلی کو۔ جن و فرشتے کو۔ پیر و شہید کو، امام و ام زاحے کو، بھوت و پری کو، اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں۔ بلکہ اللہ صاحب اپنے ارادہ سے کبھی کسی کو متنبی پہنچاتا ہے خبر دیتا ہے۔ سو یہ اپنے ارادہ کے موافق نہ ان کی خواہش پر۔ چنانچہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا اتفاق ہوا ہے کہ کسی بات کے دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور وہ بات معلوم نہ ہوئی۔ پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ملا تو ایک آن میں بتادی چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ساتھیوں نے حضرت عائشہؓ پر شمت لگائی اور حضرت کو اس سے برا بھلا بولا۔ اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا۔ پر کچھ حقیقت معلوم نہ ہوئی۔ اور بہت فکر و غم میں رہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا۔ تو بتادیا کہ منافق جو ملے ہیں۔ اور عائشہؓ پاک ہیں۔

سولہ یوں رکھا چاہئے کہ غیب کے خزانہ کی کبھی اللہ ہی کے پاس ہے۔ اس نے کسی کے ہاتھ نہیں دی اور کوئی اس کا خزانچی نہیں مگر اپنے ہی ہاتھ سے قفل کھول کر اس میں سے جتنا جس کو چاہے بخش لے اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس ایسا



کے دل کا احوال جب چاہیں معلوم کر لیں۔ یا جس حیب کا احوال جب چاہیں معلوم کر لیں۔ کہ وہ جیتا ہے یا مر گیا۔ یا کس شہر میں ہے۔ یا کس محل میں، یا جس آمدہ بات کو جب ارادہ کریں تو دریافت کر لیں کہ فلاں کے ہاں اولاد ہوگی یا نہ ہوگی، یا اس سوداگری میں اس کو فائدہ ہوگا یا نہ ہوگا۔ یا اس لڑائی میں فتح پائے گا یا شکست کہ ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان۔ سو جیسے سب لوگ کبھی کبھار بات عقل سے یا قرینہ سے کہہ دیتے ہیں پھر کبھی ان کی بات موافق پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل اور قرینہ سے کہتے ہیں سوال میں کبھی درست ہو جاتی ہے۔ کبھی ٹھوک، ہاں مگر جو مشد کی طرف سے دہی یا الہام ہو سو اس کی بات نہالی ہے۔ مگر وہ ان کے اختیار میں نہیں۔

أَخْرِجْنَا وَاتَّبَعْنَا	مشکوٰۃ کے بابا علان الکفار میں لکھا کہ
بُنْتُ مَعَكُمْ ذَا مِثْرٍ	دع سے نقل کیا ہے کہ جب میری شادی تھی
قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ	تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس کر آئے
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّابٌ	اور میرے پاس سندھ پہنچے تھے جیسے تو بیٹا
بَنِي عَتَّى تَمَسَّ عَنِّي فَرَأَيْتُ	سے چند لڑکیاں دف بجانے
كَلْبًا يَلَيْتُ بَنِي فَبَيْلَتُ جَزِيرَ	لکھیں اور ان بزدلوں کا ذکر
يَا تَنَّا مَخْرُجِينَ وَالذَّوْ	کرتے گئیں جو پرہیز میں رہے
يَنْدِينَ مِنْ قُرَيْشٍ آتَارِي يَدَنَا	گئے تھے

بَسْتَجِیْعُوْنَ اور نہیں طاقت رکھتے۔

یعنی اللہ کی تعظیم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کمان کا کچھ اختیار نہیں اور ان کی روزی پہنچانے میں کچھ دخل نہیں رکھتے۔ نہ آسمان سے پتہ برساویں نہ زمین سے کچھ اگادیں اور ان کو کسی نوع کی کچھ قدرت نہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ یہ جو بعض عوام الناس کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء یا امام و شہیدوں کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت تو ہے۔ لیکن اللہ کی تقدیر پر وہ شکر کریں۔ اور اس کے ادب سے دم نہیں مارتے اگر چاہیں۔ تو ایک دم میں الٹ پلٹ کر دیں۔ لیکن شرع کی تعظیم کر کے چپ بیٹھے ہیں۔ سو یہ بات سب غلط ہے۔ بلکہ کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

وَلَا تَدْعُ مَنِ دُعِیَ سَوْرَةُ نَسِیْ مِیْ اَکَا جَہِ اَدِیْ پَکَر

اَللّٰہُ مَا لَا یَتَعَمَّلُ وَلَا سَوَائِیْ اَمِیْنِ اِیْمُوْنِ کُوْنِ فَاہِدِ

یَعْمُرُکَ لَکِنْ لَعَلَّتْ اِیْمُوْنِ تَحْمُوْکُوْنِ لَقَمَانِ سَوَاکَرِ

کَاہِلَتْ اَقَامِیْنِ اَفْطِلِیْمُوْنِ ہ تُوْنِ یَہِیْشِکْ تُوْجَہِ اَنْصَاہِ

یعنی اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔

یعنی جو کوئی کسی سے مراد لکھتا ہے اور شکل کے وقت پکارتا ہے۔  
 اور وہ اس کی حاجت روا کر دیتا ہے۔ سو یہ بات اسی طرح ہوتی ہے۔ کہ  
 یا تو وہ خود مالک ہو یا مالک کا صاحب ہو یا مالک پر اس کا بار ہو جیسے بڑے  
 بڑے امیروں کا کہنا بادشاہ دب کر یاں لیتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے بازو میں  
 آدھ اس کی سلطنت کے رکن۔ ان کے تانوش ہونے سے سلطنت بگماتی ہے  
 یا اس طرح کہ مالک سے سفارش کیے اور وہ اس کی سفارش خواہ خواہ قبول  
 کر لے۔ پھر دراز سے خوش ہو یا تانوش جیسے بادشاہزادی یا بیگمات کہ بادشاہ  
 ان کی وجہ سے ان کی سفارش رد نہیں کر سکتا۔ سو چاروں چاروں کی سفارش  
 قبول کر لیتا ہے۔ مگر جن کو اللہ کے خواہ لوگ پکارتے اور ان سے مرادیں  
 لکھتے ہیں وہ تو مالک ہیں آسمان و زمین میں ایک ذرہ بھر چیز کے اور نہ کچھ  
 ان کا صاحب ہے۔ اور نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہیں اور نہ اس کے بازو کہ  
 ان سے دب کر ان کی بات مان لے۔ اور نہ بغیر پروا لگی سفارش کر سکتے  
 ہیں۔ کہ خواہ خواہ اس سے دلوا دیں۔ بلکہ اس کے دربار میں ان کا تو یہ حالی  
 ہے۔ کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے۔ وہ صوبہ و عصب میں آ کر بے حواس ہو جاتے  
 ہیں۔ اور ادب اور دہشت کے مایے دوسری ہمارا اس بات کی تحقیق اس  
 سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے۔ اور جب اس بات کی  
 تحقیق آپس میں کر لیتے ہیں۔ سوائے اَمَّا وَصَدَّ ثُنَّ کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پھر

قدیم کا شیعہ سمجھے وہ اصل مشرک ہے۔ اور بڑا جاہل کہ اس نے خدا کے معنی کچھ بھی نہیں سمجھے بلکہ اس ملک الملک کی قدر چینی اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے

جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے۔ اور ایک دم میں۔ را عالم عرش سے فرش ہماں پہنچ کر ڈالے اور ایک نیا عالم اس جگہ قائم کرے کہ اس کے تو بعض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے۔ کسی کام کے واسطے کچھ ایسا ہے۔ اور سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ اور جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدمی اور جن بھی سب ان کے جبرائیل اور میکائیل سے ہو جادیں تو اس ملک الملک کی سلطنت میں ان کے سبب سے کچھ رونق بڑھ نہ جئے گی۔ اور جو سب شیطان اور دجال ہی ہو جادیں۔ تو اس کی کچھ رونق گھٹنے کی نہیں۔ وہ ہر صورت میں بڑوں کا بڑا ہے۔ اور بادشاہوں کا بادشاہ۔ اس کا نہ کوئی کچھ بگاڑ سکے نہ سنوار سکے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بادشاہ ہزاروں میں سے یا بیگانوں میں سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق اس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جاوے اور چوری کی سزا نہ دینے دیوے اور بادشاہ اس کی محبت سے لاچار ہو کر اس چور کی تقصیر معاف کر دے تو اس کو شفاعت محبت کہتے ہیں۔ یعنی بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی۔ اور یہ بات سمجھی کہ ایک بار غنہ

کاموں کے وقت پکارتے ہیں۔ پھر اسی طرح ایک مدت میں یہ  
 رسم جاری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیال  
 میں ہیں کچھ ان کی حقیقت نہیں۔ وہاں نہ اللہ کے رسول کوئی ہے اور  
 نہ کسی کا یہ نام ہے۔ تو اس کو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں۔ سب  
 خیال ہی خیال ہے۔ اس نام کا کوئی شخص وہاں مالک اور مختار نہیں  
 جو ان کاموں کا مختار ہے۔ اس کا نام اللہ ہے۔ محمد یا علی نہیں۔ اور  
 جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ سو ایسا شخص کہ  
 اس کا نام محمد یا علی ہو اور اس کے اختیار میں عالم کے سب کا دباؤ  
 ہو۔ ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں۔ بلکہ محض اپنا خیال ہے  
 سو اس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا۔ اور کسی کا  
 حکم اس کے مقابل معتبر نہیں۔ بلکہ اللہ نے ایسے خیال باندھنے سے منع  
 کیا ہے۔ اور وہ کون ہے کہ اس کے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار ہوگا  
 یہی اصل دین ہے۔ کہ اللہ ہی کے حکم پر چلے۔ اور کسی کا حکم اس کے  
 مقابل ہرگز نہ مانئے۔ لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے۔ بلکہ اپنے پیروں  
 کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم  
 ہوا۔ کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ  
 بھی انہیں باتوں میں سے ہے۔ کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے

مغض غلط ہے۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے۔ کہ سب انبیاء و اولیاء  
 اس کے روبرو ایک ذرہ پتیرے بھی کمتر ہیں۔ کہ سارے آسمان و زمین  
 کو عرش اس کا قبة کی طرح گھیر رہا ہے۔ اور باوجود اس بڑائی کے  
 اس شاہنشاہ کی عظمت نہیں تمام سکتا۔ بلکہ اس کی عظمت  
 سے چڑھ بولتا ہے۔ سو کسی مخلوق کی کیا طاقت کہ اس کی بڑائی کا  
 بیان بھی کر سکے۔ اور اس کی عظمت کے میدان میں اپنا خیال اور  
 وہم بھی دوڑا سکے۔ پھر کسی کام میں دخل دینے کی اور اس کی سلطنت  
 میں ہاتھ ڈالنے کی تو کس کو قدرت؟ وہ خود مالک الملک بغیر شکر  
 اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آن میں کروڑوں کام  
 کرتا رہتا ہے۔ وہ کس کے روبرو سفارش کرے۔ اور کس کا منہ  
 کہ اس کے سامنے کسی کام کا مختار بن بیٹھے؟ سبحان اللہ اشرف الملوک  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس دربار میں یہ حالت ہے۔  
 کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سننے ہی مارے دہشت کے  
 بے حواس ہو گئے۔ اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری  
 ہوئی ہے۔ بیان کرنے لگے۔ پھر کیا کیئے ان لوگوں کو کہ اس مالک  
 الملک سے ایک بھائی بندی کا سار شتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ  
 سمجھ کر کیا کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ میں اپنے ربا



بادشاہ ملک سارے جہان کا بندہ اور سچا ہے کر ڈالے، مجبور بڑا  
 داتا، بے پرواہ، علیٰ ہذا القیاس،

اَلْحَرَجُ فِي كِتَابِ الشَّرْحِ

عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْلَقِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ

اللَّهُ وَكَيْفَ مَحْتَدًا وَ

قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَخُذُوا

الشَّرْعَ فَقَطْ

یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے۔ اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں

سوا اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملائے۔ خواہ کتنا ہی بڑا ہو۔ اور

کیسا ہی مقرب۔ مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ رسول چاہے گا تو فلاں کام

ہو جاوے گا۔ کہ سارا کا دو یا جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔

رسول کے چاہنے سے نہیں ہوتا۔ یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلاں

کے دل میں کیا ہے؟ یا فلاں نے کی شادی کب ہوگی؟ یا فلاں نے دھت میں

کتنے چتے ہیں؟ یا آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں یہ

نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانتے ہیں۔ کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے

رسول کو کیا خبر! اور اس بات کا کچھ مضائقہ نہیں کہ کچھ دین کی بات

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ

تَعَوُّذُ الْاَلَمَلَا

www.afalnetwork.com

مولانا محمد اسماعیل شہید

طابع ہاشر

الحدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور



فَتَسْبِّحْ لَهُ لَقَالَ تَسْبِّحُ اللَّهَ  
 مَا تَسْبِّحُ سُبْحَانَ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ  
 الْهَيْئَةُ شَيْءٌ وَالشَّيْءُ قَائِمٌ  
 أَحَقُّ أَنْ تُسَبِّحَهُ لَكَ لَقَالَ  
 أَطِيعُوا وَأَرْكَبُكُمْ وَارْكَبُوا  
 اس نے کہا کہ تیرے رب خدا کو سُبْحَانَ  
 کے اظہار کہنے لگے اے میرے رب  
 تم کو جس طرح میں جہاں لاندہ دھرت  
 سو ہم کہ ضرور چاہے کہ تم کو جس طرح  
 سوزنا کہ زندگی کرو اپنے سب کی اور  
 اٹھا کر۔

یعنی سب انسان آپس میں بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ جو وہ بڑا بھائی  
 ہے۔ جو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ اور مالک سب کا اللہ ہے  
 بندگی اس کو چاہئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء امام و امام زادہ، پیر  
 و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ وہ سب انسان ہی ہیں۔  
 اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی۔ وہ بڑے  
 بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی فراہم داری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے ہیں  
 سوان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے۔ خدا کی سی۔ اور یہ بھی معلوم  
 ہوا کہ بعض بزرگوں کو بعض دھرت اور بعض ہاؤر مانتے ہیں چنانچہ بعض  
 درگاہوں پر شیر حاضر ہوتے ہیں۔ اور بعض پر ناقہ۔ اور بعض پر بھڑکے  
 مگر آدمی کو اس کی سند نہیں پڑنی چاہئے۔ بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم کرے کہ اللہ

نے بتلائی ہو اور شرع میں جہانز ہو۔ مثلاً کبروں پر مجا اور بتنا۔ شرع میں نہیں بتایا۔ سو ہر گز شبہ نہ۔ اور کسی کی قبر پر کوئی شیر و نر لاش بیٹھا رہتا ہو تو اس کی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جہانز کی ریس نہ کوئی چاہیے۔

اَخْرَجَ ابُو دَاوُدَ وَ تَعُوْثُ  
قِيْسُ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَا  
اَتَيْتُمَا اَيُّمَيْرَ لَا تَرَايَا  
يَسْجُدُ لِنَبِيِّكُمْ رَبَّانِي  
اَلْهَمَّ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ اَيُّ اَيُّكُمْ  
لَكَ فَقَالَ لِيْ اَسْرَدِيْتُ  
لَوْ مَرَرْتُ بِقَبْرِىْ لَا كُنْتُ  
تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ  
لَا تَفْعَلُوْا

مشکوٰۃ کے باب عشر اشاد میں لکھا ہے  
کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن مسر  
نے نقل کیا کہ کیا میں ایک شرم کی  
جس کا نام حیرت ہے سو کیا میں شرم کی  
وہ تو کہہ کر کہتے تھے اپنے راوی کو سو  
کہ میں نے جسے پلے خدا زادہ لائق  
ایک کہہ دیا کیسے ان کو پھر فریاد  
ہو خیال تو کر جو گز سے میری قبر  
پر کیا سجدہ کرے تو اسنو کہ میں  
نے نہیں۔ تو فرمایا  
مت کرو۔

یعنی میں بھی ایک دن مرکب میں ملنے والا ہوں۔ تو کب سجدہ  
کے لائق ہوں۔ سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی۔  
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے کسی

مِنْ الْيَقِينِ قَالُوا نَطْلُقُكَ قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ

قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ

قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ

قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ

قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ

قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ

قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ

قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ

قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ قَالُوا كَيْفَ نَطْلُقُكَ

ادب نہ کرو سے شیطان۔

یعنی بزرگ کی تعریف میں زبان سلجھال کر بولو۔ اور جو بشر کی سی

تعریف ہو وہی کرو۔ سوان میں بھی اختصار ہی کرو۔ اور اس میدان میں

منہ زور گھوڑے کی طرح مست دوڑو۔ کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی جہاب میں

بے ادبی نہ ہو جائے۔

اب سنا چاہئے کہ سردار کے لفظ کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ

کہ وہ خود مالک مختار ہو اور کسی کا محکوم نہ ہو۔ خود آپ جو چاہے سو کرے

جیسے ظاہر میں بادشاہ۔ سو یہ بات تو اللہ ہی کی شان ہے۔ ان منوں کو



اور وہ ہر جہ سے کہ جیتی ہی ہو۔ مگر اور درختوں سے امتیاز رکھتا ہو کھلا  
 حاکم کا حکم اول اس پر آوے۔ اور اس کی زبانی اور دل کو پہنچے جیسا ہر  
 قوم کا جو دہری اور گاؤں کا زمیندار سوان معنوں کو ہر پتھر اپنی امت کا  
 سروا ہے۔ اور ہر امام اپنے قصبے کے لوگوں کا۔ اور ہر تختہ اپنے تابعوں کا۔ اور  
 ہر بزرگ اپنے مریدوں کا، اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ ہر طبقے کے  
 اول اللہ کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں اور پیچھے اپنے چھوٹوں کو سکھاتے  
 ہیں۔ سو اسی طرح سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں کہ اللہ  
 کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر  
 سب سے زیادہ قائم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ دیکھنے میں سب ان  
 کے محتاج۔ اس معنی کہ ان کو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ  
 نہیں۔ بلکہ ضرور یوں ہی جانتا چلے ہے۔ اور ان پہلے معنوں میں ایک کھلی  
 کا بھی مبرور ان کو دھماکتہ کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک پیوستی میں بھی  
 تصرف نہیں کر سکتے۔

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ	مکمل ہر شے کے باوجود میں
قَائِلَةً أَلَهَا أَشْرَعُ	کہا کہ یہاں سے کہ کیا کہی گئی
لَسِرِقَةٍ فِيهَا تَقْوَانِي	نے نقل کیا کہ انہوں نے خیر کیا
فَلَمَّا سَأَلَهُ عَنْ سَوَّلِ اللَّهِ	کہ اس میں تصویریں تھیں ہیں جو

بلد عظم و فزون کی کتابیں مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزانیہ دیوبند روپی  
بہر وقت پیش کرتا ہوں



حضرت قلب العالم خاتم الاولیاء والی الدین فخر الفقہاء والمشاخ مولانا  
رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر



از قلم فیض رحم حضرت مولانا محمود حسن صاحب خانہ ہندو  
جسکو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزانیہ دیوبند نے

اپنے

خود ہاتھ لگا کر تصنیف کیا ہے

ملاحظہ فرمائیں کہ قرآن مجید و تفسیر قریم و تفسیر قریم  
تصانیف علامہ دیوبند اور کتب درسیہ اور کتب فقہیہ  
سید احمد مالک کتب خانہ اعزانیہ دیوبند  
(الکتاب خانہ سید احمد مالک)

غم مرشد ہے پر مرشد غموں کا ہے یہ وجدانی  
 خبر بھی ہے کہ اس جانِ جہاں نے ہم سے کٹھ موڑا  
 کوئی ہے وجہ ہم اپنے ہوئے ہیں دشمن جانی  
 نہ ہو صبح وطن کیونکر ہتر شامِ غسریاں سے  
 فراقِ دلربا میں گھر ہے رشکِ گنجِ زندانی  
 خبر ہے جان کو دل کی زلزل کو جان کی پروا  
 فقط سینہ پہ ہے ہاتھ اور زانو پر ہے پیشانی  
 جو تھا موصل الی اللہ ہو گیا واصل بحق ہے  
 پھر میں ہیں ڈھونڈتے سرگشتگانِ تیرہ سبانی  
 جنید و شبلی و ثانی ابو اسعد و انصاری  
 رشید ملت و دین غوثِ اعظم قطبِ ربانی  
 نسیم بحسرتِ رافت، فضل رحماں منبعِ احسان  
 نسیم فیضِ یزداں، ابرِ رحمت، ظلِ سبحانی  
 زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا  
 کہ تھا داغِ غلامی جس کا تمغائے مسلمان  
 ترابِ پراہنِ انوار کی ہے کیوں اُٹل ڈھیل شاید  
 اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

تن آسانی میں کھوئی عمر ساری کیا قیامت ہے  
 پشیمانی سے اب حاصل ہے کیا غیر از پریشانی  
 دل سودہ زدہ بہیلوں ہی کچھ دوستو شاید  
 کریں مدح و ثنا میں آپ کی آؤ غنہ لخوانی

## غزل مدحیہ

وہ صدیق معظم تھے سحابِ لطفِ رحمانی  
 وہ شمعِ دین و ملت تھے گلِ گلزارِ عرفانی  
 وہ تھے کبریتِ ایمانی وہ تھے یا قوتِ روحانی  
 ہے کیا کبریتِ احمر اور کیا یا قوتِ زمانہ  
 قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں  
 عبیدِ سودکان کے لقب ہے یوسفِ ثنائی  
 رقابِ اولیا کیوں خم نہ ہوتیں آپ کے آگے  
 وہ شہبازِ طریقت تھے محی الدینِ جبیلانی  
 خدا ان کا مربی وہ مربی تھے حقائق کے  
 مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخِ ربانی  
 جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا  
 مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جاہو گیا گمراہ  
 وہ میزاب ہدایت تھے کہیں کیا نقص قرآنی  
 فقیہ بانہر ایسا کوئی یار و بستائے تو  
 ہو جس کا علم ازمانی ہو جس کا حکم ایتانی  
 رخ زیبا ہو جس کا مظہر ادعی من السامع  
 محدث ایسا دیکھیں گے کہاں اسے داتے حقانی  
 مقدر ایسا لائیں گے کہاں سے یا خدا جس کے  
 ہوں قول و فعل دونوں کا شف اسرار قرآنی  
 مراد حق ہے لا تقصی عجائبہ پہ کیا کیجے  
 گیا زیر زمین وہ محرم اسرار قرآنی  
 ہوسینہ جس کا مصباح نبوت کے لئے مشکوٰۃ  
 بجز مہدی نیا بے این چنینی ہادی حقانی  
 گدایانِ در دولت کے کشکول و مرقد سے  
 نظر آتے تھے شرمندہ قبار و تاج سلطانی  
 پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھے گنگوہ کارستہ  
 جو رکھے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوقِ عرفانی  
 دلِ طالب میں کھینچی شاہد مقصود کی صورت  
 بنام ایزد وہ سلطان المشائخ تھے عجب مانی

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرے زندیا  
 اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم  
 ہائے غم ہائے ستم ہائے غضب ہائے الم  
 آج اس سے بھی ہوا دیکھ لو خالی عالم  
 آگے کہنے کی ہے کچھ بات نہ سننے کی تاب  
 لب تلک آتا ہے لیکن یہ مقولہ پیہم  
 رحم برے کسیم ایسچ نہ کردی رشتی  
 اے کو کف پائے تو بود تاج سرم  
 آج تو تاسم داماد سب ہی مرتے ہیں  
 اس لاکھ ڈاکر ہے برباد ہوئے تم یا ہم  
 منتظر بیٹھے ہیں اب ہم پہ گزرتا کیا ہے  
 فخر کا خوف ہے پر ساتھ ہے امید کرم  
 تو رحیم و ملک و بار ہے مسلخ مسلخ  
 ہم جہول اور زیاں کار ہیں با دُخترِ دُختر  
 اے اسیرانِ غم قاسمِ حشر و برکات  
 دے فقیرانِ سر کوئے رشیدِ جانم  
 پیروی کرتے رہو سخی کو ہاتھوں سے زند  
 بدے یاد رہے یا قسدمے یا پستلم